بعون صانع مکین ومکاں فضل خلاق زمین وزماں
نادر مجموعہ رقعات ناب اردوئے معلیٰ کی بول چال میں ہندی کتاب ثانی
عود ہندی
در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بندہ سے خدا کی تعریف ہو کیا مجال ہے زبان مخلوق حمد خالق کر سکے وہم و خیال ہے نعت کا
مرتبہ حمد سے کم نہین جس ممدوح کا پروردگار مداح ہو اُسکی مدح کے [illegible] بندہ سراپا عصیان
محمد ممتاز علی خان جب اپنے کو اس سے عاجز پاتا ہے تو حرف مطلب زبان پر لاتا ہے یعنی نجم الدولہ
اسد اللہ خان بہادر غالب جنکی ذات باکمالات محتاج تعریف نہین مرتبہ سخن سنجی
پابند توصیف نہین روز روشن مین کوئی آفتاب کی روشنی کے دلائل لاوے تو کب عقل کا
مقتضا ہے چودھوین رات کو جو چاند کی تابش کے برہان بتاوے فضولی کا تماشا ہے سارا
ہند اُنھین جانتا ہے ایران تک اُنکا جادو بیانی کا چرچا ہے مجھے مدت سے اسکا خیال تھا کہ فارسی
تصنیفین تو اُنکی بہت مرتب ہوئین اور چھپ بھی گئین لوگون نے فیض اُٹھائے تعویذ بازو
بنائے مگر کلام اُردو نے سوائے ایک دیوان کے ترتیب نہ پائی یہ دولت ارباب شوق کے
ہاتھ نہ آئی حالانکہ نثر اُردو اُنکی اور ون کی فارسی سے ہزار درجہ بہتر ہے یہ سلاست بیان
شستگی زبان روزمرہ کی صفائی اور اُنکی شوخی کسی کو کب میسر ہے اُسے بھی ترتیب دیجئے قدر دانون
پر احسان کیجیے میرے عنایت فرما اور مرزا صاحب کے شاگرد یگانہ چودھری عبدالغفور صاحب سرور تخلص سے

یہ ذکر آیا تو انھون نے جتنے خطوط مرزا صاحب کے نام آئے تھے سب کو ایک جا کرکے اور اُنپر ایک
دیباچہ لکھکے وہ مجموعہ عنایت کیا جو مدت تک سرگرم تلاش رہا جابجا سے اور تحریرین مرزا صاحب کی
بہم پہونچائین بڑی محنت اُٹھائی تب تمنا بر آئی اور مجموعہ مرتب ہوا آج پورا اپنا مطلب ہوا
خواجہ غلام غوث خان صاحب بہادر بیخبر تخلص جو نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک
مغربی وشمالی کے میرمنشی اور میرے مخدوم خاص اور حضرت غالب صاحب کے مخلص باختصاص تھے
اس تلاش مین میرے معین اور مددگار رہے بہت کچھ ذخیرہ اُنکی بدولت ہم پہونچا اس کتاب کی
دو فصل اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل مین چودھری صاحب کے مرتب کیے ہوے خطوط اور اُنکا لکھا
ہوا دیباچہ دوسری فصل مین میرے جمع کیے ہوے رقعات اور خاتمہ مین چند نثرین ہین جو جناب
غالب نے اور ون کی کتابون پر تحریر فرمائی ہین **عود ہندی** اس کتاب کا نام ہے خوشبو
اس کی تمام عالم مین پھیلے اسی دعا پر ختم کلام ہے۔

## پہلی فصل چودھری عبد الغفور سرور کا لکھا ہوا دیباچہ

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ انشاکی آرائش ستائش کاتب برحق ہے کہ نہ طاقت قلم ہے نہ تاب زبان اور عنوان
املاکی نمائش حمد املا گر مطلق ہے کہ نہ یارائے لسان ہے نہ زہرۂ بیان ہے نظر گاہ زمانہ مین صانع نے
کیا کیا صنائع اور بدائع اپنی قدرت کاملہ سے دکھلائے اور کیسے کیسے منشی بنائے ظہوری کو
ظہور دیا اور نظیری کو بے نظیر کیا جامی نامی ہوے اور نظامی خداوند شیرین کلامی غالب کو
غلبۂ شیوا بیانی وہمہ دانی وعذوبت معانی وشیرین زبانی عطا فرماکر کوس یکتائی بجوایا
اور حلاوت کلام سے ایک عالم کو شیرین کام فرمایا نہے کرم کریم زہے رحمت رحیم اور مدح کبریا کی
نعت یعنی رسول مقبول کا بیان صفات بشر سے محال ہے ملائک کی زبان ناطقہ اس جگہ لال ہے
وہ رسول مجتبے مقیم مقام قاب قوسین او ادنی کلیم کلام ماینطق عن الھوی بدر الدجی شمس الضحے
کہ جس کی ہدایت زبانی پہ معانی دونون جہان کے مطالب کی کتاب ہے جو کلمہ ہے رحمت کا باب ہے جو فقرہ

مغفرت انتساب ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین آب شنیدنی بگوش شنوا نوید اور گفتنی کو بزبان
گویا مژدہ ہو کہ شاہد سخن بصد ناز و ادا مقنعہ رخ سے اُٹھاتا ہے اور معشوق نکرت بہزار غنج و
کرشمہ جلوہ دکھاتا ہے لیلیٰ شیرین لقاے فصاحت کہ جسکا ایک جہان مجنون ہے دیدار نماے
طالبان سخن سنج معنی رس ہوتی ہے اور عذرا ے خود آراے بلاغت کہ جسکا ایک جہان وامق
ہے سلک نثر مین موتی مضامین رنگین کے پروتی ہے مخفی و محتجب ہے کہ سخن آفرین نے کوئی زمانہ سخنگو
اور معنی فہم سے خالی نہین رکھا اوقات ماضیہ مین نظامی سے انتظام نظم بخشا دست جامی سے
جام معنی پُر کیا ظہوری سے نظم و نثر کو ظہور دیا عرفی سے سخن مشہور ہوا اسوقت مین عمدۃ البلغا
قدوۃ الفصحا سخنور یگانہ فردوسی زمانہ خاقانی جاہ انوری پناہ سحبان زمان خان دوران
سخن سنج معنی نظامی نظام ظہوری ظہور نظیری نظیر فیضی فیض ضمیری ضمیر شانی شان نوائی
نوا فغانی فغان ... واستادی نجم الدولہ دبیر الملک محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ کو
وہ قدرت سخن سنجی اور معنی آفرینی عطا فرمائی کہ تمام عالم اُن کی ہمہ دانی کا قائل اور شیوا بیانی
کا مائل ہے اللہ اُن کو سلامت باکرامت رکھے آمین ثم آمین نظم مین وہ پایہ بلند کہ شعری اُن کے
ہر شعر پر لآلی انجم تصدق اُتارے خود بلا گرداں ... ہر مصرعہ پر دل وجان وارے
صدقہ و قربان ہو ترکیب الفاظ اور ربط قوافی و ردیف کا عجب ڈھنگ ہے کہ سخنوران مسلم الثبوت
کی عقل دنگ ہے قافیہ تنگ ہے عرفی کو کہانسے لاؤن جو اپنے کلام کی تصدیق چاہون اگر نظیری
ہوتا داد سخن دیتا اعتقادات اصحاب زمانہ سے ڈرتا ہون ورنہ کہتا زانوے سبق خوانی نہ کرتا
نثر مین وہ مایہ ارجمندی کہ نثری اس مسلم کا ایک زینہ ہے دبیر فلک اُنکی خاتم کا نگینہ ہے اگر فقرات
سہ نثر ظہوری شراب بیغش کے پیالے ہین تو کلمات عبارت رنگین جناب غالب شیرین بیان کے نوالے
ہین طاہر وحید انشا طرازی مین یکتا ہے لیکن یہ انداز کہان ابو الفضل نثر پردازی مین بے ہمتا ہے مگر یہ
برگ وساز کہان چنانچہ مہر نیمروز کی تابش اور ماہ نیم ماہ کی نمائش اور مشک و عنبر کی خوشبو و رنگینی قاطع
برہان کے دلائل کی دل نشینی شاہد ... سچ تو یہ ہے سخن کی آبرو انکی ذات باکمالات سے باقی ہمارے

قول کو کلام ممدوح کافی جو کہون وہ بجا ہے تلفظ عبارت رنگین پیچ آہنگ بالحان داؤدی ہے کہ
آہنین دلون کو موم کرتا ہے مطالعہ ہر سطر و صفحہ کا جوہر سُرمۂ اصفہانی ہے کہ پتھرائی ہوئی آنکھون
کو جلا بخشتا ہے الحق کہ موجد تازہ مضامین ہین اور آفرینندۂ معانی دلنشین ریختہ کا وہ انداز
ریختہ خامۂ سحر نگار ہے کہ میر کو زندہ کیا ہے سودا کو مول لیا ہے عبارت اُردو باغ و بہار ہے دیکھو
مشتے خروارے اگر کوئی سخن چین سخن چینی کرے تو ہرزہ درائی ہے اور عبث بینی اس کی عین
نابینائی آب ارباب علوم کو معلوم ہو کہ مین انکسار ظہور عبد الغفور متخلص بہ سرور مارہروی
بد و شعور سے امال سخن کا طالب اور صاحب کمال کا خواہان تھا جب کلام بلاغت نظام
رشک صائب فخر طالب جناب اسد اللہ خانصاحب غالب کا دیکھا دل کو بھایا یکتا پایا ترسیل مراسلات
مین قدم بڑھایا ہر کتابت کا جواب آیا سبحان اللہ وہ زبان کہان پاؤن کہ اُن کے
خلق کا بیان لب پر لاؤن مجھ سے ناچیز حقیر پر وہ ذرہ نوازی مہر دار فرمائی کہ میری نظر مین
میری آبرو بڑھائی کبھی جواب مراسلہ مین تساہل و درنگ اور اصلاح شعر و عبارت مین
دریغ اور ننگ نہ فرمایا جو نامہ کہ بنام میرے بعبارت اُردو تحریر کیا مکتوب سادہ رویون سے
دلربا تر اور ہر سطر اُس کی سلسلہ مویون سے تاب فرسا زیادہ ہے جس آنکھ نے دیکھا وہ بینا ہے جس
کان نے سُنا وہ شنوا ہے پس تنہا متلذذ ہونا اور آپ ہی آپ مزہ اُٹھانا خلاف انصاف جانتا
ہوں مائل تمام بشہرت عام ہوا اور ہنوز یہ قصد ناتمام تھا کہ حسن اتفاق فخر زمان وحید دوران
جناب ممتاز علی خانصاحب متوطن میرٹھ کہ ریعان شباب مین بہ تہذیب نفس شب بیدار تہجد گزار
دل نرم ہنگامۂ محبت گرم اخلاق مجسم شفیق مکرم فطرت ارجمند ہمت بلند خصائل حمیدہ اوصاف
پسندیدہ پاک نہاد متحد بالاتحاد پاکیزہ روش اخلاق منش سخن شناس انصاف اساس خوش تقریر
عدیم النظیر ہین رونق افزاے مارہرہ ہوے اور قدوم تقدس لزوم سے اس قصبہ کو مشرف
کیا ایک روز محفل ممدوح مین ذکر ہمہ دانی و شیوا بیانی جناب استادی و مخدومی درمیان آیا
ارشاد کیا کہ کلام مرزا صاحب نسیم جانفزا اور شمیم دلکشا ہے فارسی کا کیا کہنا اُردو بھی یکتا ہے

نظم ونثر فارسی تو مجھی بحیلۂ انطباع ہوا لیکن نثر اُردو زیور طبع سے عاری رہا اگر وہ خطوط کہ بنام تمھارے آئے اور تم نے سنائے ہین جمع کرو تو مین اُسکے انطباع کا بیڑہ اُٹھاتا ہون اس تقریر سے نسیم تاثیر نے غنچۂ دل کھلایا منشار خاطر ظہور مین آیا وہ مکتوب کہ بنام میرے آئے تھے ترتیب دئے گویا جواہر بے بہا کان قلمدان سے بحال کر کشتی اوراق مین جمع کیے چونکہ محبت جناب غالب میرے حال پر بہت غالب ہی لہذا نام اس انشا کا **مہر غالب بکسر میم** مناسب ہے سال ختم تالیف بھی اس نام سے مطابق پایا طبیعت اور بڑھی تحریر تاریخ کو دست وقلم بڑھایا ع انشا مملو بصد مطالب لکھی + کوکب شعر شاعران ہند پر تو التفات غالب سے روشن اور خاک فکر ہندیان آبیاری مکرمت ممدوح سے گلشن ہو جیو آمین ثم آمین۔

## ۱ چودھری عبد الغفور سرور کے نام

چودھری صاحب شفیق مکرم کی خدمت مین بعد ارسال سلام مسنون عرض کرتا ہون کہ آپ نے ذرہ پروری اور درویش نوازی کی ورنہ مین سزاوار ستائش نہین ہون ایک سپاہی زادہ ہیچمدان اور پھر دل افسردہ و رُوان فسردہ ہان ایک طبع موزون اور فارسی زبان سے لگاؤ رکھتا ہون اور یہ بھی یاد رہے کہ فارسی کی ترکیب الفاظ اور فارسی اشعار کے معنی کے پرواز مین میرا قول اکثر خلاف جمہور پائیے گا اور حق بجانب میرے ہوگا پہلے مین حضرت سے پوچھتا ہون کہ یہ صاحب جو شرحین لکھتے ہین کیا یہ سب ایزدی سروش ہین اور اُنکا کلام وحی ہی آپنے اپنے قیاس سے معنی پیدا کرتے ہین مین یہ نہین کہتا کہ ہر جگہ اُنکا قیاس غلط ہے مگر یہ بھی نہین کوئی کہہ سکتا کہ جو کچھ یہ فرماتے ہین وہ صحیح ہے اسی چھاپے ہین کہ جس کا آپ حوالہ دیتے ہین منکہ باشم عقل کل لخ اس شعر کی شرح کو ملاحظہ کیجیے عبارت وہ تعقید سے لبریز کہ مقصود شارح کا سمجھا بھی نہین جاتا اور جب غور و تامل کے بعد سمجھ لیجیے تو وہ معنی ہرگز لائق اس کے نہین ہین کہ فکر سلیم اُسکو قبول کرے پھر احسان تو بشگافتہ لخ اس مصرعہ کی توجیہ کتنی بیمزہ اور بے نفع ہے عرفی کو کہان سے لاؤن جو اُس سے پوچھون کہ بھائی تو نے اس شعر کے کیا معنے رکھے ہین قصہ کوتاہ

نظم دیوانگری محبت تو ٭ کامروز مسلم ست مارا ٭ بیگانہ ز تاج کرد تارک ٭ آوارہ ز کفش کرد پارا
جیساکہ دوسرے شعر کے مفہوم کو شارح کہتا ہے کہ دیوانگی مین یہ حالت بعید نہین ایساہی اگر
کوئی کہے منصب دیوانی سے یہ بات بعید ہے تو پھر شارح کیا جواب دیگا ہان یہ کہیگا کہ غلبۂ محبت
مین پاس وضع نہ رہا اور دیوان جی صاحب کچھری سے ننگے سر اور ننگے پائون نکل بھاگے ہمنے
مانا مگر ہم یہ پوچھتے ہین کہ دیوانگی کیون نہ لکھین کہ دوسرے شعر کے معنی بے تکلف منطبق
ہوجائین اور توجیہات درمیان نہ آئین فقیر کے نزدیک دیوانگی محبت تو صحیح اور بے تکلف
ہے اور دیوانگی و محبت تو غلط محض اور دیوانگری محبت تو تکلف محض دیوانگی اور محبت دو
صفتین کیونکر جمع کرین غور کیجئے عطف واو یہ چاہتا ہے کہ یہ شخص پہلے سے دیوانہ تھا
اور پھر اُسی حالت مین اُسکو محبت پیدا ہوئی دیوانگی مین تاج و کفش بیجا تھی محبت پیدا ہونے
کے بعد یہ حالت طاری ہوئی کیا بے مزہ توجیہ ہے ہان دیوانگی محبت یعنی وہ جنون جو فرط محبت
مین بہم پہونچا اُس نے اس احوال کو پہونچایا فقیر دیوانگی محبت کہیگا اور دیوانگی و محبت
کہنے کو منع کریگا اور دیوانگری محبت کہنے کو نہ مانع آئیگا نہ تسلیم کریگا زیادہ اس سے
کیا عرض کرون یادآوری اور مہر گستری کا شکر بجالاتا ہون اور بس۔

اب یہان سے روئے سخن حضرت پیر و مرشد صاحب عالم صاحب کیطرف ہی اپنے مخدوم
و مطاع حضرت صاحب کی خدمت مین بندگی عرض کرتا ہون اور حیران ہون کہ اور کیا کہون
یہ مدعا چودھری صاحب کی تحریر سے معلوم ہوگیا تھا اُس کا جواب لکھا گیا حضرت کے
دستخط خاص کی لکھی ہوئی عبارت سے جو سمجھتا ہون اُس کا جواب لکھتا ہون اور جو کچھ مجھ سے
نہین پڑھا گیا وہ تعویذ بازو کر رکھتا ہون اگر بفرض محال کبھی ملاقات ہوگی تو آپ سے
دریافت کرکے پاسخ گزار ہونگا ہان حضرت سچ ہے میر ابن حسن خان میرے دوست
ہین اور مرزا عباس میرا بھانجہ فتنۂ و فساد کے زمانہ مین بلگرام مین رہا اور اب وہ فرخ آباد
مین ڈپٹی کلکٹر ہے آپ کی اور بھائی منشی نبی بخش صاحب کی ملاقات سے میرا دل بہت

خوش ہوا یاد رہے سخن فہمی اس بزرگوار کا حق ہے اب آگرہ مین بیکار اور بہ پنشن کے اُمیدوار ہین
ع تا ہر چہ گفتی از تو مکرر شنودمے ہ شدے کی رعایت سے کہ وہ بیاے مجہول ہے بمعنی بپشد اکثر
صاحب گفتی کو بھی بیاے مجہول پڑھتے ہین تا کہ یگفت کے معنی پیدا ہون اس صورت مین
خطاب سے طرف غیب کے رجوع کرتے ہین اور گفتی بیاے معروف سے صیغہ واحد حاضر ہے از ہمہ
مین سے اشعار زمانہ ماضی رکھتا ہے اور شدن شود یہ سب استقبال کے مقتضی ہین اور معروف
گفتی ماضی ہے پس اگر گفتی بیاے معروف کہئے تو اوپر کے مصرع مین بدی کہنا ہوگا بودی کا
مخفف خلاصہ یہ کہ اگر وہان بدی کہئے تو یہان گفتی بیاے معروف بے تکلف درست اور
بیاے مجہول غلط ہے اور اگر وہان شدے کہئے تو یہان گفتے بیاے مجہول کہئے غیبت
اور خطاب کا تفرقہ مٹا دیجے گفتے بیاے مجہول مین خطاب حاضر مقرر رہتا ہے اور تو کا لفظ جو
قریب ہے وہ اس معنی کو ہاتھ سے جانے نہین دیتا نظائر اُسکے فارسی مین بہت ہین رباعی کے
باب کی پرسش ہرگز نہ رہے نہین کہی زیادہ حد ادب

## ۲۔ چودھری عبد الغفور سرور کے نام

بندہ پرور مہربانی نامہ آیا سر پر رکھا آنکھون سے لگایا فارسی کی تکمیل کیواسطے [illegible]
مناسبت طبیعت کی ہے پھر تتبع کلام اہل زبان لیکن نہ اشعار قتیل و واقف و شعراے ہندوستان
کہ یہ اشعار سواے اسکے کہ انکو موزونی طبع کا نتیجہ کہئے اور کسی تعریف کے شایان نہین ہین نہ
ترکیب فارسی نہ معنی نازک [illegible] سودہ عامیانہ جو اطفال و بتان [illegible] جانتے ہین اور
جو متصدی نثر مین درج کرتے ہین وہ الفاظ فارسی یہ لوگ نظم مین خرچ کرتے ہین جب رودکی
و عنصری و خاقانی و رشید وطواط اور اُن کے امثال و نظائر کا کلام بالاستیعاب دیکھا جائے
اور اُنکی ترکیبون سے آشنائی بہم پہونچے اور ذہن اعوجاج کی طرف نہ لیجائے تب آدمی جانتا ہے
کہ ہان فارسی یہ ہے منکہ باشم اس کی جو شرح چھاپہ مین لکھی ہے اُسکو [illegible] کیجیے اور معنی میر خاطر
نشان کیجیے تو مین سلام کرون پہلے نظر یہان لڑنی چاہیئے کہ از راہ بیان اندوختہ کا ناقل [illegible]

مفعول کون ہے اگر عقل کل کو انداختہ کا مفعول اور سنگ کے کا ف کو صفت ٹھہراؤ گے تو بے شبہہ انداختہ کے فاعل دو ٹھہرینگے ایک تاوک انداز ادب اور ایک مرغ اوصاف تو ایک فعل اور دو عامل یہ کیا طریق اور کیسی تحقیق ہے اب فقیر سے اُسکے معنی سنیے من انداختہ کا مفعول را مقدر سنگ کا کاف توصیفی ناوک انداز ادب ادب آموز یعنی استاد مرغ توصیف تو فاعل مجھکو کہ عقل کل کا اُستاد ہون تیرے مرغ توصیف نے اوج بیان سے گرا دیا عقل کل [illegible] نہین اعلی ہے اس کا ناوک پہونچ سکتا تھا مگر مرغ اوصاف اُس مقام پر ہے کہ جہان اس ناوک انداز کو ناوک پہونچانیکی گنجائش نہین اوج بیان سے گرنا عاجز آتا ہے قدرت وہ کہ عقل کل سے بھی زیادہ اور عجز یہ کہ اوج بیان سے گر گیا اچھا مبالغہ ہے مرغ اوصاف کی بلندی کا اور کیا خوب مضمون [illegible] اظہار عجز باوجود دعوی قدرت مصرعہ ایثار تو بردوختہ چشم و دہن آز + اسکے تو معنے وہی ہین جو چھاپہ مین لکھے ہین مصرعہ ثانی کی شرح مین گمراہ ہوگیا مصرعہ احسان تو ہر قطرۂ دریا بشگافت + تاہم بقید حساب نیامد یہ ہیچمدان اس معنی کے معنی نہین سمجھا سیدھی بات ہے مگر [illegible] آئیگی کہ اساتذہ کے مسلمات معلوم ہون کمال ایثار و عطا مین مروارید و یاقوت و بحر و معدن کی کم تحقیق آتی ہے لعل و در کا معدوم ہوجانا اور بحر و کان کا خالی رہجانا [illegible] سے باندھا ہے چنانچہ مین نے کسی زمانہ مین اسی زمین مین ایک قصیدہ لکھکر وزیر الدولہ والی ٹونک کو بھیجا تھا اُس مین کے دو شعر آپ کو لکھتا ہون **نظم** ناموس نگہداشتی از جود بگیتی + جز پردگیان حرم معدن [illegible] وقت ست کہ این قوم بہر کوچہ و بازار + پرسند زہم منشاء رسوائی ہم را پردگیان حرم معدن [illegible] لعل و گوہر وہ جو کثرت ایثار سے کوچہ و بازار مین خاک آلودہ پڑے ہوئے ہین وہ باہمدگر در ومندانہ یہ گفتگو کرتے ہین کہ اس شخص نے سب کی حرمتین رکھ لین اور سب کی آبروئین بچائین ہم کو [illegible] رکھا ہے قطرہ دریا کا حساب کے واسطے چیرنا بیحساب ہے مقولہ عرفی کا ہے کہ جتنے موتی دریا مین ہاتھ آکے دے بخش دیے اور بخشش کا ذوق باقی رہا چونکہ قطرہ مین بالقوہ استعداد موتی ہوجانیکی ہے تو اس احتمال سے ہر قطرۂ دریا کو چیر ڈالا کہ اگر موتی ہاتھ آوین تو وہ سائلون کو دیے جاوین پہلے مصرعہ مین حرص کا سیر کر دینا موافق مسلمات شعر

مقتنع اور اس کا مرفوع مین آنا اغراق دوسرے مصرع مین باحتمال استعداد بالقوۃ قطرہ کو جیحون [illegible]
اور پھر اس طرح کہ ہر قطرہ کو یہ اغراق سے گذر کر تبلیغ و غلو ہے۔

یہان سے خطاب حضرت صاحب عالم کیطرف مخدوم مکرم و مطاع معظم قبلۂ دیدۂ و دل کہ جو
میرے اور اپنے ملنے کو از قسم فرض محال نہین مانتے ہین خدا کرے ایسا ہی ہو جیسا وہ جانتے ہین
تقصیر معاف ہو اگر دنیا مین ظہور ہر امر بحسب مساعدت اسباب ہے تو بس تمنا کا حصول مانند اعادۂ شباب
ہے کوئی وجہ نہین پاتا آپ کے یہان تشریف لانیکی اور کوئی صورت نظر نہین آتی میرے وہان آنیکی
اگرچہ حیز امکان سے باہر نہین مگر وقوع مین تامل ہے اب جو بھائی منشی نبی بخش صاحب کو خط لکھونگا
تو آپ کا سلام ضرور لکھ دونگا آپ نے جناب العاص کی خیر و عافیت عموماً لکھی بالتخصیص حضرت
شاہ عالم صاحب کا سلام نہ لکھا گیا وہ وہان نہین ہین اور اگر کہین ہین تو انکا حال مجھکو لکھئے اور اگر
وہان ہین تو میرا سلام انکو کہئے رباعی کے باب مین بیان مختصر یہ ہے کہ اسکا [illegible] معلوم [illegible] ہین
دستور [illegible] بحر ہزج [illegible] مفاعلن فعولن ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور
اس وزن پر فعلن بڑھا دیا ہے مفعول مفاعلن فعولن فعلن زحافات سے ہین بعض کے نزدیک اٹھارہ اور بعض
کے نزدیک چوبیس ہین اور وہ سب جائز اور روا ہین اور اس بحر کا نام بحر رباعی ہے رباعی بیچ ہے کہ سوائے
اس بحر کے اور بحر مین نہین کہی جاتی اور یہ جو مطلع اور حسن مطلع کو رباعی کہتے ہین اس راہ سے کہ
مصرع چار ہین [illegible] اسکا [illegible] ہر مصرع مین قافیہ رکھتے ہین [illegible]
پر رعایت صنعت ذو قافیتین کہتا ہے شعر [illegible] بر روحانی روے افگندہ دران دو زلف چوگانی گوی
خلقی بدر ایستادہ خاقانی جوے + من در حرم وصال سبحانی گوے + مین پانچ سات برس سے بہرا ہو گیا
ہون ایک رباعی چار قافیہ کی اس مضمون خاص کی مین نے لکھی ہے بے رعایت صنعت ذو قافیتین رباعی
دارم دل شاد و دیدۂ بینائی + وز کری گوشم بتو دپروائی + خوبست کہ نشنوم زہر خود رائی + گلہا [illegible]
فقیر اس باب مین [illegible] دو بیت مین قافیہ [illegible] ان کو رباعی نہ کہئے گا نثر عاری نہ قافیہ
نہ وزن نثر مسجع قافیہ موجود وزن مفقود دیگر اس مین ترجیع کی رعایت ضرور ہے یعنی فقرہ مین [illegible]

ہماتن اور ملائم ہمدگر ہون اور اگر یہ بات نہوگی اور صرف قافیہ ہوگا تو اسکو مقفّی لکھینگے نہ مسجّع نثر مرجز وہ ہے کہ وزن ہو اور قافیہ نہو جیسے آپ لال اقبال کے گرد لکھتے ہوے فقرے دیکھ چکے ہین تو مجکو فقرہ تراشی کی تکلیف کیون دیتے ہین زمانۂ گذشتہ مین بھائی ضیاء الدین خان صاحب نیر تخلص ایک مختصر سا دیوان حضرت نظامی کا مجکو دکھلانے لائے تھے اسمین نثر مرجز تھی مین اُن دنون نواب مصطفیٰ خان حسرتی شیفتہ کو خط لکھا چاہتا تھا اسی وضع پر خط لکھا اور وہ خط پنج آہنگ مین ہے مگر مین نے اس عبارت مین بمقتضاے شوخی طبع یہ بات کی ہے کہ ایک جگہ جو فقرے مقفّی ہوگئے ہین اور وہ لفظ مجکو پسند آگئے ہین مین نے اسکو یون ہی رہنے دیا ہے اسکو دستور مین تصور نکیجئے گا وہ رقعہ یہ ہے رقعہ یاران خواجہ بے پروا من بندہ کہ غمناکم وز غصہ جگر چاکم خواہم سخنے گفتن آن روز کہ میرفتند آن نامہ فرستادند کز دیدن آن خون شد آن تا جگر از اندہ گفتم جگرم غالب چون کار دگرگون شد می بایدم اینک رفت تا عذر سخن خواہم چون گرد غباری بود رفتن نتوانستم آن روز بشام آمد [illegible] خفتم ہے چہ آن خفت آن خستہ کہ غمخوارش بر زخم نمک ریزد و زدیدہ بیداری شور ابرو دان [illegible] از افق شرقی خورشید درخشندہ ناگاہ سحر برزد آتش بجہان [illegible] مرغ سحر [illegible] و آن راز نہانی را از دل بزبان دادم در صورت تنہائی بے پردہ چہ ہنگامہ [illegible] آمد ہمدم شد چند انکہ دم اندر نی از مہر دمیدم من چون من بنوا آمد زان نالہ کہ بر لب بود زان باطن نے سر زد آمد کہ نفس یابی زنگیونہ کشاکش کر [illegible] نوشتہ بود دست بدستم در چون نالہ نمودی داشت زان شعلہ کہ [illegible] دشت بر صفحہ نشانہا ماند گفتم مگر این صفحہ غمنامہ [illegible] نیازستی [illegible] سپہم وانگہ [illegible] زی خواجہ [illegible] گفتن آن نامہ کہ من گفتم [illegible] انگردند ہر چند در اندیشہ پیداست کہ خوش باشد با خواجگی استغنا با اینہمہ خوش نتوان [illegible] پذیرفتن [illegible] آن نیز کشش [illegible] دانم دیوان نظامی آورد بسوی من [illegible] پردہ گفتارش کز ذوق بہنجارش این زمزمہ سر کردم والاکبر اکبر خان خان [illegible] والسلام

## ۳ چودھری عبد الغفور سرور کے نام

بندہ پرور آپکا تفقد نامہ محررہ [illegible] پنجشنبہ کے دن اٹھارہ نومبر [illegible] پہنچا [illegible] خط [illegible] آیا [illegible] کا خط مارہرہ دیر مین کیون پہونچا ہی [illegible] ایک خط بیرنگ بھیجا

نامی اور نامور آدمی نہین ہین یہان کے قاضی زادون مین سے ایک شخص ہین اب طبابت کرنے لگے ہین میرے کبھی آشنا
ہین مگر صرف سلام علیک زیادہ ربط نہین ہے سو انکا حال مجھکو کچھ معلوم نہین کہ وہ کہان ہین اور کس طرح ہین
آگے حضرت صاحب کی خدمت مین عرض کیا تھا کہ آپ جو کچھ لکھین وہ بقلم چودھری صاحب
لکھا جاوے حضرت نے مانا اور پھر عبارت بدستخط خاص لکھی واللہ باللہ نہ مجھ سے نہ اور کسی سے
پڑھی گئی ناچار آپکا خط پھر آپکو بھیجتا ہون حضرت سے کچھ نہ فرمایئے گا مگر اس عبارت کو اپنے ہاتھ سے
نقل کرکے مجکو بھیجئے گا زیادہ [illegible] جناب شفیق مکرم جناب چودھری صاحب غلام رسول کیخدمت مین سلام پہونچے

## ۵ چودھری عبدالغفور سرور کے نام

جناب چودھری صاحب کی خدمت مین سلام عرض کرتا ہون اور شکر احسان بجا لاتا ہون اور
حاشا اور حاش للہ کہ جواب کو حوالہ اُس سطو پر رکھتا ہون کہ جواب جناب حضرت صاحب کے
ارشاد کے جواب مین لکھونگا آپ کو اتنا لکھنا اور کافی ہو کہ [illegible] جناب چودھری غلام رسول
صاحب کو فقیر کا سلام نیاز پہونچایئے اور جناب شیخ عطا حسین صاحب عطا کو بھی سلام کہیئے۔
اب خطاب جناب حضرت عالم صاحب کی طرف ہے پیر و مرشد قلم کا کام زبان سے لینا یعنی تحریر کے
مطالب کو پڑھنا اور پڑھا دینا آسان ہے اور زبان کا کام قلم سے لینا دشوار ہے یعنی جو کچھ کہنا چاہیے
اسکو کیونکر لکھا چاہیئے وہ بات کہان کہ کچھ مین نے عرض کیا کچھ آپ نے فرمایا دو چار باتون مین جھگڑے
نے انجام پایا خیر بات بہت بڑی کہان میسر آپ کے حکم بجالانے کو اپنا شرف جانتا ہون [illegible] عرض کرتا
ہون کہ نظامی اب ایسا ہوا کہ جھنگ فرید آباد کا کھتری دیوانی سنگھ تم متخلص بہ قتیل جس کو
حضرت نے مرحوم لکھا ہے اُسکی تصدیق نہ کرے [illegible] اہل استثنا و نہ قتیل اساتذہ
سلف کے کلام سے قطعاً آشنا ہی نہین اُسکے علم فارسی کا ماخذ اُن لوگون کی تقریر ہے کہ نواب سعادت علیخان
کے وقت مین ممالک مغربی کیطرف سے لکھنؤ مین آئے اور ہنگامہ آرا ہوے بیشتر سادہ کشمیری یا
کابلی و قندھاری و ملکرانی احیاناً کوئی عامہ اہل ایران مین سے [illegible] ایرانیین سے بھی کوئی
ہوگا تقریر اور ہے تحریر اور ہے اگر تقریر بعینہ تحریر ہے [illegible] اور شرف الدین علی یزدی

اور ملّا حسین واعظ کاشفی اور طاہر وحید یہ سب نثرین کیون خون جگر کھایا کرتے وہ سب طرحکی نثرین چھوڑ لالہ
دیوانی سنگھ قتیل متوفی نے بتقلید اہل ایران لکھی ہین نہ قہر فرمایا کرتے یہ شخص [illegible] ہے کہ کدہ کا لفظ [illegible] پانچ
چار اسم کے اور اسم کیساتھ ترکیب نہین پاتا لیکن آزرکدہ اور دیوکدہ اور نشترکدہ اور امثال اس کے
جو ہزار جگہ اہل زبان کے کلام مین آیا ہے وہ نادرست ہے مین اور آپ بیٹھین اور اسکے خرافات پڑھے
جائین اور جو مین عرض کرون اُس پر حضرت غور فرمائین تب معلوم ہو کہ یہ کیتا لغو اور فارسی دانی سے کتنا
بیگانہ ہی آدم برسر مدعا نثر مرجز اُسکو کہتے ہین کہ [illegible] وزن ہو اور قافیہ نہو [illegible] مقفّیٰ کہ کہ قافیہ ہو اور وزن
نہو اور یہ بات بھی سمجھنا چاہیئے کہ وزن [illegible] منظور نہین مثلاً حضرت نظامی علیہ الرحمہ کی نثر کا وزن
یہی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن حضرت ظہوری علیہ الرحمہ فرماتے ہین + داتیش سخن گلشن فتح
خنجرش ماہے دریاے ظفر + یہ نثر مرجز ہے وزن اسکا فعلاتن فعلاتن فعلن [illegible] کرنے کیواسطے
صورت [illegible] ہی ہے اور کچھ تصرف کیا ہے کہ نثر نہ مرجز رہی نہ مقفّیٰ چنانچہ اساتذہ فن [illegible]
تنفقوا اس آیت سراسر ہدایت اثر کو نثر مرجز کہتے ہین اور اُسکا وزن یہ ہے فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ویرزق من حیث لایحتسب اس کا وزن فعولن فعولن فعولن فعول بندہ کی تحقیقات یہی ہے کہ نثر تین
قسم پر ہے مقفّیٰ قافیہ ہو اور وزن نہین مرجز وزن ہو اور قافیہ نہین عاری نہ وزن ہو نہ قافیہ مسجع ہی
مقفّیٰ ہے کہ دونون فقرے [illegible] ملائم اور مناسب ہمدگر ہون نظامی صنعت [illegible] پڑے تو اسکو
مرصّع کہتے ہین اور نثر اس صنعت پر مشتمل ہو تو اُسکو مسجع کہتے ہین اس قاعدہ کو نہ عبدالرزاق بدل سکتا ہی
نہ صاحب قلزم [illegible] تو غلط ہی بے سروپا حاشا وحاش لِلّٰہ کلام اہل عرب مین اُسیطرح ہے جس طرح
آپ فرماتے ہین مگر پارسیون نے ازا [illegible] قرار دیا ہے [illegible] منفی پر آئے تو نفی کی
تاکید اور مثبت پر آئے تو اثبات کی تاکید مین کسی کا [illegible] نہین [illegible] زبان کے کلام مین
نہین دیکھی [illegible] بیچارہ اُسکے لائق نہین کہ مستند علیہ پڑے مگر یہ لفظ غلط نہین لکھا ہے اُس غریب
نے حضرت قبلہ فارسیون کے تصرفات [illegible] دیکھے [illegible] مجکو اسوقت کہان یاد ہی اور کتاب کے
نام تو کوئی ورق بھی لکھا [illegible] میرے پاس نہین جانتا کا کوئی شعر ہو [illegible] لکھا جائیگا

شعر ہرزہ مشتاب و پے ہر جادہ شناسان بردار + ایکہ در راہ سخن چونتو ہزار آمد و رفت + یہ مثنوی جسمین یہ مصرعہ ہے ع حاش للّٰہ کہ بہ نیکوئیم + کلاکتہ مین مین نے لکھی ہے پانچہزار آدمی فراہم تھے اور جو اعتراض مجھپر کیے تھے اُس مین سے ایک اعتراض یہ تھا کہ ہمہ عالم غلط ہے یعنی ہمہ کا لفظ عالم کے لفظ کے ساتھ ربط نہین پا سکتا قتیل کا حکم یون ہی عرض کیا گیا کہ حافظ کہتا ہے مصرعہ ہمہ عالم گواہ عصمت اوست + سعدی کہتا ہے ع عاشقم بر ہمہ عالم کہ ہمہ عالم از وست + غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ مثنوی وہان لکھی گئی اور ایک ایک نقل مولوی کرم حسین بلگرامی اور مولوی عبد القادر رامپوری اور مولوی نعمت علی عظیم آبادی اور ان کے امثال اور نظائر کے پاس بھیجی گئی اگر یہ لوگ جگہ پاتے تو میری کھال اُدھیڑ ڈالتے اب ایک نسخہ ہے [illegible] بضرورت اگرچہ صاحب اُسکا ہندی ہے بلکہ ہندو ہے مگر قابل اچھا ہے دیکھے ساتذہ کیا کیا تصرفات [illegible] کر گئے ہین مین نے آجتک اُردو مین [illegible] انتظار نہ آپ لکھا نہ اپنے شاگردونکو لکھنے دیا استاذہ مسلّم الثبوت کے ہان فارسی مین جو دیکھ حاشا [illegible] فارسی [illegible]

## سلہ چودھری عبد الغفور سرور کے نام

جناب چودھری صاحب آپ کو بعد ابلاغ سلام آپکے خط کے پہونچنے سے آگہی دیتا ہون اور یہ بھی آپکو معلوم رہے کہ آپکے چچا صاحب کے خط کا جواب اس سے آگے بھیج چکا ہون مین نہین آسکا یہان پنشن کا مقدمہ پیش ہے کبھی صاحب کمشنر بہادر کے پاس کبھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس جاتا ہوتا ہے خود نہ جاؤن تو یہ خیال رہتا ہے کہ خدا جانے کسوقت بلا بھیجین یا کسوقت کوئی پرسش آجائے بائیس مہینے سے وہ رزق کہ جو مقوم جسم اور مفرح روح تھا مسدود ہے کیا کہا ہون اور کیونکر جیون للّٰہ الحمد کہ گنہگار نہین ٹھہرا پنشن پاؤنگا مگر وہ پنشن گورنمنٹ کے پولٹیکل کے سررشتہ سے مقرر کی ہوئی ہے سو دہلی کا اجنٹی دفتر فرد فرد لٹ گیا کوئی کاغذ باقی نہین رہا اب یہ شہر پنجاب احاطہ مین ملگیا پنجاب کا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہان کا صدر ٹھہرا اُس دفتر مین میری ریاست کا میری معاش کا میری عزت کا نام و نشان نہین ہے ایسے ایسے پیچ پڑگئے ہین کچھ نکل گئے ہین کچھ باقی رہے ہین یہ بھی نکل جائین گے مصرعہ کار ہا

آسمان شود ا ما یہ صبر +

یہان سے روے سخن صاحب عالم صاحب کی طرف ہے جناب رفعت مآب مولائی و مرشدی
تسلیم قبول کرین اور اس تحریر سے جواب میرے پاس بھیجی ہے مجکو شادان اور اپنے بخت اور قسمت
پر نازان [illegible] فرماوین سب سمجھا اور سب مطالب کا جواب لکھتا ہون پہلے اپنا ایک شعر کمال گستاخی
کو کار فرما کر لکھتا ہون اور یہ نہین لکھتا کہ یہ شعر مین نے کیون لکھا ہے شعر یہ ہے * شعر * مرا بغیر زیک حلقہ ٔ
درشمار آورد * فغان کہ نسبت زنجیر و انہ فرق تا مگسش * بہرحال حضرت کو یہ معلوم ہے کہ مین اہل
زبان کا پیرو اور ہندیون مین سوائے امیر خسرو دہلوی کے سب کا منکر ہون جب تک قدما یا متاخرین مین
مثل صائب و کلیم و اسیر و حزین کے کلام مین کوئی لفظ یا ترکیب نہین دیکھ لیتا اُسکو نظم اور نثر مین
نہین لکھتا جن لوگون کے محقق ہونے پر اتفاق ہے جمہور کو اُن کا حال کیا گزارش کرون ایک اُنہین
صاحب برہان قاطع ہے اب ان دنون مین برہان قاطع دیکھ رہا ہون اور اُسکے فقرات [illegible]
نکال رہا ہون اگر زیست باقی ہے تو ان نکات کو جمع کرکے اس نسخہ کا نام قاطع برہان رکھون گا
مصرعہ کجا بود منزل کجا تاختم * شعر فردوسی مین انگبین و شہد اور شعر استاد مین حرص و آز واقعی
[illegible] زائد معلوم ہوتا ہے شیر ناب بہتر ہے لیکن حرص و آز کو کیا کیجئے گا مین عرض کرتا
ہون کہ وہان بھی خشم و آز ہے ہرگز حرص و آز نہین ہے حکما اور صوفیہ قوت غضبی اور قوت شہوی
کی تعدیل مین مختین کرتے ہین قوت غضبی کی اصلاح سے فضیلت شجاعت اور قوت شہوی کی اصلاح
سے فضیلت عفت حاصل ہے اور یہ مسئلہ علم اخلاق مین مبرہن ہے دو دیدہ ٔ من حرص و آز بے معنے
محض استاد کو بدنام کیا ایک اسم سے دو مسمیٰ تراشے [illegible] کا شیشہ اس سے [illegible] ف
حکیم نے قوت شہوی کی اصلاح کا ذکر کیا اور قوت غضبی کا مذکور بھی نہ کیا مین نے خود خشم و آز دیکھا ہے
اور یہی بجا ہے شہد کی جگہ شیر اور حرص کی جگہ خشم درست میری رائے آپ کی رائے کے مطابق
مگر گوگرد سرخ اور بیل سفید مین ساکت ہون یہ تقریر کہ گوگرد سرخ کمیاب اور بیل سفید نایاب
ہے میرے دلنشین نہوئی کبریت احمر اور کیمیا اور [illegible] نظر اس قاعدہ پہ لعل سفید بہتر ہے

اور کبریت احمر اور پیل سفید بے جوڑ ہے جیسے میر خسرو کی پہیلیان ایک قاعدہ اور عرض کرتا ہون کم کا
لفظ اہل تازی کی منطق مین کہین افادہ معنے سلب کلی بھی کرتا ہے جیسے کم آزار یعنی نیازارندہ نہ یہ کہ
کم آزارندہ کم ہمتا یعنی بے ہمتا بلکہ اذرک کا لفظ بھی اس طرح آتا ہے جیسا کہ میر اخداوند نعمت نظامی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتا ہے **شعر** پس وپیش چون آفتابم یکی ست + فروغم فراوان فریب اندکی ست + یعنی
فریب بالکل نہین نہ یہ کہ کچھ ہے پس کمیاب اور نایاب ایک چیز ہے نظامی نے لعل سپید کہا ہے کسی
صاحب طبع نے اسکو غلط سمجھ کر پیل سپید بنا دیا ہے انگبین وشہد ناب شاید مثل غم واندوہ مسرت
وفرحت ہو یا نہو شیر ناب ہی ہو بلکہ شیر ناب بہتر ہے لیکن حرص وآز تو کسی طرح درست نہین عارف
کا دعوی ناقص اور لغو رہا جاتا ہے اگر یہ قباحت لازم نہ آتی تو بھی ہم حرص وآز کو مسلم نہ رکھتے کسواسطے
کہ غلام کا شبہہ یکبال وضوح غم واندوہ وعدل وداد کا نظیر نہین ہو سکتا ہان انگبین وشہد کے جواز مین
ہم مضایقہ نہ کرین گے مگر شیر ناب کو اُس سے اچھا سمجھینگے شہد میوہ کی حلاوت کیواسطے اور شیر افزایش
لطافت کیواسطے حاشا وحاش للہ کا جواب آغاز تحریر مین لکھ چکا آپکی اس نظیر لکھنے سے اُسکے جواز پر
میر الیقین نہ بڑھا لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً نثر مرجز کے باب مین پیر ومرشد کو اتنا تامل کیون ہے
یہ جو نثرین آپنے لکھی ہین سوائے اُس نثر کے کہ جسکو آگے لکھونگا یہ تو سب مسجع ہین یعنی پہلے فقرہ کا
ہر لفظ وزن مین موافق ہو دوسرے فقرے کے لفظ سے نظم مین یہ صنعت پڑے تو نظم کو مرصع کہینگے اور
نثر مین واقع ہو تو نثر کو مسجع کہینگے جو حضرت کہ اس نثر کو مرجز کہتے ہین وہ نثر مسجع کی مثال ہمکو دین زنہار زنہار
یہ نثر مرجز نہین مسجع ہے ہان یہ نثر مرجز ہے صاحبا مشفقا شفیق ولی زید الطافکم الی الابد بعد تبلیغ بندگی
و نیاز بر ضمیر منیر روشن باد + اگر وہ نثر کہ جس کو مین نے مسجع کہا ہے مرجز ہے تو اس کمبخت نثر کا
کیا نام ہے نہین وہ مسجع ہے اور یہ مرجز ہے مین تو بہت مختصر مفید لکھ چکا ہون آپ نہ مانین تو کیا کرون
وزن نہو قافیہ ہو وہ مقفی وزن ہو قافیہ نہو وہ مرجز ہے الفاظ فقرہ تین وزن مین برابر ہون وہ
مسجع اس صنعت کو بیشتر نثر مقفی مین صرف کرتے ہین اور جا ہو قافیہ کا التزام نہ کرو بہر رنگ
اقسام نثر تین ہی ہین حضرات نے نثر مسجع کو مرجز کہا ہے جواب وہی ہے کہ اگر مرجز یہ ہے تو مسجع کس نثر کو

کہتے ہیں اس سے زیادہ نہ مجھکو علم نہ یارا ہے کلام قتیل لکھنوی اور غیاث الدین ملائے مکتبی رامپوری
کی قسمت کہاں سے لاؤں کہ تم جیسا شخص میرا معتقد ہو اور میرے قول کو معتمد سمجھے بعد اتمام خط
کی تحریر کے خیال آیا کہ شاید کسی بات کا جواب رہ گیا ہو میں نے آپ کے خط کو دیکھا
اور ایک بات دستور شگرف کی عبارت میں نظر آئی مرجز کا ماحصل منثور کہ وزن دارد سجع ندارد
اس تعریف کو دیکھیے اور نمونہ نثر کو دیکھیے وہ موزون کہاں ہے جو وزن دارد اسپر صادق آئے وزن
یعنی تقطیع شعر مفقود سجع ندارد خدا جانے یہ بزرگ سجع کسکو کہتا ہے سجع ہموزن ہونا دو لفظوں کا
فقرتین میں یا مصرعین میں سو اس نثر میں موجود ہے مرجز کو مفقود اور مفقود کو موجود لکھا ہے اور
پھر کلام اُس کا مقبول ہے اللہ اللہ مُلا غیاث الدین لکھتا ہے پس مرجز نثری باشد کہ کلمات
فقرتین اکثر جا با ہموزن باشد در تقابل یکدیگر بدون رعایت سجع خدا کے واسطے سجع تو اسی کو
کہتے ہیں کہ کلمات فقرتین یا مصرعین ہموزن یکدیگر ہوں سو اس نثر میں موجود ہے کہ بدون رعایت
سجع کے کیا معنے مگر یہ دونون صاحب وزن کو برابر ہونا کلمات کا سمجھتے ہیں اور سجع تقطیع شعر کو
کہتے ہیں اس عقدہ کی رکاکت اظہر من الشمس ہے صاحب دستور شگرف کا کلام نص اور مولوی
غیاث الدین کا کلام حدیث نہیں ہے آپ بھی غور فرمائیے اور انصاف کیجیے۔

## صاحب عالم کے نام

میکشم عرض کو مکرر باش پیر و مرشد آج ہی ایک خط چودھری عبد الغفور صاحب کے نام کا
روانہ کیا ہے اور اس خیال سے کہ وہ گرمی ہنگامہ شادی میں اس خط کا آپکی نظر سے گذرانا بھول
جائیں یہ خط بھی الگ نہ آپکو آج ہی بھیجتا ہوں صاحب تکلفہ کی عبارت نثر مرجز کے باب میں آتی ہے
وزن دارد سجع ندارد خدا کیواسطے وزن تقطیع شعر کو کہتے ہیں وہ مثال کی نثر میں کہاں ہے سجع
اُسکو کہتے ہیں کہ کلمات فقرتین برابر ہوں یہ صنعت مثال کی نثر میں موجود ہے جو چیز اسکا
سلب جو نہیں اُس کا ثبوت کیونکر مانوں کیا آپکی یہ مرضی ہے کہ الفاظ کے ہموزن ہونیکو وزن
تقطیع شعر کو سجع نہ مانونگا آپکو اختیار ہے یہ کلام معصوم نہیں کہ تسلیم مسلم رکھئے

سے آدمی کافر ہو جاے زبان فارسی حرف کا دال ہے عربے ہاتھ بطریق تعریب آیا ہے جس طرح چاہیں
صرف کرین خواجہ نصیر الدین طوسی آٹھ حرف کا زبان فارسی میں نہ آنا لکھتے ہیں اور ذال نقطہ دار
کا ذکر نہیں کرتے الا کوئی لغت فارسی ایسا بتایئے کہ جسمین ذال آئی ہو گزاشتن دگز شتن پذرفتن
سب زے سے ہے کاغد دال مہملہ سے ہے اس کا ذال سے لکھنا اور کواغذ کو اسکی جمع قرار دینا تعریب
ہے بہ تحقیق اور اسم آتش بدال ابجد ہے نہ بذال تخذ کوئی لفظ متحد المخرج فارسی مین نہین بلکہ قریب المخرج
بھی نہین تے ہے طوے نہین سین ہے ثے نہین اور صاد نہین ہاے ہوز ہے حاے حطی نہین یہان تک
کہ قاف نہین اس راہ سے کہ غین متحد المخرج بلکہ قریب المخرج ہے زے کے ہوتے ذال کیونکر + وہ میان
صاحب ہانسی کے رہنے والے بہت چوڑے چکلے جناب عبد الواسع فرماتے ہین کہ بے مراد صحیح اور
نامراد غلط ارے تیرا ستیاناس جاے بے مراد اور نامراد مین وہ فرق ہے جو زمین و آسمان مین ہے
نامراد وہ ہے کہ جسکی کوئی مراد کوئی خواہش کوئی آرزو نہ برآوے بے مراد وہ کہ جس کا صفحۂ ضمیر نقوش
مدعا سے سادہ ہو از قسم بے مدعا و بے غرض و بے مطلب حسبۃ للہ ان دونون امر مین کتنا فرق ہے
ناپروا اور ناکام اور نادرست اور ناچار کہ یہ مخفف ناچارہ اور ناہار کہ یہ مخفف نہ آہار ہے اور نامراد
اور ناانصاف یہ سب درست ہین بے ہے کہان گئے ہانسی و بے المطلب قافیہ شایگان کہ جسکو عرب ایطا
کہتا ہے وہ دو طرح پر ہے خفی و جلی اہل خرد نے خاک اڑائی ہے اور بات بنائی ہے خفی اور جلی کی
تفسیر مین وہ کچھ لکھتا ہے کہ صاحب طبع سلیم کبھی اسکو نہ سمجھے چہ جاے آنکہ مانے اصل یہ ہے کہ ایطا وہ
قافیہ ہے کہ جو دو جگہ ایک صورت کے ہون جیسے الف فاعل گویا و بینا و شنوا شعر اسیر بیت اے دانا
تسبیح خیال ابرو انا + سر حلقۂ مستان رخت دیدۂ بینا + اور نون وال مضارع کا جیسا استاد کے اس
مطلع مین ہے شعر دل شیشہ و چشمان تو ہر گوشہ بر ندش + مست ست مبادا کہ بناگہ شکنندش + اور ایسا ہی
ہے الف نون جمع کا مثل چراغان و جوانان اور ایسا ہی ہے الف نون حالیہ مانند گریان و خندان
پس اگر یہ مطلع مین آپڑے تو ایطاے جلی ہے اگر غزل یا قصیدہ مین بطریق تکرار قافیہ مین آپڑے
تو ایطاے خفی ہے ائمہ فن نے وہ کچھ لکھا ہے کہ سمجھ مین نہین آتا اگر قائل تحقیق ہو تو میرے بیان پر غور

کہو اور جو عبد الواسع اور غیاث الدین اور عبد الرزاق ان ناموں کی شوکت نظر مین ہے تو تم جانو ایک شخص بھیک مانگتا ہے باپ نے اُسکا نام میر بادشاہ رکھ دیا ہے اصل فارسی کو اس کھتری بچہ قتیل علیہ ما علیہ نے تباہ کیا رہا سہا غیاث الدین رامپوری نے کھو دیا اُن کی سی قسمت کہا نسے لاؤن جو صاحب عالم کی نظر مین اعتبار پاؤن خالصاً للہ غور کرو کہ وہ خران نامشخص کیا کہتے ہین اور مین خستہ و دردمند کیا بکتا ہون واللہ نہ قتیل فارسی شعر کہتا ہے اور نہ غیاث الدین فارسی جانتا ہے میرا یہ خط پڑھو یہ نہین کہتا کہ خواہی نخواہی پڑھو قوت ممیزہ سے کام لو ان غولوں پر لعنت کرو سیدھی راہ پر آجاؤ اگر نہین آتے تو تم جانو تمھاری بزرگی پر اور میرزا تفتہ کی نسبت پر نظر کر کے لکھا ہے نہین کہتا کہ خواہی نخواہی میری تحریر کو مانو مگر اس کھتری بچہ اور اس معلم سے مجھکو کمتر نہ جانو عربی کا حرف اور ہے اور فارسی کا قاعدہ اور ہے سمجھو یا نہ سمجھو تم کو اختیار ہے عقل کو کام فرماؤ غور کرو سمجھو عبد الواسع پیغمبر نہ تھا قتیل برہمانہ تھا واقف غوث الاعظم نہ تھا مین یزید نہین ہون شمر نہین ہون مانتے ہو مانو نہ مانو تم جانو۔

## چودھری عبد الغفور سرور کے نام

جناب عالی آج آپکا عنایت نامہ مرقومہ یازدہم شعبان مطابق پنجم مارچ بقید روز شنبہ پہونچا پہلے تو ان تاریخوں کے حساب کرنے کی تطابق مین مین اُلجھا پھر خط کے جلد پہونچنے سے بہت خوش ہوا ڈاک کیا ہے خاک ہے خیر ادھر پڑھا ادھر جواب لکھا خدا کرے یہ میرا خط جلد پہونچے ورنہ یہ آپکو خیال ہوگا کہ غالب نے ہمارے خط کا جواب نہ لکھا حقیقت میری مجملاً یہ ہے کہ راہ و رسم مراسلت حکام عالی مقام سے بدستور جاری ہو گئی ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر غرب و شمال کو نسخہ دستنبو بسبیل ڈاک بھیجا تھا ان کا خط فارسی مشعر تحسین عبارت و قبول صدق ارادت و مودت بہ سبیل ڈاک آگیا پھر قصیدہ بہاریہ تہنیت و مدحت مین بھیجا گیا اُسکی بھی رسید آگئی [illegible] خان صاحب بسیار مہربان دوستان القاب اور کاغذ افشانی ازان بعد ایک قصیدہ جناب رابرٹ منٹگمری صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر قلمرو پنجاب کی مدح مین بتوسط صاحب کمشنر بہادر

دہلی گیا اُسکے جواب مین بھی خوشنودی نامہ بتوسط کمشنر بہادر کل مجکو آگیا پنشن ابھی تک مجکو نہین ملی جب ملیگی حضرت کو اطلاع دیجاویگی پیر و مرشد عالم ہین اور مین جاہل ہون اُنکے تسلیم نہ کرنے کو مین نے تسلیم کیا اور پھر تسلیم بجا لایا اے حضرت جناب مخدوم مکرم چودھری غلام رسول صاحب کیخدمت مین انھین الفاظ مین رسم مبارکباد ادا کی گئی تھی نہ عبارت آرائی نہ طبع آزمائی کچھ عجب نہین کہ وہ خط بھی مئی و جون مین آپکو پہونچ جائیگا آپ کا بھی تو مارچ کا خط مجکو اب آخر اپریل مین پہونچا ہے جناب شیخ صاحب کیون مجکو محجوب کرتے ہین اسباب مین اس سے زیادہ عرض نہین کر سکتا کہ افادہ مشترک ہے قصیدہ و مثنوی بھیجدیجیے لطف اُٹھاؤنگا اور جو کچھ میرے خیال مین آئیگا بے تکلف عرض کرونگا میرا سلام کہیے اور مثنوی و قصیدہ اُنسے لیکر جلد بھیجدیجیے اپنے عم عالیمقدار کیخدمت مین میرا سلام پہونچائیے اور کہیے کہ حضرت خلاصہ مکتوب سابق [illegible] تھے شاید کچھ تغیر بالمرادف ہو تو ہو یہ شادی بصد ہزار مسرت آپکو مبارک ہو اور انکی اولاد دیکھنی اور اسی طرح انکی شادی کرنی نصیب ہو [illegible] صاحب کو میرا سلام پہونچے مین بھی آپکی ملاقات کا مشتاق اور آپکا مداح رہونگا خط کا لفافہ اس خط مین ملفوف کرکے بھیجتا ہون [illegible] آج پہونچا اور آج ہی مین نے اسکا جواب لکھا کاتب ہی ہے جو [illegible] کا مکتوب الیہ ہے۔

[illegible]

جناب چودھری صاحب کی یاد آوری اور مہر گستری کا شکر بجا لاتا ہون آپکا خط اور قصیدہ و مثنوی پہونچا مثنوی کو جداگانہ بطریق بُک پاکٹ بھیجتا ہون اور یہ خط جداگانہ ارسال کرتا ہون لفافہ اُسکا بھی آپکے نام کا ہے آپکے خواب کا ماجرا اور صبح کو ادھر کا قصد اور پھر اپنے چچا صاحب کے کہنے سے [illegible] پر اس عزم کا ملتوی رکھنا معلوم ہوا آپکے چچا صاحب نے کرامت کی کہ جو آپ کو منع کیا ڈاک کی سواری پر اگر آپ اس شہر مین میرے مکان تک آجاتے تو ممکن تھا مگر رہنا شہر مین بے حصول اجازت حاکم احتمال ضرور رکھتا ہے اگر خبر نہ ہو تو نہ ہو اور اگر خبر ہو جائے تو البتہ قباحت ہے زنہار کبھی [illegible] کیجیے گا کہ دلی کی عملداری میرٹھ اور آگرہ اور بلاد شرقیہ کے مثل ہے یہہ

پنجاب احاطہ مین شامل ہے نہ قانون نہ آئین جس حاکم کی جو رائے مین آوے وہ ویسا ہی کرے بہرحال
مصرعہ اے وائے زمحرومی دیدار دگر ہیچ + انشاء اللہ العظیم دو تین مہینے مین یہان بھی صورت
امن و امان کی ہوجائیگی مگر میری آرزو باستیفا اس صورت مین بھی نہ بر آئیگی مین یہ چاہتا ہون
کہ میری اور تمھاری ملاقات اس طرح ہو کہ ہم تم ہون اور حضرت صاحب عالم صاحب ہون اور باہم
حرف و حکایت کرین اگر زمانہ میری خواہش کے موافق نقش قبول کرتا ہے تو مین مارہرہ کو آتا ہون حضرت
پیر و مرشد کا اشتیاق اور اسی جلسہ مین تمھارے دیدار کا شوق ایسا نہین ہے کہ مجھکو آرام سے بیٹھا رہنے دیگا
صاحب یہ مثنوی تو میرے واسطے ایک مرثیہ ہوگئی ہے اس بزرگوار کے جگر مین کیا گھاو پڑے ہونگے
تب یہ تراوش خوننابہ نظم مین آئی ہوگی مزہ یہ ہے کہ عنوان بیان سے حق بجانب اُنھین کے معلوم
ہوتا ہے چونکہ اصل کار میری نظر مین نہین اور حقیقت حال مجھپر مجہول ہے اسواسطے انجام و آغاز
اندازہ و انداز کچھ نہین سمجھا حک و اصلاح کو آپ بنظر اصلاح ملاحظہ فرماوین مین نے بحسب دستور
اپنے ہر جگہ بانشاء اصلاح لکھدیا ہے میر شیخ صاحب سے سلام کہئیگا اور کہئیگا کہ کیا کرون دور ہون معذور
ہون مدد نہین کرسکتا اعانت بجز اسم تقدیم کچھ نہین پہونچا سکتا خدا تمھارا نگہبان رہے والسلام۔

## بنام چودھری عبدالغفور سرور کے نام

جناب چودھری صاحب آپکے ملطف نامہ کے ورود کی مسرت اور پارسل کے نہ پہونچنے کی
حیرت باعث اسکی ہوئی کہ آپ کو پھر تکلیف دون اور باآنکہ خط جواب طلب نہ تھا جواب لکھون بندہ پرور
مین نے پارسل کی رسید لے لی تھی آپکے خط کو پڑھکر کارپردازان ڈاک کے پاس وہ رسید بھجوائی اُنھون نے
کتاب دیکھ کر میرے آدمی سے کہدیا کہ سکندرہ راو کی رسید یہ موجود ہے اب اس پارسل کی جوابدہی وہان
والونکے ذمہ ہے یہ سُنکر مین نے یون مناسب جانا کہ وہ رسید آپکے پاس بھیجدون آپ سکندرہ راو کے ڈاکخانہ
مین بھجوا کر اُسے پارسل منگوالین اور اب اس رسید کا میری طرف راجع ہونا کسی صورت مین ضرور نہین والسلام۔

## بنام شاہ عالم کے نام

مخدوم زادہ والا تبار حضرت شاہ عالم سلام و دعا درویشانہ قبول فرماوین آپکا مع الخیر پہونچنا

پہونچنا اور بزرگون کے قدمبوس اور بھائیون کے ہم آغوش ہونا آپ کو مبارک ہو مصرع یوسف از
مصر بکنعان آمد۔ تفرقۂ اوقات و سفر رامپور و شدت تموز مقتضی اسکی ہوئی کہ ہنوز تمھارے مسودات
نہیں دیکھے گئے تا نزول باران رحمت الٰہی اور بھی چپکے بیٹھے رہو اپنے ماموں صاحب کو نیاز معتقدانہ
اور اپنے بھائیون کو سلام مخلصانہ کہیے گا اور اپنے والد ماجد یعنی میرے مرشد ہم عمر و ہم فن کو وہ سلام
جس سے محبت ٹپکے اور اشتیاق برسے پہونچائیے گا اور عرض کیجیے گا کہ آرزوے دیدار حد سے گذر گئی
یارب جبتک حضرت صاحب عالم کو مارہرہ مین اور انوار الدولہ کو کالپی مین نہ دیکھ لون اور انسے ہمکلام
نہولون میری روح کے قبض کا حکم نہ ہو لیکن ۱۲۷۷ھ مین دو مہینے باقی ہین اب کی محرم سے اس ذی الحجہ تک
میرا مدعا حاصل ہو جاے مشفقی مکرمی چودھری عبد الغفور صاحب کو میرا سلام شوق کہیے گا اور یہ پیام
پہونچائیے گا کہ حضرت صاحب عالم کی تمناے دیدار بقید مارہرہ کنایہ اس سے ہے کہ اور سی کا بھی
دیدار مطلوب ہے ع خواہش وصل مقدر ہے جو مذکور نہین۔ انکے اس خط کا جواب جو پرسون مجھکو
پہونچا ہے موم جامہ مین لپیٹ کر پہونچیگا انشاء اللہ العزیز ہان جناب شاہ عالم صاحب پھر روے سخن
آپ کی طرف ہے جناب میر وزیر علی خان صاحب بلگرامی یہان تشریف لائے اور میرے مسکن سے
ایک تیر پرتاب کے فاصلہ پر چاندنی چوک مین حافظ قطب الدین سوداگر کی حویلی مین اترے ہین مرفی
صاحب کا کام انکے سپرد ہوا ہے یعنی ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ ہین اور ہزار روپیہ تک کا مقدمہ عدالت
دیوانی کا بھی کرتے ہین لیکن ہنوز قائم مقام ہین وہ صاحب جسکا نام لکھ آیا ہون بطریق رخصت
سپاٹو گیا ہے ایک دن فقیر بھی انکے مکان پر چلا گیا تھا حسن صورت اور حسن سیرت دونون انمین جمع
ہین آنکھین ان کے حسن صورت سے روشن ہوگئین اور دل انکے حسن سیرت سے خوش ہوگیا واہ
خاک پاک بلگرام مین نے وہان کے جس بزرگوار کو دیکھا بہت اچھا پایا۔

## ۱۲ چودھری عبد الغفور سرور کے نام

شفیق مکرم مظہر لطف و کرم جناب چودھری صاحب کی خدمت مین بعد سلام یہ عرض کرتا ہون
کہ آپکا مہربانی نامہ آیا میرا رنج و تشویش مٹایا میری خدمت مقبول ہوئی خوشی حصول ہوئی میر امداد علیشاہ

کو میری دعا کہنا۔ اُن کا باپ میرا بڑا یار تھا میری طرف سے خاطر جمع کر دیجیے گا کہ اب سبیل اچھی نکل آئی ہے چودھری صاحب کے ذریعہ جو کچھ مجھکو بھیجنا ہوگا بھجواؤنگا جناب چودھری صاحب آج کا میرا خط کاسۂ گدائی ہے یعنی تم سے کچھ مانگتا ہون تفصیل یہ ہے کہ مولوی محمد باقر دہلوی کے مطبع مین سے ایک اخبار ہر مہینے مین چار بار نکلا کرتا تھا مسمّٰی بہ دہلی اُردو اخبار بعض اشخاص سنین ماضیہ کے اخبار جمع کر رکھا کرتے ہین اگر احیاناً آپ کے یہان یا کسی آپکے دوست کے یہان جمع ہوتے چلے آئے ہون تو اکتوبر ۱۸۳۷ء سے دو چار مہینے کے آگے کے اوراق دیکھے جائین جسمین بہادر شاہ کی تخت نشینی کا ذکر اور میان ذوق کے دو سکے اُنکے نام کے کہکر نذر کرنیکا ذکر مندرج ہو بے تکلف وہ اخبار چھاپہ کا اصل بجنسہ میرے پاس بھیجدیجیے آپ کو معلوم رہے کہ اکتوبر کی ساتوین آٹھوین تاریخ ۱۸۳۷ء مین یہ تخت پہ بیٹھے ہین اور ذوق نے اسی مہینے مین یا دو ایک مہینے کے بعد سکے کہکر گزرانے ہین احتیاطاً پانچ چار مہینے کا اخبار دیکھ لیے جائین یہان تک کہ میری طرف سے ابرام ہے کہ اگر یہ شغل کسی اور شہر مین کوئی آپکا دوست جامع ہوا اور آپ کو اسپر علم ہو تو وہان سے منگوا کر بھیجیے والسّلام مع الاکرام۔

[illegible]

شفیق میرے عنایت فرما میرے تمھاری مہربانی کا شکر بجا لاتا ہون نہایت سعی یہ تھی کہ آپکی طرف سے ظہور مین آئی مین نے کلکتہ مین مہتمم مطبع جام جہان نما کو لکھ بھیجا ہے اور ترک سعی کیا ہے آپ بھی فکر نہ کیجیے اگر کہین سے آپکے پاس آجائے تو مجکو بھیجدیجیے میرے پاس آئیگا تو مین تمکو اطلاع دیدونگا عنایت الٰہی کا کون شخص مشتاق نہو گا اُسکی پرسش زائد مین خدمتگزاری کو حاضر ہون جب چاہین اپنا کلام بھیجدین میرا سلام اور یہ پیام کہدیجیے گا صاحب تم نے ہمارے پیر و مرشد کو ہمپر خفا کر دیا بھلا وہ خط نہ لکھین نہ لکھین کبھی تمکو تو فرما دین کہ غالب کو میری دعا لکھ بھیجنا بہر حال میرا سلام نیاز عرض کیجیے اور اُنکے مزاج مبارک کی خیر و عافیت لکھیے اور یہ بھی لکھیے کہ اگر خدا نخواستہ وہ مجھ سے ناخوش ہین تو ناخوشی کی وجہ کیا ہے۔ پنچ چہ صاحب کی خدمت مین سلام نیاز پہنچا دیجیے گا اور [illegible] شوق کہیے گا

کے نام

میرے شفیق دلی چودھری عبدالغفور صاحب کو خدا سلامت رکھے کیونکر ... کا

اب یہ عالم ہو گیا ہے کہ تمہارے نام کی جگہ تمہارے چچا صاحب کا نام لکھا تھا اسی طرح سابق

کے خط میں سرنامہ پر لکھ گیا ہونگا بیت بار بیتہ جوانی کہ خالش نامند + کنون ہین کہ چہ خون

میچکد ز ہر نفسش + جو خطوط کہ آپ کے خطوط کے جواب مین آئے ہین انکے بھیجنے کی کیا حاجت

تھی آپ کی سعی بیجا اپنی ناکامی جیسے میرے دل نشین اور خاطر نشان ہے جیسا کہ کوئی استاد

کہتا ہے بیت تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد

سکندر را ... اشعار کہین سے ہاتھ آیا اور نہ آیگا ... امیدوار ہون کہ میرا ... اسکے

نکل جائیگا بندہ پرور میرا کلام کیا نظم کیا نثر کیا اردو کیا فارسی کبھی کسی عہد مین میرے پاس فراہم نہین

ہوا دو چار دوستون کو اسکا التزام تھا کہ وہ مسودات مجھ سے لیکر جمع کر لیا کرتے تھے سو انکے لاکھون روپے

کے گھر لٹ گئے جسمین ہزارون روپے کے کتبخانے بھی گئے انہین وہ مجموعے بھی پریشان بھی غارت ہو گئے

ہین خود اس مثنوی کی ... سطر ... جگر ہون ہائے کیا چیز تھی پارسل مین خطوط بھیجنے محل اندیشہ

ہے خدا نے بچایا چونکہ آپ ... خدا ... کچھ کام کے نہ سمجھا از راہ احتیاط پارسل مین سے نکال لیے

ہم ...

مخدوم زادہ عالیشان مقدس دودمان حضرت شاہ عالم امن و امان عز و شان و علم و ہمت ...

برخوردار رہین ہمارے حضرت ہم کو بھول گئے ... ان کا لطف چودھری عبدالغفور

صاحب کے جوہر مہر و محبت کا عرض تھا جب جوہر نہ رہا تو عرض کہان بہرحال جناب حضرت صاحب عالم

صاحب کو میری بندگی پہونچ جائے اور یہ سطرین انکی نظر سے گذر جائین چودھری عبدالغفور صاحب

کو سلام کہیے گا اور پوچھیے گا کہ قصیدے کا بے اصلاح کے پہنچنا ... گناہ ہے یا اسکے سوا اور کوئی

قصور ہے اگر وہی جرم ہے تو معاف کیجیے اور اگر کوئی اور بھی جرم ہے تو مجھے ... ان دو پیام کی

تبلیغ کر ... سخن آپکی طرف ہے آپکا خط میرے نام کا اور اسکے ساتھ ایک خط ... میر ... علی

صاحب کے نام کا پہونچا وہ پڑھا وہ بھجوا دیا جو آپنے خط لکھکر گیا تھا وہ دو بار جواب مانگنے کو گیا پہلی بار
حکم ہوا کہ کل آئیو دوسری بار حضرت نہ ملے مین نے اسکے جواب سے قطع نظر کی اپنی خدمتگزاری کی اطلاع
آپکو دیدی کہ یاے تحتانی لکھ چکا تھا کہ ایک چپراسی آیا اور اُسنے خط تمھارے نام کا ٹکٹ لگا ہوا دیا
اور کہا کہ ڈپٹی صاحب نے سلام کہا ہی اور یہ خط دیا ہے اب یہ خط بنام انکے خط کے ڈاک گھر مین
بھیجتا ہون صبح کا وقت یکشنبہ کا دن [illegible] ۲۳ اگست کی ہی ڈپٹی صاحب چاندنی چوک حافظ
قطب الدین سوداگر کی حویلی مین رہتے ہین باقی انکے حالات اُنکے خط سے معلوم ہوجائینگے اپنے
ماموںصاحب کیخدمتمین سلام نیاز اور اپنے بھائی صاحبون کی خدمتمین فقیر کی دعا پہونچا دیجیگا والسلام

## ۱۲ چودھری عبد الغفور کے نام

جناب عالی جہا جہاز ترجمہ ہندی ایک جہاز کفایت کرتا ہے انواع انواع ہماری آپکی
بول چال مین ہی لیکن تحریر مین درست نہین چمن پر فضا چمن پر فزا اے ہوز سے کیون لکھا
خطاب واحد غائب فقط شین ہے نہ اش ہان اگر آخر لفظ مین ہاے انتہائی حرکت پر ہو مثل غمزہ
چشمہ خانہ دانہ تو اسکو یون لکھتے ہین چشمہ اش غمزہ اش خانہ اش دانہ اش اور باقی اور سب الفاظ
کا حرف آخر شین سے ملجئے یعنی خطاب واحد حاضر خطاب واحد غائب خطاب متکلم تش م ہی
الف کو یہان کیا دخل اور وہ جو دکھنی بوہرہ یعنی جامع برہان قاطع اتش ام لکھتا ہے
غلط کرتا ہے جہان تم نے بعد اپنے نام کے یہ اشعار لکھے ہین سے پریشان ترز خویشم داستانی ست
الخ وہان ربط کلام جاتا رہا تھا ایک جملہ فاصل کر دیا ہے یعنی بدین اشعار زمزمہ سرا ست
یہ خبر اُس کاف توصیفی کی ہی اور آگے جو نثر ہے اُس کا فاعل وہی مصنف ہے حضرت پیرو
مرشد صاحب عالم صاحب کی خدمت عالی مین میرا سلام مسنون عرض کیجئے گا اور یہ عرض
کیجئے گا کہ آپ کے منشور عطوفت کا جواب بالانفراد آپ کی خدمت مین پہونچیگا۔

## ۱۳ صاحب عالم کے نام

پیر و مرشد [illegible] شفقت [illegible] اس کا [illegible] عدائی

بندہ نوازیان ہین کہ مجھ ننگ آفرینش کو اپنے خاصان درگاہ سے سمجھا کیے تا ہم تقاضاے میری
استعداد یہی ہے یہ سعادت عظمےٰ تھی کہ مین اس دیار کے حکام مین جیتا بچا اللہ اللہ ایسے کشتنی
و سوختنی کو یون بچایا اور پھر اس تباہی کے بعد پہونچایا کبھی عرش کو اپنا نشیمن قرار دیتا ہون اور
کبھی بہشت کو اپنا پایین باغ تصور کرتا ہون واسطے خدا کے اور اشعار نہ فرمایئے گا ورنہ
بندہ دعویٰ خدائی کا کرنے لگیگا بارے کتاب افادت مآب پنج آہنگ نسخۂ لطیف تالیف
شریف اسکے آگے غلام سے کچھ نہ پڑھا گیا مگر چودھری صاحب اور حضرت سید شاہ اسیر
صاحب اور مولوی فضل احمد صاحب یہ تین ہم نشین تو ہونگے پھر یہ دوسرے ہم ہین متردد ہون
کہ آیا میرا قیاس مطابق واقع ہے یا نہین ہان چودھری صاحب اور مولوی فضل احمد صاحب
ان دونون نامون مین تردد باقی نہین معہذا یہ سمجھ لو کہ تم نے کیا ہے اگر پنج آہنگ مطلوب ہے
تو اس کا جواب یہ ہے کہ میرا ایک نسبی بھائی ہے نواب ضیاء الدین خان سلمہ اللہ تعالیٰ وہ
میری نظم و نثر کو فراہم کرتا رہتا تھا چنانچہ مجموع نثر ہین اور کلیات نظم فارسی اور کلیات نظم
اردو سب نسخے اسکے کتبخانہ مین تھے وہ کتاب خانہ کہ ڈر کر عرض کرتا ہون بیس ہزار روپیہ کی
مالیت کا ہوگا لٹ گیا ایک ورق نہین رہا آپ چھاپے کی پنج آہنگین اب بھی بکتی ہین اور معیوب
بدوعیب ہین ایک تو یہ کہ جو بعد انطباع از قسم نثر تحریر ہوا ہے وہ اسمین نہین دوسرے یہ کہ
کاپی نویس نے وہ اصلاح میری نثر کو دی ہے کہ میرا جی جانتا ہے اگر کہون کوئی سطر غلطی سے
خالی نہین تو اغراق ہے بے مبالغہ یہ ہے کہ کوئی صفحہ اغلاط سے خالی نہین بہر حال اگر
فرمایئے تو لیکر بھیجدون مخدوم زادہاے والا تبار مین پہلا نام سمجھ مین نہین آیا مگر پہلے انکی
خدمتمین اور پھر حضرت سید مقبول عالم کی خدمتمین سلام مسنون اور اشتیاق روز افزون عرض کرتا ہون

## ۱۸ چودھری عبد الغفور کے نام

میرے مشفق کو میرا اسلام پہونچے دونون مخمس بعد اصلاح پہونچتے ہین منشاء اصلاح
سمجھ لیجیے سید عالی نسب و سرور والا حسب یہ افتتاح کلام اور ابتداے خطاب کے درخور نہ تھا

مصرعۂ ثانی [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] دوسرے مصرع کی [illegible] [illegible]
اور [illegible] کسی میں نہیں جن مصرعون کو چاہو [illegible] گزشت
ایک فارسی رہا اور دوسرا ہندی حضرت نے دونون فارسی میں لکھے تھے ندامت فعل پر تیز
ہوا کرتی ہے ترجمہ اس کا پشیمانی حضرت یوسف کو ندامت [illegible] خجالت [illegible] کی
آپ غور کیجیے کہ ندامت اور خجالت مین کتنا فرق ہے جہان آپنے عرق ریز ندامت لکھا وہ محل
خجالت کا [illegible] آپنے ندامت کیون لکھا بہر حال وہ [illegible] گیا لیکن اطلاع ضرور تھی طرح
بفتح اول وسکون ثانی بمعنی فریب ہے اور تصویر کے خاکے کو بھی کہتے ہین اور بمعنی آسائش
دنیا بھی مجاز ہے مراد ف طرز روش بھی طرح بفتحتین اس کا تفرقہ منظور رہا کرے نسیم تخلص اچھا
ہے اگر کوئی یہ کہے کہ نسیم مونث ہے جواب اُس کا یہ ہو کہ جرأت اور وحشت اور ایسے بہت تخلص
ہین کہ وہ مونث ہین باینہمہ اگر بدلا چاہیے تو اُس کا ہموزن سلام وسلیم اور خیال بھی ہے اکمین سے
جو پسند آئے آپ کے [illegible] اور آپکے بزرگ آموزگار کو میرا سلام پہونچے
یہان سے روئے سخن حضرت پیرو مرشد صاحب عالم کی طرف ہے پیرو مرشد کی خدمت مین سلام
اور مرشد زادون کی جناب مین دعائے طول عمر و دوام دولت پہونچا کے یہ عرض کرتا [illegible]
حضرت شاہ عالم کا عنایت نامہ آیا تھا اور مین اس کا جواب [illegible] ہم لکھ حضرت کی
تحریر مین جہان اُنکے خط کا ذکر تھا وہان میرے خط کا مذکور نہ تھا اور ان سطور کی تحریر کے بعد
اپنے خط کا پہونچنا گمان نہین کر سکتا مین انکو [illegible] کا حال لکھ چکا ہون پنج آہنگ آپنے
لی دیوان فارسی آپکے پاس ہے مگر [illegible] سمجھیے کہ دونون ناتمام ہین اور اب کہین سے اُسکا
اتمام ممکن نہین خیر جو کچھ ہے غنیمت ہے دستنبو مین نے نذر کی ہے مہر نیم روز معلوم نہین آپکے پاس ہے
یا نہین خلاصہ یہ کہ شعر کو مجھ سے اور مجھکو شعر سے ہرگز نسبت باقی نہین رہی اس فتنہ فساد کے بعد
ایک قصیدہ جو دستنبو مین ہے اور ایک قصیدہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر غرب و شمال کی مدح مین
اور ایک قصیدہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی مدح مین اور دو بیت کا ایک قطعہ اور ایک رباعی

اس نظم کے سوا اگر کچھ لکھا ہو تو مجھ سے [illegible] رقم زن [illegible] لعنت + سپہر دندان زدہ تکریم و تذلیل + ولیکن در اسیری طوق آدم بگردن ترا آمد از طوق عزازیل + رباعی + دنیا ہمہ ہیچ ست و شادی و غم ہمہ ہیچ ست [illegible] شور و بزم ماتم ہمہ ہیچ ست + رو دل بیکے دہ کہ دو عالم ہمہ ہیچ ست [illegible] فرد اگر از [illegible] ہمہ ہیچ ست + اس واماندگی کے [illegible] قاطع [illegible] اس بھی اسکو مین دیکھا کرتا تھا ہزار ہا لغت غلط ہزار ہا [illegible] عبارت پوچ اشارات پا در ہوا مین نے سو دو سو لغت کے اغلاط لکھکر [illegible] اور قاطع برہان [illegible] مقدور نہ تھا مسودہ کاتب سے صاف [illegible] ہے اگر کہو تو بہ سبیل [illegible] اور چودھری صاحب اور جو اور سخن شناس اور منصف ہون وہ اسکو دیکھین اور پھر میری کتاب میرے پاس پہونچ جائے۔

## ۱۹ چودھری عبد [illegible] نام

میرے کرم فرما میرے شفیق شعر شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب + اے تو غائب ز نظر مہر تو ایمان منست + آپکے اس خط کا جواب بعد لکھنے اس شعر کے منحصر اس التماس پر ہے کہ میری طرف سے تحریر جواب خطا مین کبھی تقصیر نہوگی لیکن اغلب اور اکثر ابتدا بہ تحریر نہوگی یہ خط ناچار ازروئے اضطرار واپس بھیجتا ہون واسطے خدا کے میرے پیر و مرشد کے ارشادات کو ایک اور کاغذ پر اپنے ہاتھ سے نقل کر کے جلد بھیجئے تاکہ مجھ بد نصیب کو [illegible] حضرت نے کیا لکھا ہے جناب چودھری صاحب [illegible] کیخدمت مین سلام نیاز اُستاد شیخ عطا حسین کی جناب مین سلام

## ۲۰ چودھری عبد الغفور کے نام

میرے شفیق دلی کو میرا اسلام پہونچے کل انشا کا پارسل پہونچا اور آج خط انشا کا نام بہارستان اور اب آپکا تخلص سرور بہارستان مضاف اور سرور مضاف الیہ بہارستان سرور اچھا نام ہے قطعہ کا وعدہ نہین کرتا کسواسطے کہ اگر بے وعدہ پہونچ جائیگا تو لطف زیادہ دیگا اور اگر نہ پہونچیگا تو محل شکایت نہوگا رفع فتنہ و فساد اور بلاد مین مسلم یہان کوئی طرح آسائش کی نہین ہے اہل دہلی عموماً برے ٹھہر گئے یہ داغ انکی جبین حال سے مٹ نہین سکتا

مین اموات مین مُردہ شعر کیا کہیگا غزل کا ڈھنگ بھول گیا معشوق کسکو قرار دون جو غزل کی
روش ضمیر مین آوے رہا قصیدہ ممدوح کون ہے ہاے انوری گویا میری زبان سے کہتا ہے
شعر اے دریغا نیست ممدوحے سزاوار مدیح + اے دریغا نیست معشوقے سزاوار غزل + گورنمنٹ
کے دربار مین ہمیشہ سے میری طرف سے قصیدہ نذر گزرتا ہے اشرفیان نہین اور خلعت ریاست
دودمانی کا سات پارچہ اور تین رقم جیغہ سرپیچ مالاے مروارید مجھکو ملا کرتا ہے اب نواب گورنر
جنرل بہادر یہان آتے ہین دربار مین بلائے جانے کی توقع نہین پھر کس دل سے قصیدہ
لکھون صناعت شعر اعضا و جوارح کا کام نہین دل چاہیئے دماغ چاہیئے ذوق چاہیئے
اُمنگ چاہیئے یہ سامان کہانسے لاؤن جو شعر کہون کھنڈ کیون کہون چونسٹھ برس کی عمر
ولولۂ شباب کہان رعایت فن اُسکے اسباب کہان انا للہ وانا الیہ راجعون پیر و مرشد کو
سلام نیاز پہونچے کف الخضیب صور جنوبی مین سے ایک صورت ہے اُسکے طلوع کا حال مجھکو
کچھ معلوم نہین اختر شناسان ہند کو اس کا کچھ حال معلوم نہین اور انکی زبان مین اس کا [illegible]
یقین ہے کہ نہ ہوگا قبول دعا وقت طلوع منجملہ مضامین شعری ہے جیسے کتان کا پرتو ماہ مین
پھٹ جانا اور زمرد سے افعی کا اندھا ہونا آصف الدولہ نے افعی تلاش کر کر منگوایا اور قطعات
زمرد اُسکے محاذی چشم رکھے کچھ اثر ظاہر نہوا ایران و روم و فرنگ سے انواع کپڑے منگائے چاندنی
مین پھیلائے مسکا بھی نہین تحویل آفتاب بہ حمل کے باب مین موٹی بات یہ ہے کہ ۲۲۔ مارچ کو واقع
ہوتی ہے کبھی ۲۱۔ کبھی ۲۳۔ آپڑتی ہے اس سے تجاوز نہین رہا جامع وقت تحویل درست کرنا
بے کتب فن اور مبلغ علم ممکن نہین میرے پاس یہ دونون باتین نہین بیت ندانم کہ گیتی چسان میرود
چہ نیک و چہ بد در جہان میرود + مین تو اب روز و شب اس فکر مین ہون کہ زندگی تو یون گذری
اب دیکھئے موت کیسی ہو شعر عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ + مر گئے پر دیکھئے دکھلائین کیا + میرا ہی
شعر [illegible] حسب حال ہے سکہ کا وار تو مجھپر ایسا چلا جیسے کوئی چھرا یا کوئی گراب کس سے
کہون کسکو گواہ [illegible] وقت میں کہہ گئے ہین یعنی جب بہادر شاہ تخت پر بیٹھے تو

نذوق نے یہ سکہ کہہ کر گذرانے پادشاہ نے پسند کیے مولوی محمد باقر جو ذوق کے معتقدین مین تھے
[illegible] اخبار مین یہ دونون سکے چھاپے اس سے علاوہ اب وہ لوگ موجود ہین کہ جنھون
نے اُس زمانہ مین مرشد آباد اور کلکتہ مین یہ سکے سُنے ہین اور اُنکو یاد ہین اب یہ دونون سکے سرکار کے
نزدیک میرے کہے ہوئے اور گزرانے ہوئے ثابت ہین ہرچند قلمرو ہند مین دلی اُردو اخبار کا پرچہ
ڈھونڈھا کہین ہاتھ نہ آیا یہ دھبا مجھ پر رہا پنشن بھی گئی اور وہ ریاست کا نام ونشان خلعت ودربار
بھی مٹا خیر جو کچھ ہوا چونکہ موافق رضائے الٰہی کے ہے اُسکا گلہ کیا شعر چون جنبش سپہر بفرمان
داور ست + بیداد نبود انچہ بما آسمان دہد + یہ تحریر بطریق حکایت ہے نہ بسبیل شکایت گویند از
ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ پرسش رفت کہ چہ حال داری فرمود کدام حال خواہد بود کسے را
کہ خدا از وے فرض طلبد و پیمبر سنت زن نان خواہد و ملک الموت جان قصہ مختصر اب زیست بامید
مرگ ہے قاطع برہان چودھری صاحب کی نثر کے اجزا کے ساتھ بھیجا جائیگا بمقابلہ برہان
قاطع منطبعہ دیکھا جائے اور بے حیف و بے میل از راہ انصاف دیکھا جائے مرشد زادون
کو سلام مسنون اور دعاے افزونی عمر و دولت پہونچے۔

## ۲۱ چودھری عبد الغفور کے نام

میرے شفیق آپ کا خط آیا اور اُس کے آنے نے تمھاری رنجش کا وسوسہ میرے دل سے
مٹایا ایک قاعدہ آپ کو بتاتا ہون اگر اُسکو منظور کیجیے گا تو خطوط کے نہ پہونچنے کا احتمال
اُٹھ جائیگا اور رجسٹری کا دردسر جاتا رہیگا آدھ آنہ نہی ایک آنہ سہی خط بیرنگ بھیجا کیجیے اور مین بھی بیرنگ
بھیجا کرون اسٹامپ پیڈ خطوط تلف بھی ہوتے ہین اس قاعدہ کا جیسا کہ مین واضع ہوا ہون
بادی بھی ہوا اور یہ خط بیرنگ بھیجا پنشن جاری ہوگئی تین برس کا چڑھا ہوا روپیہ ملگیا بعد
اداے قرض معہ ۵ بچے اب ماہ بماہ روپیہ ملتا ہے مگر یہی تین مہینے ستمبر اکتوبر نومبر ملینگے دسمبر
سنہ ۱۸۶۲ع سے تنخواہ ششماہی ہوجائیگی اس سے بڑھکر یہ بات ہے کہ چار روپیہ سیکڑا سالانہ عموماً وضع
ہوا کرے گا اس حساب سے میرے حصہ مین اڑھائی روپیہ مہینا آیا ۵ کے ساٹھ رہین گے کچھ

رامپور سے یاد بہادر آتا ہے یہ دونون آدمی ملکر خوش و ناخوش گذارا ہوا جاتا ہے یہان شہر ڈہہ رہا ہے
بڑے بڑے بازار نامی خاص بازار اور اردو بازار اور خانم کا بازار کہ ہر ایک بجائے خود ایک
قصبہ تھا اب پتا بھی نہین صاحب امکنہ اور دکانین نہین بتا سکتے کہ ہمارا مکان کہان تھا اور
دکان کہان تھی برسات بھر مینہ نہین برسا آب تیشہ و کلند کی طغیانی سے مکانات گر گئے غلہ گران
ہے موت ارزان ہے میوہ کے مول اناج بکتا ہے ماش کی دال ۸ سیر باجرا ۱۲ سیر گیہون ۱۳ سیر
چنہ ۱۲ سیر گھی ۱ سیر ترکاری مہنگی ان سب باتون سے بڑھکر یہ بات ہے کہ کنوار کا مہینا جیسے
جاڑے کا دوار کہتے ہین پانی گرم دھوپ تیز روز دن جلتی ہے جیٹھ اساڑھ کی سی گرمی پڑتی ہے
حضرت رفعت و رجبت جناب صاحب عالم کیخدمت مین دوستانہ سلام اور مریدانہ بندگی بالکمال
تمام عرض کرتا ہون حضرت کو کس راہ سے میرے آنے کا انتظار ہے مین نے مرشدزادہ کے خط
مین کب اپنا عزم لکھا یا کسی نے آپ سے میری زبانی کہا کہ آپ روز روانگی کے تقرر سے اطلاع
چاہتے ہین ہان آپکی قدمبوسی کی تمنا اور انوارالدولہ کے دیدار کی آرزو حد سے زیادہ ہے
اور ایسا جانتا ہون کہ یہ آرزو گور مین لیجاؤنگا تنخواہ کے اجزا کا حال اور مستقبل مین اسکے وصول
کی صورت ان سطرون سے جو آغاز مکتوب مین چودھری عبدالغفور صاحب کے نام لکھی گئی
ہین مع روداد شہر معلوم کیجیئے گا لالہ گوبند پرشاد صاحب ہنوز میرے پاس نہین آئے ہین دنیادار
نہین فقیر خاکسار ہون تواضع میری خو ہے انجاح مقاصد خلق مین حتی الوسع کمی کرون تو ایمان
نصیب نہو انشاءاللہ العزیز وہ فقیر سے راضی و خوشنود رہین گے جناب مستطاب حضرت
محمد امیر صاحب کی خدمت مین بعد سلام نیاز یہ گذارش ہے کہ میرے پاس حضرت کا سلام
پیام سوائے اب کی بار کے کبھی نہین پہونچا اب ان سطور کو اپنا ذریعہ افتخار سمجھا اور نوید
مقدم مبارک سے بہت خوش ہوا یہ جو خانہ کوچی اور گریزپائی اور بے اطمینانی کا آپ کو
مجھپر گمان اور اس کا رنج ہے یہ کسی نے غلط آپ سے کہا ہے مین مع زن و فرزند ہر وقت
اسی شہر مین قلزم خون کا شناور ہو رہا ہون دروازہ سے باہر قدم نہین رکھا نہ پکڑا گیا نہ نکالا گیا

نہ قید ہوا نہ مارا گیا کیا عرض کروں کہ میں نے کیا حسرت پائی اور شاہ ... کی اور کیا نفس مطمئنہ بخشا جان و مال و آبرو میں کسی طرح کا فرق نہیں آیا تنخواہ جسکو حضرت نے یومیہ لقب دیا ہے اُسکا حال ... کی تحریر سے دریافت ہوگا فقیر کو اپنا دوست معتقد اور مشتاق تصور فرمائیے گا شاہزادہ مرتضوی دودمان سید شاہ عالم کو سلام و دعا ڈپٹی صاحب سے مجھے ملاقات کثرت ... کثرت اشغال سے فرصت نہیں مجھکو افراط ضعف سے طاقت نہیں اگر حسب اتفاق کہیں ملاقات ہو گئی تو آپکا سلام کہدونگا آپ بھی اپنے اقبال ... کو ... پہنچا دیجیے گا۔

مصرعہ۔ بندۂ شاہ شمائیم و ثناخوان شما۔

## ۲۳ چودھری عبدالغفور کے نام

میرے مشفق چودھری عبدالغفور صاحب اپنے خط اور قصیدہ بھیجنے کا مجکو شکر گذار اور قصیدۂ سابق کی اب تک اصلاح نہ پانے سے شرمسار تصور فرمائیے اور دونوں قصیدوں کے باہم پہونچنے کا انتظار کریں شعر۔ نوید وصل دہیم امید ہر ستارہ شناس + نگردہ ثمر رفتگاہے مگر در خستہ من۔

تحقیق کہ اب روے سخن جناب فیض نصاب جامع مدارج جمع الجمع بزم وحدت کے فرزند شمع مستغرق مشاہدۂ شاہد ذات حضرت صاحب عالم صاحب قدسی صفات کی طرف ہے اور یہ شعر افتتاح کلام ہے پہلے کچھ باتیں کہ بادی النظر میں خارج مبحث معلوم ہونگی لکھی جاتی ہیں میں پانچ برس کا تھا کہ میرا باپ مرا نو برس کا تھا کہ چچا مرا اُسکی جاگیر کے عوض میرے اور میرے شرکاء حقیقی کے واسطے شامل جاگیر نواب احمد بخش خان دس ہزار روپے سال مقرر ہوے اُنھوں نے نہ دیے مگر تین ہزار روپیہ سال اُس میں سے خاص میری ذات کا حصہ ساڑھے سات سو روپیہ سال میں نے سرکار انگریزی میں یہ غبن ظاہر کیا کولبرک صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی اور استرلنگ صاحب بہادر سکرتر گورنمنٹ کلکتہ متفق ہوے میرا حق دلانے پر رزیڈنٹ معزول ہو گئے سکرتر بمرگ ناگاہ مر گئے بعد ایک زمانہ کے بادشاہ دہلی نے پچاس روپیہ مہینہ مقرر کیا

اُن کے ولیعہد نے چار سو روپیہ سال ولیعہد اس تقرر کے دو برس کے بعد مر گئے واجد علی شاہ بادشاہ
اودھ کی سرکار سے بصلۂ مدح گستری پانسو روپیہ سال مقرر ہوئے وہ بھی دو برس سے زیادہ نہ جیے
یعنی اگرچہ اب تک جیتے ہین مگر سلطنت جاتی رہی اور تباہی سلطنت دو ہی برس مین ہوئی دہلی کی
سلطنت کچھ سخت جان تھی سات برس مجکو روٹی دیکر بگڑی ایسے مربی کش اور محسن سوز
کہان پیدا ہوتے ہین اب مین جو والی دکن کی طرف رجوع کرون یاد رہے کہ متوسط یا مر جائیگا
یا معزول ہو جائیگا اور اگر یہ دونون امر واقع نہوئے تو کوشش اُس کی ضائع جائیگی
اور والی شہر مجکو کچھ نہ دیگا اور احیاناً اگر اُسنے سلوک کیا تو ریاست خاک مین ملجائیگی اور
ملک مین گدھے کے ہل پھر جائین گے اے خداوند بندہ پرور یہ سب باتین وقوعی اور واقعی ہین مگر
انسے قطع نظر کرکے قصیدہ کا قصد کرون قصد تو کرسکتا ہون تمام کون کریگا سوائے ایک ملکہ
کے کہ وہ پچاس پچپن برس کی مشق کا نتیجہ ہے کوئی قوت باقی نہین رہی کبھی جو سابق کی اپنی
نظم و نثر دیکھتا ہون تو اُسے جانتا ہون کہ یہ تحریر میری ہے مگر حیران رہتا ہون کہ مین نے
یہ نثر کیونکر لکھی تھی اور کیونکر یہ شعر کہے تھے علی الخصوص عبدالقادر بیدل کا یہ مصرعہ گویا میری زبان سے ہے
مصرعہ عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ + پایان عمر ہے دل و دماغ جواب دے چکے ہین سو روپیہ
رامپور کے ساٹھ روپیہ پنشن کے روٹی کھانیکو بہت ہین گرانی اور ارزانی امور عامہ سے ہے
دنیا کے کام خوش و ناخوش چلے جاتے ہین ہر قافلہ آمادۂ رحیل ہین دیکھو منشی نبی بخش مجھسے
عمر مین چھوٹے تھے ماہ گذشتہ مین گذر گئے مجھ مین قصیدہ کے لکھنے کی قدرت کہان اگر ارادہ
کرون تو فرصت کہان قصیدہ لکھون آپ کے پاس بھیجون آپ دکن کو بھیجین متوسل اسکے پیش کرنے
کا موقع پائے پیشگی پر کیا پیش آئے ان مراحل کے طے ہونے تک مین کیون جیون گا انا للہ وانا
الیہ راجعون لا الٰہ الا اللہ ولا معبود الا اللہ ولا موجود الا اللہ کان اللہ ولم یکن معہ شیئاً
والآن کما کان۔

## ۲۳ صاحب عالم کے نام

بعد حمد خدا و نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے قبلۂ روح وروان جناب صاحب عالم صاحب کو بندگی اور حضرت مقبول عالم کی شادی کی مبارکباد کیا عرض کرون کہ میرا کیا حال ہے اضمحلال قویٰ کا حال مختصر یہ ہے کہ اگر کوئی دوست ایسا کہ جس سے تکلف کی ملاقات ہو آجائے تو اٹھ بیٹھتا ہون ورنہ پڑا رہتا ہون جو کچھ لکھنا ہوتا ہے وہ بھی اکثر لیٹے لیٹے لکھتا ہون آج دوپہر کو میر عبدالعزیز صاحب آئے مین بے کلاہ وپیرہن پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اُن کو دیکھکر اٹھا مصافحہ کیا اُنھون نے جناب شاہ عالم کا خط مع مسودات اشعار دیا اور فرمایا کہ پرسون جاؤنگا عرض کیا گیا کہ کل آخر روز آپ تشریف لائین خط کا جواب اور اصلاحی مسودہ لیجائین وہ تشریف لیگئے مین لیٹ رہا دن کے سونے کی عادت نہین ہے جی مین کہا آؤ بیکار کیون رہو خط کا جواب آج لکھ رکھو اُٹھے کون بکس کھولے کون لڑکون کی دوات قلم مونڈھے پر پلنگ کے پاس رکھ لی ادب مقتضی اس کا ہوا کہ آغاز نامہ بنام اقدس ہو حضرت نسخۂ قاطع برہان تیسرے برس تھی نظر مین تکمیل ہوکر مسودات ایک کاتب کے حوالہ ہوئے آٹھ جزو لکھے گئے کم وبیش دو جزو باقی ہین پرسون تک آجائین گے بعد اس کے اُس کے انطباع کی فکر ہوگی جب وہ عزیمت امضا پذیر ہوجائیگی حضرت کی نظر سے بھی شرف پائیگی حضرت سید عالم کو نیاز خورشید عالم کو سلام چودھری صاحب کو بشرط نیاز پہلے صرف یہ پیام کہ ہم تمھارے خط کو مفرح روح سمجھتے تھے باتون کا مزہ ملتا تھا خیر وعافیت معلوم ہوجاتی تھی وہ وظیفۂ روحانی منقطع کیون ہوا صاحب یہ روش اچھی نہین گاہ گاہ ارسال رسائل کا طور بنا رہے

## ۲۴ چودھری عبدالغفور کے نام

حضرت چودھری صاحب عنایت نامہ سابق بھیجا تھا تو خط پر نہ تھا جواب طلب کوئی اُس کا جواب کیا لکھتا + آج دوپہر کو یہ خط پہونچا آج ہی آخر روز جواب لکھکر رکھ چھوڑتا ہون کل صبح کو بشرط حیات ڈاک مین بھجوا دونگا قاطع برہان کے مجلدات حسب موجب توقیع خریداری میری ملک ہین وہ اول جولائی مین میرے پاس اور اُن مین سے دو مجلد آخر جولائی مین آپکے پاس پہونچینگے ایک آپ رہنے دینگے اور ایک پیر ومرشد کی نذر کرینگے انشاء اللہ العلی العظیم شعر جنداً

فیض تعلق معجز کلکش نگہ + گر بود صد سالہ رہ پیش نظر باشد ہمان ۔ یہ شعر مولانا نور الدین ظہوری
رحمۃ اللہ علیہ کا ممدوح کی خوشنویسی کی تعریف مین ہے مبالغہ سرحد تبلیغ اور غلو کو پہونچ گیا ہے نتیجہ
یہ کہ اُس کا لکھا ہوا قطعہ یا کوئی عبارت سو برس کی راہ پر سے آدمی کو نظر آتا ہے وجہ اس کی یہ کہ
حرف بہت روشن صاف و جلی ہین اور چونکہ یہ امر بحسب عادت و عقل ممتنع ہے اس رو سے اسکو
معجزۂ قلم کہا اور چونکہ معجزہ خرق عادت ہے اور خرق عادت ایک امر ہے مسلمات جمہور مین سے
پس منکر کو گنجائش انکار نہ رہی یہان یہ خیال آئیگا کہ فیض تعلق بیکار رہتا ہے مین کہتا ہون
کہ وہ حسن الہام ہے یعنی نگاہ کو ازانجا کہ باصرہ مشتاق حسن ہے اس خط سے وہ تعلق بہم پہونچا ہے
کہ اگر وہ خط سو برس کی راہ پر ہو تو بھی نگاہ اُس سے متعلق رہتی ہے جیسے طائر کو اپنا آشیانہ اور
مسافر کو اپنا وطن اور عاشق کو معشوق کا خد و خال مسافت بعیدہ سے پیش نظر رہتا ہے چاہو ایک
معلول کی دو علت سمجھو فیض تعلق مذکور اور حسن خط مستحسن ہو فیض تعلق کو دعا کہو اور حسن خط جو تقاضا مین ہے
اُس کو سبب سمجھو تعلق کا اور موکد جانو اُس کا سنو دعوی کے واسطے دلیل موضوع
ہے اور دعا کو دلیل ضرور نہین ہے ہان دعا برتاکید طریقہ بلاغت ہے یہ لطافت معنوی خاص
اس بزرگ کے حصہ مین آئی ہین مین جانتا ہون مشتری اور عطارد نے ملکر ایک صورت پکڑی تھی
اُسکا اسم نور الدین اور تخلص ظہوری تھا اللہ اللہ فرماتا ہے شعر مروت کرد شبہا بر تو سیر بام دور لازم
نمے باشد چراغے خانہاے بینوایان را + ظہوری کا ممدوح اور معشوق ایک ہے یعنی سلطان جلیل القدر
ابراہیم عادل شاہ پادشاہون کے منظر بلند ہوتے ہین اور کیا بعید ہے کہ رعایا ملازمین مین سے کچھ لوگ
زیر قصر رہتے ہین اسواسطے بادشاہ دنکو اُس منظر بلند پر نہین چڑھتا کہ مبادا رعیت یا ملازمون کی
جورو بیٹیان نظر آئین رات کو اُنکے گھر تاریک ہوتے ہین اگر کوئی بلند مکان پر چڑھا تو کچھ نظر نہ
آئیگا یہ مدح ہوئی عفت کی اور عفت ایک فضیلت ہے فضائل اربعہ مین سے اب ابہام کو سوچیے ممدوح
نے راتونکو کوٹھے پر چڑھنا اپنے اوپر لازم کیا ہے اسواسطے کہ اُنکے گھرون مین چراغ نہین اگر کسیکو
کسی کپڑے مین پیوند لگانا یا کوئی چھڑے کی چیز گانٹھنی یا کسی مریض کا تفحص حال منظور ہو تو وہ گھر

اس ممدوح کے پرتو جمال سے روشن ہو جائے چراغ کی حاجت باقی نہ رہے جو کام جو شخص چاہے
وہ کر لے مروت کے لفظ کا مزہ وجدانی ہے سوائے اس لفظ کے کوئی لفظ بیان کا کام نہین آتا اگر حفظ
ناموس رعایا ہے تو مروت ہے اور اگر مفلسون کی کاربرآری ہے تو مروت ہے قالب معنی کی جان
ہے ظہوری ناطقہ کی سرفرازی کا نشان ہے ظہوری زیادہ کیا لکھون۔

## ۴۵ چودھری عبدالغفور سرور کے نام

جناب چودھری صاحب کو سلام پہونچے آپ نے اپنے مزاج کی ناسازی کا حال کچھ نہ لکھا
اگر پیر و مرشد بھی نہ لکھتے تو مین کیونکر اطلاع پاتا اور اگر اطلاع نہ پاتا تو حصول صحت کی دعا کیونکر
مانگتا کل سے وقت خاص مین مین دعا مانگ رہا ہون یقین ہے کہ پہلے تم تندرست ہو جاؤگے ازان
بعد یہ خط پاؤگے اکثر صاحب اطراف و جوانب سے ماہ نیم ماہ کے بھیجنے کا حکم بھیجتے ہین اور مین جی مین کہتا ہون
کہ جب مہر نیم روز کی عبارت کو نہین سمجھے تو ماہ نیم ماہ کو لیکر کیا کرینگے صاحب مہر نیم روز کے دیباچہ مین
مین نے لکھا ہے کہ اس کتاب کا نام پرتوستان ہے اور اسکی دو مجلد ہین پہلی جلد مین ابتداء خلقت
عالم سے ہمایون کی سلطنت تک کا ذکر دوسرے حصہ مین اکبر بادشاہ تک کی سلطنت کا بیان
پہلے حصے کا نام مہر نیم روز دوسرے حصہ کا اسم ماہ نیم ماہ بارے پہلا حصہ تمام ہوا چھاپا گیا جا بجا پہونچا
قصد تھا دوسرے حصے مین اکبر کے حالات کے لکھنے کا کہ امیر تیمور کا نام و نشان مٹ گیا آن دفتر را گاؤ
خورد و گاو را قصاب برد و قصاب در راہ مرد جو کتاب مین نے لکھی ہی نہو وہ بھیجون کہان سے پیر و مرشد کو
میری بندگی اور صاحبزادون کو دعا خداوند مجھے مارہرہ بلاتے ہین اور میرا قصد مجھے یاد دلاتے ہین
آپکو یاد نہ ہوگا کہ دل بھی تھا اور طاقت بھی تھی شیخ محسن الدین مرحوم سے بطریق تمنا کہا
گیا تھا کہ جی یون چاہتا ہے کہ برسات مین مارہرہ جاؤن اور دل کھولکر اور پیٹ بھر کر آم کھاؤن
اب وہ دل کہان سے لاؤن طاقت کہانسے پاؤن نہ آمون کی طرف وہ رغبت نہ معدہ مین اتنے
آمون کی گنجائش نہار منہ مین آم نہ کھاتا تھا کھانے کے بعد مین آم نہ کھا سکتا تھا رات کو کچھ کھاتا
ہی نہین جو کہون بین الطعامین آخر روز بعد ہضم معدی آم کھانے بیٹھ جاتا تھا بے تکلف

عرض کرتا ہون اتنے آم کھاتا تھا پیٹ اپھر جاتا تھا اور دم پیٹ مین نہ سماتا تھا اب بھی
اُسی وقت ہون گر دس بارہ پیوندی آم اگر بڑے ہوے تو پانچ سات **بیت** دریغا
کہ عہد جوانی گذشت جوانی مگو زندگانی گذشت ۔ اس کے واسطے کیا سفر کرون مگر حضرت کا دیکھنا اُسکے
واسطے متحمل رنج سفر ہون تو جاڑے مین نہ برسات مین **مصرع** اے واے زمحرومی دیدار دگر ہیچ ۔

## چودھری عبدالغفور کے نام

بندہ پرور بہت دن کے بعد یہ پیون آپ کا خط آیا سرنامہ پر دستخط اور کے اور نام
آپکا یا یاد دستخط دیکھکر مفہوم ہوا خط کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ تمھارے دشمن بعارضۂ تپ و لرزہ
رنجور ہین اللہ اللہ ضعف کی یہ شدت کہ خط کے لکھنے سے معذور ہین خدا وہ دن دکھائے کہ تمھارا
خط تمھارے دستخطی سرنامہ دیکھکر دلکو فرحت ہو خط پڑھکر دونی مسرت ہو جب تک ایسا خط
نہ آئیگا دل سوداز دہ آرام نہ پائیگا قاصد ڈاک کی راہ دیکھتا رہونگا جناب ایزدی مین سرگرم
دعا رہونگا آپکے عم عالی مقدار اور بزرگ آموزگار کو میرا سلام مع صنوف اشتیاق والوف احترام
جناب چودھری صاحب آئیے ہم تم حضرت صاحب عالم کے پاس چلین اور اپنی آنکھین اُنکے کف پاے
مبارک سے ملین مین سلام کرونگا تم معروض ہونا کہ غالب بھی ہے اہل دہلی مین آپکے دیدار کا طالب
یہی ہے مین نے عزم قدمبوسی کیا پیر و مرشد نے مجھے گلے لگایا فرماتے ہین کہ غالب تو اچھا ہے
عرض کرتا ہون کہ الحمد للہ حضرت کا مزاج مقدس کیسا ہے ارشاد ہوا کہ مولوی سید برکات حسن
تیری تعریف بہت کرتے رہتے ہین جناب یہ اُنکی خوبیان ہین مین ایسا نہین ہون جیسا وہ کہتے ہین
کاش وہ میری رنجوری کا حال کہتے ضعف قوی و اضمحلال کہتے تاکہ مین اُن کے کلام کی تصدیق کرتا
اُنکی غمخواری اور دردمند نوازی کا دم بھرتا **شعر** درکشاکش ضعفم نگسلد روان از تن اینکہ
من نمیمیرم ہم ز ناتوانیہاست حضرت نے میری گرفتاری کا نیا رنگ نکالا بوستان خیال
کے دیکھنے کا دانہ ڈالا مجھ مین اتنی طاقت پرواز کہان کہ بلا سے اگر پھنس جاؤن دام پر گر کے دانے
زمین پر سے اُٹھاؤن حضرت سچ تو یون ہے کہ غمہاے روزگار نے مجھکو گھیر لیا ہے سانس نہین لے سکتا

اتنا تنگ کر دیا ہے ہر بات سو طرح سے خیال مین آتی ہر دل سے کسی طرح تسلی نہ پائی اب دو باتین
سوچا ہون ایک تو یہ کہ جب تک جیتا ہون یون ہی ادھ یا کرون گا دوسری یہ کہ آخر ایک نہ ایک
دن مرون گا یہ صغرےٰ اور کبرےٰ دلنشین ہے نتیجہ اس کا تسکین ہے یہان شعر مختصر مرنے
پر ہو جس کی امید نا امیدی اُس کی دیکھا چاہیے + اجی حضرت شاہ عالم صاحب میرا سلام لیجیے کاغذ
باقی نہین رہا اپنے سب بھائیون کو مع وزیر علی صاحب میرا سلام کہدیجیے گا۔

## ۲۷ چودھری عبدالغفور کے نام

جناب چودھری صاحب سیاہی پھیکی کاغذ پتلا پیر و مرشد کی عبارت یک طرف آپ کی
تحریر بھی مغشوش ہو گئی بہرا ہو گیا ہون مگر حضرت بصر ہنوز باقی ہے تمھاری عبارت کا جو لفظ پڑھ لیا
قرینہ سے محاورہ بھی معلوم ہو گیا حضرت کی تحریر کا ایک لفظ سوائے سعادت توام شاہ عالم کے
اگر پڑھا گیا ہو تو دیدے پھوٹین ایمان نصیب نہو وہ خط بدستور آپ کے پاس واپس بھیجتا ہون
اور ایک سفید کاغذ پر حرف بحرف اس کی نقل کر کے پھر مجھے بھیج دیجیے تا کہ اُس کے جواب لکھنے
مین سعادت حاصل کرون لیکن بہت جلد بہت جلد آپکی نگارش سے اثنا دریافت ہو گیا کہ اب آپ
اچھے ہین الحمد للہ جناب ممتاز علی خان صاحب کہان اور مارہرہ کہان بہر حال میرا سلام۔

## ۲۸ چودھری عبدالغفور کے نام

چودھری صاحب شفیق مکرم کو میرا سلام آپکا خط کہ سوائے چند سطر کے جو تمنے لکھی تھی
سراسر حضرت صاحب کا دستخطی تھا پہونچا سبحان اللہ حضرت کو کسقدر محبت ہے تمھارے
ساتھ تمھاری ناسازی مزاج کا کیسا ملال اور تمھارے نہ دیکھنے کا کیسا رنج ہے سچ یون ہے کہ تم خوبان
روزگار مین سے ہو توقیع قبول اہل نظر کا حاصل ہونا آسان نہین ہے سلامت رہو خوش رہو مختصر مصرعہ
کارت بجہان جملہ چنان باد کہ خواہی +

اب روئے سخن حضرت صاحب عالم کی طرف ہے خدمت خدام مخدوم خادم نواز مین بعد تسلیم معروض
ہے تفقد نامہ نامی مین صورت عز و شرف نظر آئی اللہ اللہ تم نے میری نظر مین میری

[illegible] کی قدر دانی کی کیا بات ہے آپ کا التفات موجب مباہات ہے یہ بات
بطریق سطے لسان زبان پر آئی ہے ورنہ قدر دانی کیسی یہ قدر افزائی ہے نظیری علیہ الرحمۃ کا شعر
ایک کاغذ پر لکھکر میرے گلے میں ڈالدیجئے اور زمرۂ شعرا میں سے مجھکو نکال دیجئے شعر یہ ہے **شعر**
جوہر بینش من در تہ زنگار بماند آنکہ آئینہ من ساخت نپرداخت دریغ دعوی ورحبیر ہو اور کمال اور
ہو علم عربی اور [illegible] فارسی کی حقیقت حال اور ہے [illegible] طباطبائی رحمت اللہ علیہ نے
[illegible] ایک رقعہ لکھا عبارت اسوقت یاد نہیں آتی مگر یہ مضمون لکھا ہے کہ ایکدن مولانا عرفی
علیہ الرحمۃ اور ابو الفضل میں مباحثہ ہوا شیخ نے عرض سے کہا کہ ہمنے تحقیق کو بسرحد افراد پہونچا دیا
اور فارسی میں خوب کمال پیدا کیا عرفی نے کہا کہ اسکو کیا کروگے کہ ہمنے جب سے ہوش سنبھالا ہے
[illegible] اور بڈھیوں سے جو بات سنی فارسی میں سنی شیخ گفت ما فارسی از انوری
وخاقانی فرا گرفتہ ایم و شما از [illegible] آموختہ اید عرفی فرمود انوری وخاقانی نیز از پیرزنان
آموختہ باشند ختم غالب کہتا ہے کہ ہندستان کے سخنوروں میں حضرت امیر خسرو دہلوی علیہ الرحمۃ کے سوا
کوئی استاد مسلم الثبوت نہیں ہوا خسرو کشور قلمرو سخن طرازی ہو یا ہم چشم نظامی گنجوی ہم طرح
سعدی شیرازی ہے خیر فیضی بھی نغز گوئی میں مشہور ہے کلام اس کا پسندیدہ [illegible]
بدایونی کیا لکھتا ہے زہے سیاہی فالیز آرزو فقیر اور شیدا [illegible] غنیمت ہم انھیں میں آگئے ناصر علی
اور بیدل اور غنیمت انکی فارسی کیا ہر ایک کا کلام بنظر انصاف دیکھیے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا منت
اور تمکین اور واقف اور قتیل یہ تو اس قابل بھی نہیں کہ انکا نام لیجئے ان حضرات میں عالم علوم عربیہ
کے شخص ہیں خیر ہونگے فاضل [illegible] مگر کہاں ایرانیوں کی سی ادا کہاں فارسی کی قاعدہ دانی
میں اگر کلام ہے اس میں پیروی قیاس ایک بلا سے عام ہے وارستہ سیالکوٹی نے خان آرزو کی
تحقیق پر سو جگہ اعتراض کیا ہے اور ہر اعتراض بجا ہے با اینہمہ وہ بھی [illegible] قیاس پر جاتا ہے
منھ کی کھاتا ہے مولوی احسان اللہ ممتاز کو صنائع لفظی میں دستگاہ اچھی تھی اس شیوہ و روش کو
خوب برت گئے فارسی وہ کیا جانیں [illegible] صادق اختر عالم ہونگے شاعری سے انکو کیا علاقہ

افراد

ایک بات حضرت کو اور معلوم ہے کہ ہندی فارسی دانون نے کمال کو وہم مین منحصر رکھا ہے کالپی کے نواب زادون مین سے ایک صاحب قتیل کے شاگرد تھے مین نے ایک رقعہ قتیل کا اُنکے نام دیکھا ہے کہ قتیل اُنکو لکھتا ہے کہ جامہ گذاشتن بمعنے مردن مسلم لیکن بہت احتیاط کیا کرو موقع دیکھ لیا کرو جب لکھا کرو مین کہتا ہون کہ احتیاط کیا اور موقع کیا فلان مرد بہ فلان جا جامہ گذاشت پھر وہ کہتا ہے کہ کدے کے ساتھ سوائے پانچ سات لفظ کے اور لفظ کو ترکیب نہ دو پھر فرماتا ہے کہ ہمہ کے لفظ کو جمع کیساتھ لاؤ مفرد سے نہ لاؤ۔ **نقل** مین نے دستنبو مین لکھا ہے کہ ہمہ کس داند ایک شخص نے کہ وہ بھی مولوی کہلاتا ہے میری غیبت مین کہا کہ ہمہ کس داند کیا ترکیب ہے ایک لڑکا میرا شاگرد دبان موجود تھا اُسنے کہا کہ یہ ترکیب بعینہ صائب کی ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے **شعر** ہمہ کس طالب آن سرو روان ست اینجا + آب حیران نفس سوختگان ست اینجا + اُسنے کہا کہ تمہارا اُستاد حاشا للہ کو ماقبل کلمہ منفی لایا ہے اور یہ جائز نہین **ع** حاشا للہ کہ از اہل بیگویم + میرے شاگرد نے کہا کہ یہ ترکیب انوری کی ہے **ع** حاشا للہ نہ مرا ملک بلکہ ملک ۱ نبود + باسگ کوی تو این زہرہ دیارا و مجال + مولوی ہدایت علی تمکین کا آج تک مین نے نام نہین سنا تھا چھپے ہوئے دستنبو مین صائب اگرچہ اصفہانی نژاد تھا مگر وارد شاہجہان آباد تھا انتقام کشیدن و انتقام گرفتن دونون بول گیا مولوی صاحب ہیچ فارسی بولتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کلیم بروزن فعیل صیغہ اسم فاعل ہے مثل کریم و رحیم و بشیر و سمیع و بصیر و کلیم اسمائے الٰہی ہین کلیم اگر بمعنے ہمکلام لیجیے تو اسم الٰہی اسکو کیونکر قرار دیجیے حضرت کا مصرعہ **مصرعہ** ہست کلامے ز کلام کلیم۔ مخدوش البتہ ہے یعنی یا کلمہ از کلام کلیم یا کلامے از کلمات کلیم چاہیے کلامے از کلام مفرد مین سے مفرد کو نکالا چاہیے گو جائز نہو گو باش و گو باشد ہرگز محل تردد نہین اوہام و وسواس قواعد مین پیش نہین جاتے **مصرعہ** لے کرے کہ از خزانہ غیب + ہرگز یائے معروف نہین ہے یائے مجہول ہے یائے معروف یہان نامقبول ہے **مصرعہ** خدائی کہ بالا و پست آفرید + الیا خدا الیا کریم اس تحتانی کو یائے وحدت کہو توصیف کہو یائے تعظیم کہو جسطرح کہو مجہول آئیگی۔

۲۹ چودھری عبدالغفور کے نام

بندہ پرور پرسون تمہارا خط آیا آج جواب لکھ رکھا ہے کل ڈاک میں بھجوا دونگا میرا حال کیا پوچھتے
پوچھ اپنے کو دیکھ کیا پوچھتے ہو تمہارا ڈھنگ ہے وہی میرا رنگ ہے شیوہ اور ام مرض خاص اور رنج عام
یہ ایک اجمال دوسرا اجمال سنو کہ مہینہ بھر سے صاحب فراش ہون صبح سے شام تک اور
شام سے صبح تک پلنگ پر پڑا رہتا ہون محلسرا سے اگرچہ دیوانخانہ بہت قریب ہے پر کیا امکان
جو جا سکون صبح کو ۹ بجے کھانا یہین آجاتا ہے پلنگ پر سے کھسک پڑا ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھایا پھر
ہاتھ دھوئے کلی کی پلنگ پر جا پڑا پلنگ کے پاس حاجتی لگی رہتی ہے اُٹھا اور حاجتی مین پیشاب کیا
اور پڑ رہا اندرتون سے یہ مرض ہے کہ پیشاب جلد جلد آتا ہے اس صاحب فراش ہونے کو دیکھو اور
دم بدم تقاضائے بول کو دیکھو پاخانے اگرچہ دن رات مین ایک بار جاتا ہون مگر صعوبت
کو تصور کرو ایک پھوڑا داہنے پہونچے مین جس کو ساعد کہتے ہین دو پھوڑے بائین پہونچے مین یہ
سہل ہین بائین پاؤن مین کف پا و پشت پا سے لیکر آدھی پنڈلی تک ورم اور ورم بھی سخت
محللات و رادعات سے کچھ نہوا اب تجویز ہے کہ نیب کا ٹھہرنا باندھیے جب پھوڑے پھٹ جائیں تو مرہم لگائیے
کہو جب کف پا مین جراحت کا عمل ہوا تو قیام کا کیا ٹھکانا یہ حال جیسا کہ مین اوپر لکھ آیا ہون
مجمل اور جزو ہے میرا قیاس اس کا مقتضی ہے کہ پیر و مرشد صاحب عالم مجھ سے آزردہ ہین اور وجہ
اسکی یہ ہے کہ مین نے ممتاز و اختر کی شاعری کو ناقص کہا تھا اس رقعہ مین ایک میزان عرض کرتا ہون
حضرت صاحب ان صاحبون کے کلام کو یعنی ہندیون کے اشعار کو قتیل و واقف سے لیکر بیدل و ناصر علی تک
اس میزان مین تولین میزان یہ ہے رودکی و فردوسی سے لیکر خاقانی و سنائی و انوری وغیرہم تک ایک
گروہ ان حضرات کا کلام تھوڑے تھوڑے تفاوت سے ایک وضع پر ہے پھر جب سعدی طرز خاص کے
موجد ہوئے سعدی و جامی و ہلالی یہ اشخاص معدود نہین فغانی اور ایک شیوۂ خاص کا مبدع ہو
خیالہائے نازک و معانی بلند اس شیوہ کی تکمیل کی ظہوری و نظیری و عرفی و نوعی بھی سبحان اللہ قالب
سخن مین جان پڑ گئی اس روش کو بعد اُس کے صاحبان طبع نے سلاست کا چربہ دیا صائب
و کلیم و سلیم و قدسی و حکیم شفائی اس زمرہ میں ہین رودکی و اسدی و فردوسی یہ شیوہ سعدی کے

وقت مین ترک ہوا اور سعدی کی طرز نے بسبب سہل ممتنع ہونیکے رواج نہ پایا فغانی کا انداز پھیلا
اور اس مین نئے نئے رنگ پیدا ہوتے گئے تو اب طرزین تین ٹھہرین خاقانی اور اس کے اقران
ظہوری اور اسکے امثال صائب اور اس کے نظائر خالصاً للہ ممتاز و اختر وغیرہم کا کلام ان تین طرزون
مین سے کس طرز پر ہے بے شبہہ فرماؤ گے کہ یہ طرز اور ہی ہے پس تو ہم نے جانا کہ یہ طرز جو تم نے کہی ہے کیا کہنا ہے خوب
طرز ہے اچھی طرز ہے مگر فارسی نہین ہے ہندی ہے دارالضرب شاہی کا سکہ نہین ہے ٹکسال باہر ہے
داد داد انصاف انصاف **نظم** - اگرچہ شاعران نغز گفتار ز یک جام اندر بزم سخن مست - ولے با بادہ
بعضے حریفان خمار چشم ساقی نیز پیوست مشو منکر کہ در اشعار این قوم ورائے شاعری چیزے
دگر ہست یہ چیز جو حصے مین پارسیون کے آئی ہے ہان اردو زبان مین اہل ہند نے وہ چیز پائی ہے
مرتضے علیہ الرحمۃ **بیت** بدنام ہوگے جانے بھی دو امتحان کو رکھیگا کون تم سے عزیز اپنی جان کو
سودا **بیت** دکھلائیے لیجا کے تجھے مصر کا بازار + خواہان نہین لیکن کوئی وان جنس گران کا + قائم
قائم اب تجھ سے طلب بوسے کی کیونکر مانگون ہے تو نادان مگر اتنا بھی بد آموز نہین + مومن خان
**شعر** تم مرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہین ہوتا + ناسخ کے ہان کمتر آتش کے ہان
بیشتر یہ تیز نشتر ہین مگر مجھے آپکا کوئی شعر اسوقت یاد نہین آتا یاد کیا آوے لیٹا ہوا ہون دم بدم پانون
کے ورم کی ٹیس ہوش اڑائے دیتی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون +

## ۳۰ چودھری عبدالغفور کے نام

ایک عبارت لکھتا ہون چونکہ لفافہ جناب چودھری عبدالغفور صاحب کے نام ہوگا پہلے وہ
پڑھین پھر میرے پیر و مرشد کی نظر سے گذرانین پھر مرشدزادہ شاہ عالم صاحب کو دکھائین برس
دن سے فساد خون کے عوارض مین مبتلا ہون پھوڑے اور ورم سے تنگ رہا ہون برس دن مین اوجاع
سہتے سہتے روح تحلیل ہوگئی نشست و برخاست کی طاقت نہ رہی اور پھوڑے تو خیر گر دونون
پنڈلیون مین ہڈیون کے قریب دو پھوڑے ہین کھڑا ہوا اور پنڈلیون کی ہڈیان چرانے لگین اور
لگین چٹخنے لگین بائین پانون پر ورم کف پا سے [illegible] پھوڑا ہے پنڈلی تک ورم ہے رات دن

پڑا رہتا ہون پلنگ کے پاس حاجتی لگی رہتی ہے گھسِٹ پڑا بعد رفع حاجت پھر لیٹ رہا اسی صورت سے روٹی کھاتا ہون اشعار کی اصلاح ایک قلم موقوف خطوط ضروری لیٹے لیٹے لکھتا ہون دو خط چودھری صاحب کے آئے اور ایک شاہ عالم صاحب کا اور دو خط حضرت صاحب کے آئے جواب نہ لکھ سکا آج اپنے کو طعنے دیکر مر دینا یا جب یہ عبارت لکھی چودھری صاحب کو سلام شاہ عالم صاحب کو حضرت صاحبکو بندگی

## ۳۱ چودھری عبدالغفور کے نام

آہاہا جناب منشی ممتاز علی خان صاحب مہرہ پہونچے صاحب یہ تو سلح گیتی نورد ثانی مخدوم [illegible] ان گردمین بہرحال آپ نے دیباچہ بہت اچھا لکھا ہے کتاب کو اس سے رونق ہوجائیگی نظم مین وہ پایہ بلند کہ شعری اُنکے شعر پر لآلی انجم نثار کرے خود بلا گردان ہوتی ہر مصرعہ پر دل وجان وارے صدقہ قربان ہو وار کرے یعنی حملہ کرنے کے ہے) اور وہ جو آپکا مقصود ہے اُن معنون مین وارنا اور وارے آیا ہے نہ وار کرنا اور وار کرے آپ کو یاد ہوگا کہ چند سطرین مین نے بہزار دشواری لکھکر تمھین بھیجی تھین خواہش یہ تھی کہ یہی سطرین میرے مخدوم اور مخدوم زادہ کی نظر سے گذر جائین آج ایک خط مین نے پیر و مرشد کا اور پایادہ ابھی نہین پڑھا مگر شاہ عالم صاحب اُس خط کی پشت پر لکھتے ہین کہ تو نے میرے خط کا جواب نہین لکھا حالانکہ مین اُن سطرون مین یہ لکھ چکا ہون کہ نہ مجھے تحریر کی طاقت نہ اصلاح کے ہوش ایک بات کو دس دس بار کیا لکھون اب میرا انجام کار دو طرح پر متصور ہے یا صحت یا مرگ پہلی صورت مین خود اطلاع دونگا دوسری صورت مین سب احباب خارج سے سُن لینگے یہ سطرین لیٹے لیٹے لکھی ہین۔

## دوسری فصل

## ۳۲ نواب انوار الدولہ سعدالدین خان بہادر شفق کے نام

قبلۂ حاجات قصیدہ دوبارہ پہونچا چونکہ پیشانی پر دستخط کی جگہ نہ تھی ناچار اُس کو ایک اور ورقے پر لکھوایا اور حضور مین گزرانا اور اپنی تمنائے دیرینہ حاصل کی یعنی دستخط خاص مشتمل اظہار خوشنودی طبع اقدس پر ہوگئے احترام الدولہ بہادر میرے ہمزبان اور آپکے [illegible]

گویا اس امر خاص مین وہ شریک غالب ہین ہم بطریق کسرۂ اضافی اور ہم بسبیل کسرۂ توصیفی پروردگار اس بزرگوار کو سلامت رکھے قدردان کمال بلکہ حق تو یون ہے کہ خیر محض ہے غیاث اللغات ایک نام موقر اور معزز جیسے الفربہ خواہ نخواہ مرد آدمی آپ جانتے ہین بھی کہ یہ کون ہے ایک معلم فرومایہ رامپور کا رہنے والا فارسی سے ناآشنا محض اور صرف و نحو مین ناتمام انشاء خلیفہ و منشآت مادھورام کا پڑھانے والا چنانچہ دیباچہ مین اپنا ماخذ بھی اسنے شاہ خلیفہ محمد و مادھورام و غنیمت وقتیل کے کلام کو لکھا ہے یہ لوگ راہ سخن کے غول ہین آدمی کے گمراہ کرنے والے یہ فارسی کو کیا جانین ہان طبع موزون رکھتے تھے شعر کہتے تھے شعر ہرزہ شناب پے جادہ شناسان برد او اے کہ در راہ سخن چون تو ہزار آمد و رفت ۔ میرا دل جانتا ہے کہ آپکے دیکھنے کا مین کسقدر آرزومند ہون میرا ایک بھائی ماموں کا بیٹا کہ وہ نواب ذوالفقار بہادر کی حقیقی خالہ کا بیٹا ہوتا تھا اور مسند نشین حال کا چچا تھا اور وہ میرا ہمشیر بھی تھا یعنی مین نے اپنی ممانی اور اُس نے اپنی پھپھی کا دودھ پیا تھا وہ باعث ہوا تھا میرے باندا بوندیل کھنڈ آنے کا مین نے سب سامان سفر کرلیا ڈاک مین روپیہ ڈاک کا دیا قصد یہ تھا کہ فتحپور تک ڈاک مین جاؤنگا وہان سے نوابعلی بہادر کے یہان کی سواری مین باندے جا کر ہفتہ بھر رہکر کالپی ہوتا ہوا آپکے قدم دیکھتا ہوا بسبیل ڈاک دلی چلا آؤنگا ناگاہ حضور والا بیمار ہوگئے اور مرض نے طول کھینچا وہ ارادہ قوت سے فعل مین نہ آیا اور پھر مرزا اورنگ خان میرا بھائی مرگیا **مصرع** اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ۔ واللہ وہ سفر اگرچہ بھائی کی استدعا سے تھا مگر مین نتیجہ اُس سفر کا آپکے دیدار کو سمجھا ہوا تھا ہرزہ سرائی کا جرم معاف کیجیے گا میرا جی آپکے ساتھ باتین کرنیکو چاہا اسواسطے جو دل مین تھا وہ اس عبارت سے زبان پر لایا۔

## ۳۳ نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

[illegible]

بیت ۔ درین خستگی پوزش از من مجوے ۔ بود بندہ خستہ گستاخ گوے ۔ اور یہ جواب فرماتے ہین

کہ ان موانع کے سبب سے مین قصیدے کی تحسین نہین لکھ سکا بندہ بے ادب نہین تحسین طلب نہین
ایسے مجمع مین مخمور ہون کہ سوا احترام الدولہ کے کوئی سخندان نہین مین جو اپنا کلام آپ کے
پاس بھیجتا ہون گویا آپ اپنے پر احسان کرتا ہون **مصرعہ** وائے بر جان سخن گر بسخندان
نرسد۔ افسوس کہ میرا حال اور یہ لیل و نہار آپ کی نظر مین نہین ورنہ آپ جانین کہ اس بجھے ہوئے
دل اور اس ٹوٹے ہوے دل اور اس مرے ہوے دل پر کیا کر رہا ہون نواب صاحب اب نہ دل
مین وہ طاقت نہ قلم مین وہ زور سخن گستری کا ایک ملکہ باقی ہے بے تامل اور بے فکر جو خیال مین
آجائے وہ لکھ لون ورنہ فکر کی صعوبت کا متحمل نہین ہو سکتا بقول مرزا عبدالقادر **شعر**
چند ہا در خور توانائیست ٭ ضعف یکسر فراغ میخواہد ٭ شہر کا حال معلوم ہوا پہلے آپ لکھ بھیجیے کہ
کیا کھودا جائے گا۔ مہدی حسین خان بہادر لکھ رہا ہون صفدر یار لکھ رہا ہون ورنہ خط
لکھوان [illegible] یاد پڑتا ہے کہ نگینہ [illegible] بھیجیے کو آپ نے لکھا سو اب مین منتظر خواہان ہون
کہ یہ معلوم ہو جائے کہ نگینہ بھیجیے گا یا یہان خرید اجائے گا اور نقش نگین کیا ہو گا تا کہ شمار
حروف کا مجکو یاد رہے اب جب آپ مجکو لکھین گے تب مین اس کا جواب لکھونگا [illegible]
کا بھیجنا تقریباً معلوم ہوا یعنی ان کی طرف سے آپ نے مجکو سلام لکھا ہے سو مین بھی ان کو [illegible]
بندگی اور جناب منشی نادر حسین خان صاحب کی جناب مین سلام عرض کرتا ہون زیادہ حد ادب

[illegible]

پیر و مرشد [illegible]
رقعہ پہونچا توقیع کا جواب دو چار دن مین لکھونگا ناسازی مزاج مبارک موجب تشویش و ملال
ہوئی اگرچہ حضرت کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مرض باقی نہین مگر ضعف لیکن تسکین خاطر منحصر اسمین
ہے کہ آپ بعد اس تحریر کے [illegible] فرمائیے اپنے مزاج کا حال پھر لکھین [illegible] روپیہ کی ہنڈوی
پہونچی اس کا بھی حال سابق کی ہنڈوی کا سا ہے یعنی ساہوکار کہتا ہے کہ ابھی ہمکو کالپی کے
ساہوکار کی اجازت نہین آئی جو ہم روپیہ دین اگر سرکار کے کارپرداز وہان کے ساہوکار سے

کہکر اجازت لکھوا بھیجئیے تو مناسب ہے صہبائی کے تذکرہ کی ایک جلد میری ملک مین سے میرے پاس تھی وہ مین اپنی طرف سے بسبیل ارمغان آپ کو بھیجتا ہون نذر قبول ہو اب مین حضرت سے باتین کر چکا خط کو سر نامہ لکھ کر رکھ دیتا ہون کہ ڈاک مین دے آوے بارہ پر دو بجے کتاب کا پارسل بطریق بیرنگ روانہ کرونگا پہنچیگا وزارت مین میری بندگی پہونچے عرضداشت بعد اسکے پہونچے گی جناب میر صاحب قبلہ میر امجد علی صاحب کو سلام نیاز اور جناب منشی نادر حسین خان صاحب کو سلام۔

## ۳۵ نواب نور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیر و مرشد آداب مزاج مقدس میرا بہر حال آپ نے پوچھا اس پرسش کا شکر بجا لاتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ آپ کا بندۂ بے درم خریدہ اچھی طرح ہے ایک فصد بائیس منضج چار مسہل کہان تک آدمی کو ضعیف نکرے بارے آفتاب عقرب مین آگیا پانی برف آب ہو گیا ہے کابل و کشمیر کا میوہ بکنے لگا ہے یہ ضعف ضعف قسمت تو نہین کہ ایسے ایسے امور اُس زائل نہ کر سکین غزلون کو برسون سے پڑھ رہا ہون اور وجد کر رہا ہون خوشامد میرا شیوہ نہین ہے جو ان غزلون کی حقیقت میری نظر مین ہے وہ مجھ سے سن لیجئیے اور میرے داد دینے کی داد دیجئیے مولانا قلق نے متقدمین یعنی امیر خسرو و سعدی جامی کی روش کو سرحد کمال کو پہونچایا ہے اور میرے قبلہ و کعبہ مولانا شفق اور مولانا ہاشمی اور مولانا عسکری متاخرین یعنی صائب و کلیم و قدسی کے انداز کو آسمان پر لیگئے ہین اگر تکلف اور تملق سے کہتا ہون تو مجکو ایمان نصیب نہو یہ جو آپ اپنے کلام کے حک و اصلاح کے واسطے مجھ سے فرماتے ہین یہ آپ میری آبرو بڑھاتے ہین کوئی بات بیجا ہو یا کوئی لفظ ناروا ہو تو مین حکم بجا لاؤن نہ باوجہ ادب

## ۳۶ نواب نور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

قبلہ و کعبہ کیا لکھون امور نفسانی مین انداد کا جمع ہونا محالات عادیہ مین سے ہے کیونکر ہو سکے کہ ایک وقت خاص مین ایک امر خاص موجب انشراح کا بھی ہو اور باعث انقباض کا بھی ہو یہ بات

مین نے آپ کے اس خط مین پائی کہ اُس کو پڑھکر خوش بھی ہوا اور غمگین بھی ہوا سبحان اللہ
اکثر امور مین تمکو اپنا ہم طالع پاتا ہون عزیزون کی ستم کشی اور رشتہ دارون سے ناخوشی میرا
ہفقوم تو سراسر قلمرو ہند مین نہین سمرقند مین دو چار یا دشت خفچاق مین سو دو سو ہونگے مگر یاران
اقربا سے پانچ برس کی عمر سے اُنکے دام مین اسیر ہون اسٹھ برس ستم اُٹھائے مین **شعر**
گر دہم شرح ستمہاے عزیزان غالب ٭ رسم اُمید ہما نا ز جہان برخیزد ٭ نہ تم میری خبر لے سکتے ہو
نہ مین تمکو مدد دیسکتا ہون اللہ اللہ دریا سارا اتیر چکا ہون ساحل نزدیک ہے دو ہاتھ لگائے
اور بیڑا پار ہے **بیت** عمر بھر دیکھا کیا مرنے کی راہ ٭ مر گئے پر دیکھیے دکھلائین کیا ٭ یہ بھی تو پوچھو کہ
آپ کے خط کا جواب اتنی جلد کیون لکھا یعنی کم و بیش مہینا بھر کے بعد کیا کرون شاہ اسرار الحق کو آپکا
اور حافظ نظام الدین صاحب کا خط بھجوا دیا ہفتہ بھر کے بعد جواب مانگا جواب دیا کہ اب بھیجتا ہون
دس بارہ دن ہوے کہ حضرت خود تشریف لائے جواب آپ کے اور حافظ جی کے خط کا مانگا کہا کہ
کل بھیجدونگا اس واقعہ کو آج قریب دو ہفتہ کے ہوتے ہین ناچار اُنکے جواب سے قطع نظر کر کے
آپ کو یہ چند سطرین لکھین **شعر** از خون دل نوشتم نزدیک دوست نامہ ٭ انی رایت دہرا
فی ہجرک القیامہ ۔ حافظ جی صاحب کو میری بندگی کہیے گا - اور یہ خط اُنکو پڑھوا دیجیے گا - جناب
منشی نادر حسین خان صاحب کو میرا سلام پہنچے اگرچہ آپ مبتلاے رنج و الم ہین مگر یہ شرف
کیا کم ہے کہ انوار الدولہ کے ہمدرد ہو مورد ستمہاے روزگار ہونا شرافت والے کی دلیل ہے
ساطع اور برہان ہے قاطع حضرت بہت دنسے جناب میر امجد علی صاحب کا کچھ حال معلوم نہین ہوا
اُنکے تخلص نے مجکو حیران کر رکھا ہے یعنی قلق مین مبتلا ہون آپ اُنکا حال لکھیے خواجہ اسمٰعیل خان صاحب
کہان ہین اور کس طرح ہین سنیے قبلہ من مین تو آپ سے شاہ انوار الحق کے خط کے جواب کا طالب نہین
ہون کہ آپ اُنکے خط کے حاصل ہونیکے انتظار مین خط مجکو نہ لکھ سکین **فقط** ہون کہ اس اپنے
خط کا جواب جلد پاؤن ۔

## ٤٧ نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

ناوک بیداد کا ہدف پیر خرف یعنی غالب آداب بجالاتا ہے نوازشنامہ کو دیکھ کر جاتا کہ مین نے کمرے چند کے شعر پر خط بطلان کھینچدیا یہ تو کوئی گمان نہ کریگا کہ مین کر کو کمر بند نہین جانتا معہذا وہان پہلے مصرعہ مین اگر کمر بمعنی کمر بند فرض کیجیے تو بھی تو شعر کاٹ ڈالنے کے قابل نہین قصد کر کے بیٹھا تھا کہ اس شعر پر صاد کرونگا خدا جانے قلم سے خط کیونکر کھنچ گیا اب حواس بجا نہین حافظہ رہا نہین اکثر الفاظ بے قصد لکھ جاتا ہون ستر برس کی عمر ہوئی کہانتک خرافت نہ آے اس شعر کا گنہگار اور حضرت سے شرمسار ہون معاف کیجیے زیادہ حد ادب

۷۰ سال

## ۳۹ نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

کیونکر کہون کہ مین دیوانہ نہین ہون ہان اتنے ہوش باقی ہین کہ اپنے کو دیوانہ سمجھتا ہون واہ کیا ہوشمندی ہے کہ قبلۂ ارباب ہوش کو خط لکھتا ہون نہ القاب نہ آداب نہ بندگی نہ تسلیم سُن غالب ہم تجھ سے کہتے ہین بہت مصاحب نہ بن ایاز حد خود بشناس مانا کہ تو نے کئی برس کے بعد رات کو دو نون بیت کی غزل لکھی ہے اور آپ نے کلام پر وجد کر رہا ہون مگر یہ تحریر کی کیا روش ہے پہلے القاب لکھ پھر بندگی عرض کر پھر ہاتھ جوڑ کر مزاج کی خبر پوچھ پھر عنایت نامہ کے آنے کا شکر ادا کر اور یہ کہا کر کہ جو مین تصور کر رہا تھا وہ واقعی جسدن صبحکو مین نے خط بھیجا اُسی دن آخر روز حضور کا فرمان پہونچا معلوم ہوا کہ حرارت ہنوز باقی ہے انشاءاللہ تعالے رفع ہوجائیگی موسم اچھا آگیا ہے شعر گرمی از آب برون رفت وحرارت زہوا + محمل مہر جہانتاب بمیزان آمد + اگر صرف تبرید تعدیل سے کام نکلجائے تو کیا کہنا ورنہ بحسب رائے طبیب تنقیہ کرلیجیے مجکو بھی آج دسوان منضج ہے پانچ سات دن کے بعد مسہل ہوگا شب کو نیند نہ آئی ایک نئی زمین خیال مین آئی طبیعت نے راہ دی غزل تمام کی اُسی وقت سے یہ خیال مین تھا کہ کب صبح ہو اور کب یہ غزل نواب صاحب کو بھیجون خدا کرے آپ پسند کرین اور میرے قبلہ جناب میر امجد علی صاحب کو سنا دین اور میرے شفیق منشی نادر حسین خانصاحب اور اُنکے بھائی صاحب اسکو پڑھین پروردگار اِس مجمع کو سلامت رکھے غزل اے ذوق نوا سنجی بازم بخروش آور + غوغائے شبیخونی بر بنگہ ہوش آور

اگر خود بچکد از سر از دیدہ فرو بارش + دل خون کن و آن خون را در سینہ بجوش آور + ای ہمدم فرزانہ
دانی رہ ویرانہ + شمعی کہ نخواہد شد از باد خموش آور + شورابہ این وادی تلخست اگر راوی از
شہر بسوی من سر چشمہ نوش آور + دانم کہ زری داری ہر جا گذری داری + می گر ندہد سلطان
از بادہ فروش آور + گر می بکدو ریزد بر کف نہ و راہی شو + ور شہ بسبو بخشد بردار و بدوش آور + در
ریحان دمد از مینا رامش چکد از قلقل + آن در رہ چشم افگن وین از پی گوش آور + گاہے
بسبکدستی زان بادہ زخویشم بر + گاہے بسیہ مستی از نغمہ بہوش آور + غالب کہ بقا بیش باد
ہم پای اگر نارد بارے غزلے فردے زان موئنہ پوش آور +

## ۳۹ نواب شرف الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

للہ الشکر کہ پیر و مرشد کا مزاج اقدس بخیر و عافیت ہے پہلے نوازشنامہ کا جواب باآنکہ
وہ مشتمل ایک سوال پر تھا ہنوز نہین لکھنے پایا کہ کل اور ایک مکرمت نامہ آیا بندہ عرض کر چکا ہے
کہ مسہل مین ہون چنانچہ کل میرا مسہل ہوگا اس سبب سے اُس توقیع کا پاسخ نگار نہ ہو سکا تھا
اور لکھتا بھی تو یہی لکھتا جو آپ نے لکھا ہے ارنی کی رے کی حرکت و سکون کے باب مین قول
فیصل یہی ہے جو حضرت نے لکھا ہے اگر تقطیع شعر مساعدت کر جائے اور ارنی بروزن جہنی گنجائش
پائے تو نعم الاتفاق ورنہ قیاس تصرف مقتضی جواز ہے مرزا عبد القادر بیدل شعر چو رسی بطور
ہمت ارنی مگو و بگذر + کہ نیرزد این تمنا بجواب لن ترانی + اسد اللہ بیگ غالب + شعر رفت آنکہ غاز خسن
مدارا طلب کنیم + سر رشتہ در کف ارنی گوے طور بود + زوائد سے فارغ ہو کر عرض کرتا ہون کہ
ہائے کیا غزل لکھی ہے قبلہ آپ فارسی کیون نہین کہا کرتے کیا پاکیزہ زبان ہے اور کیا طرز بیان
کیا مین سخن ناشناس ور نا انصاف ہون کہ ایسے کلام کی حک و صلاح پر جرأت کرون مع
چہ حاجتست مشاطہ روے زیبا را + ہان ایک جگہ آپ تحریر مین سہو کر گئے ہین مصرعہ اے مطرب
جادو فن بازم رہ ہوشم زن دو میم آپڑے ہین ایک میم محض بیکار ہے دیگر کی جگہ آپ بازم لکھ گئے
ہین مصرعہ اے مطرب جادو فن دیگر رہ ہوشم زن + اب دیکھیے اور اچھون کی غزلین کب آتی ہین

اتنی عنایت فرمایئے گا کہ مہر صاحب کے تخلص کے ساتھ انکا اسم مبارک اور کچھ حال رقم کیجئے گا زیادہ حد ادب۔

## بنام نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیرو مرشد یہ خط لکھنا نہیں ہے باتین کرنی ہین اور یہی سبب ہے کہ مین القاب و آداب نہین لکھتا خلاصہ عرض کا یہ ہے کہ آج شہر مین بدر الدین علیخان کا نظیر نہین پس مہر اور کون کھود سکیگا ناچار مین نے آپ کا نوازشنامہ جو میرے نام تھا وہ اُنکے پاس بھیجدیا انھون نے رقعہ میرے نام کا آج بھیجا سو وہ رقعہ حضرت کیخدمت مین بھیجتا ہون مین نہین سمجھتا کہ قسم دوم پکھراج کی کیا ہے آپ اسکو سمجھ لین اور نگین باحتیاط ارسال فرمادین روپے کے بھیجنے کی ابھی ضرورت نہین ہے جب مین عرض کرون تب بھیجیے گا تعجب ہے کہ جناب میر امجد علی صاحب قبلہ کا اس خط مین سلام نہ تھا متوقع ہون کہ چھاپہ کے قصیدے اُنکو سنائے جاوین اور میری بندگی کہی جائے جناب منشی نادر حسین خانصاحب کو میرا سلام بصدق ہزار اشتیاق پہونچے۔

## بنام نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

قبلہ و کعبہ وہ عنایت نامہ جسمین حضرت نے مزاج کی شکایت لکھی تھی پڑھکر بے چین ہوگیا ہون اور عرض کرچکا ہون کہ مزاج کا حال مفصل لکھیے چونکہ آپ نے کچھ لکھا تو اور زیادہ مشوش ہون نسخہ رفع تشویش یعنی شفقت نامہ جلد بھیجیے جناب منشی نادر حسین خانصاحب کا کچھ حال معلوم نہین حضرت میر امجد علی صاحب کا کچھ حال معلوم نہین متوقع ہون کہ ان دونون صاحبون کیخدمت مین میرا سلام پہونچے اور آپ اُنکی خیر و عافیت لکھین کبوترون کا نسخہ جیسا کہ میرے پاس آیا بجنسہ ارسال کرتا ہون آپ کو معلوم ہوگا کہ میرن صاحب نے انتقال کیا یہ چھوٹے بھائی تھے مجتہد العصر لکھنؤ کے نام اُن کا سید حسین اور خطاب سید العلماء نقش نگین میر حسین ابن علی مین نے اُنکی رحلت کی ایک تاریخ پائی اُسمین پانچ بڑھتے تھے یعنی ۸۷ [illegible] تھے تخرجہ نئی روش کا میرے خیال مین آیا مین تو جانتا ہون اچھا ہے دیکھون آپ پسند فرماتے ہین یا نہین قطعہ حسین ابن علی آبروے علم و عمل ؎ کہ سید العلما نقش خاتمش بود۔

نماند و ماندی اگر زندہ پنج سال دگر + عمر حسین علی سال ماتمش بودے ۔ زیادہ حد ادب ۔

## ۴۲ نواب انوار الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیر و مرشد معاف کیجیے گا میں نے جو اتنا کچھ حال نہ لکھا ۔ یہاں کبھی کسی نے اس دریا کی کوئی حکایت ایسی نہیں کی کہ جس سے استبعاد اور استعجاب پایا جائے پرسش کے بعد بھی کوئی نئی بات نہیں سُنی سنیے تو سہی موسم کیا ہے گرمی جاڑا دو فصلیں برسات میں اکٹھی تگرگ باری ہلال دار ایک مجزوال کی حقیقت کیا متغیر ہو جائے تو محل استعجاب کیوں ہو اور یہ بات کہ دلی میں تغیر ہوا اور پورب میں ہوا سکی ضمیر یہ ہے کہ یہاں جمنا بانفراد بہہ رہی ہے اور وہاں گنگا ہے کوئی اور ندی کہیں گنگا باہم مل گئی ہیں مجمع البحار ہے حضرت نے خوب درکاش کی مولانا قلق سے تقصیر میری معاف نہ کروائی کہہ دو گے کہ گناہ معاف ہو گیا میں بغیر سارٹیفکٹ کے کب مانونگا یہ دن مجھ پر جیسے گزرتے ہیں میرا حال بعینہ وہ ہوتا ہے جیسا زبان سے پانی پینے والے جانور کا خصوصاً اس تموز میں کہ عمر تمام کا ہو ۔۔۔ شہر ۔۔۔ میں یہ گرمی ۔۔۔ نہانی اور ہے ۔

## ۴۳ نواب انوار الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

حضرت پیر و مرشد اگر آج میرے سب دوست و عزیز یہاں فراہم ہوتے اور ہم اور وہ باہم ہوتے تو میں کہتا کہ آؤ اور رسم تہنیت بجا لاؤ خدا نے پھر وہ دن دکھایا کہ ڈاک کا ہرکارہ انوار الدولہ کا خط لایا مصرعہ اینکہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب ۔ منہ پیٹتا ہوں در پر سر ٹپکتا ہوں کہ جو کچھ لکھا چاہتا ہوں نہیں لکھ سکتا ہوں آلہی حیات جاودانی نہیں مانگتا پہلے انوار الدولہ سے ملکر سرگذشت بیان کرلوں پھر اُسکے بعد مرنے کا کیا مضائقہ ہے اگرچہ جانکاہ اور جانگزا ہے پر بموجب تلہن الا خلعت العمر عمر فزا ہے جو روپیہ ہاتھ سے گیا ہے اُسکو عمر کی قیمت جانیے اور ثبات ذات و لبقائے عزت و ناموس کو غنیمت جانیے اللہ تعالیٰ حضرت وزیر اعظم کو سلامت رکھے اور اس خاندان کے نام و نشان و عز و شان کو برقرار تا قیامت رکھے میں نے گیا ہوں میں

سنہ ۱۲۷۴ء سے اکتیسوین جولائی سنہ ۱۲۷۴ء تک کی روداد نثر مین بعبارت فارسی نا آمیختہ بعربی لکھی ہے اور
وہ پندرہ سطر کے مسطر سے چار جز کی کتاب آگرہ کو مطبع مفید الخلائق مین چھپنے کو گئی ہے دستنبو اسکا
نام رکھا ہے اور اسمین صرف اپنی سرگذشت اور اپنے مشاہدہ کے بیان سے کام رکھا ہے بعد
چھپ جانیکے وہ نسخہ حضرت کی نظر سے گذرانونگا اور اسکو ہم سخنی اور ہم زبانی جانونگا جناب
میر امجد علی صاحب کا جو آپکے خط مین ذکر نہین آیا ہے تو اس خیر خواہ احباب کا دل گھبرایا ہی
ابکی خط لکھیے تو انکی خیر و عافیت بہر نمط لکھیے انکو بندگی اور جناب منشی نادر حسین خانصاحب کو سلام پہونچے

## ۴۴ نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیر و مرشد ایک نوازش نامہ آیا اور دستنبو کے پہونچنے کا مژدہ پایا اسکا جواب یہی ہے کہ کارپردازان ڈاک
کا احسان مانون اور اپنی محنت کا رائگان نہ جانا یقین جانون چند روز کے بعد ایک عنایت نامہ
اور پہونچا گویا ساغر التفات کا دوسرا دور پہونچا اب ضرور آ پڑا کہ کچھ حال اس ستارہ دُم دار کا لکھون
چنانچہ جسوقت سے وہ خط پڑھا ہے سوچ رہا ہون کہ کیا لکھون چونکہ بسبب فقدان اسباب یعنی
عدم رصد و کتاب کچھ نہین کہا جاتا ہے ناچار مرزا صائب کا مصرعہ زبان پر آ جاتا ہی مصرعہ
ازین ستارۂ دنبالہ دار میترسم + یہ مطلع ہے اور پہلا یہ مصرعہ ہی ع زخال گوشۂ ابروی یار میترسم
کیا آپ مجکو بے ہنری اور ہیچمدانی مین صاحب کمال نہین جانتے اور اس عبارت فارسی کو میرا
مصداق حال نہین جانتے پیش ملا طبیب پیش طبیب ملا پیش ہیچ ہر دو پیش ہیچ ہر دو آرایش
مضامین شعر کیواسطے کچھ تصوف کچھ نجوم لگا رکھا ہے ورنہ سوائے موزونی طبع کے یہان
اور کیا رکھا ہے بہر حال علم نجوم کے قاعدہ کے موافق جب زمانہ کے مزاج مین فساد کی صورتین
پیدا ہوتی ہین تب سطح فلک پر یہ شکلین دکھائی دیتی ہین جس برج مین یہ نظر آئے اسکا درجہ و
دقیقہ دیکھتے ہین پھر ذنابہ کا حمرا اور طریقہ دیکھتے ہین ہزار طرحکی چال ڈالتے ہین تب ایک حکم نکالتے
ہین شاہجہان آباد مین یہ قریب غروب آفتاب افق غربی شہر پر نظر آتا تھا اور چونکہ ان دنون مین آفتاب
اول میزان مین تھا اسلیے نظر آتا تھا کہ صورت عقرب مین ہی درجہ اور دقیقہ کی حقیقت نا معلوم

رہی بہت دن شہر مین اس ستارہ کی دھوم ہی اب دس بارہ دن سے نظر نہین آتا وہان شاید اب
نظر آیا ہے جو آپنے اسکا حال پوچھا ہے پس مین اتنا جانتا ہون کہ یہ صورتین قہر الٰہی کی ہین اور
دلیلین ملک کی تباہی کی قران نحسین پھر کسوف پھر خسوف پھر یہ صورت پر کدورت عیاذاً
باللہ پناہ بخدا ایمان پہلی نومبر کو بدھ کے دن حسب الحکم حکام کوچہ و بازار مین روشنی ہوئی اور سکو
کمپنی کا ٹھیکہ ٹوٹ جانا اور قلمرو ہند کا پادشاہی عمل مین آنا سنا گیا نواب گورنر جنرل لارڈ کیننگ بہادر
کو ملکہ معظمہ انگلستان نے فرزند ارجمند خطاب دیا اور اپنی طرف سے نائب در ہندوستان کا حاکم
کیا مین تو قصیدہ اس تہنیت مین پہلے ہی لکھ چکا ہون چنانچہ بشمول دستنبو نظر انور سے گزرا ہوگا
شعر تا نہال دوستی کے بر دہد + حالیا رفتیم و تخمے کاشتیم الشّہد الشّہد

## ۴۵ نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیر و مرشد آداب تتمہ غلط نامہ قاطع برہان کو بھیجے ہوئے تین دن اور آپکی خیر و عافیت
مولوی حافظ عزیز الدین کی زبانی سنے ہوئے دو دن ہوئے تھے کہ کل آپکا نوازشنامہ پہونچا
قاطع برہان کے پہونچنے سے اطلاع پائی معتقدان برہان قاطع یہ چھپا ان اور تلوارین پکڑ پکڑ
کے اٹھ کھڑے ہوئے ہین ہنوز دو اعتراض مجھ تک پہونچے ہین ایک تو یہ کہ قاطع برہان غلط ہی یعنی
یہ ترکیب خلاف قاعدہ ہی کلام قطع کیا جاتا ہے برہان قاطع نہین ہو سکتی تو صاحب برہان
قاطع صحیح اور قاطع برہان غلط مگر برہان قاطع فاعل ہو سکتی ہے اور قطع کا فعل آپ نہین قبول
کرتی قاطع برہان مین جو برہان کو قاطع کہا ہی یہ مخفف برہان قاطع ہی برہان قاطع رد کو قطع سمجھکر
قاطع برہان نام رکھا تو کیا گناہ ہوا دوسرا ایراد یہ ہی کہ مصرعہ با انگلستان ستیز بیجا + انگلش
کا نون تلفظ مین نہین آتا مین پوچھتا ہون کہ خدا کیواسطے انگلس اور انگریز کا نون با علان
کہان ہی اور اگر ہے بھی تو ضرورت شعر کیواسطے لغات عربی مین سکون و حرکت کو بدل ڈالتے ہین اور
اگر انگلس کے نون کو غنہ کر دیا تو کیا گناہ ہوا وہ ورق چھاپے کا جو آپ کے پاس بھیجا ہے اسکو غلط نامہ
کے ساتھ رکھ لیجئے گا گر جلد بندھوا لیجئے گا حضرت کیون آپ نے مراسلہ اور میرے مکتوب کا

حال پوچھا مصرعہ ابہم کہ جواب ننویسند جواب ست ۔ سمجھ لو اور چپ رہو مین نے مانا جسکو تمنے
لکھا ہے وہ لکھیگا کہ مین نے مختار سے پوچھا اُسنے یون کہا پھر مین نے یون کہا اب یہ بات قرار
پائی ہے تو اس تقریر کو حضرت ہی باور کرینگے فقیر کبھی نہ مانیگا ایک حکایت سنو امجد علیشاہ کی
سلطنت کے آغاز مین ایک صاحب میرے نیم آشنا یعنی خدا جانے کہان کے رہنے والے کسی زمانہ
مین وارد اکبر آباد ہوئے تھے کبھی کہین تحصیلدار بھی ہو گئے تھے زبان آور اور چالاک اکبر آباد مین
نوکری کی جستجو کی کہین کچھ نہ ہوا میرے یہان دو ایک بار آئے تھے پھر وہ خدا جانے کہان گئے
مین دلی آ رہا کم و بیش بیس برس ہوئے ہونگے امجد علیشاہ کے عہد مین اُنکا خط آگیا مجکو بسبیل ڈاک
آیا چونکہ اُن دنون میرا دماغ تندرست اور حافظہ برقرار تھا مین نے جانا کہ یہ وہی بزرگ ہین خط مین مجکو پہلے
یہ مصرعہ لکھا مصرعہ از بخت شکر دارم و از روزگار ہم ۔ آپسے جدا ہو کر لکھنؤ مین آیا اور پھر اچھے پور مین
نوکر ہو گیا وہانسے دو برس کے بعد کہان گیا اور کیا کیا اب لکھنؤ مین آیا ہون وزیر سے ملا ہون بہت
عنایت کرتے ہین بادشاہ کی ملازمت اُنھین کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے بادشاہ نے خانی
اور بہادری کا خطاب دیا ہے مصاحبون مین نام لکھا ہے مشاعرہ ابھی قرار نہین پایا وزیر کو مین نے
آپکا بہت مشتاق کیا ہے اگر آپ کوئی قصیدہ حضور کی مدح مین اور عرضی یا خط جو مناسب جانین
وزیر کے نام لکھکر میرے پاس بھیجدیجئے تو بیشک بادشاہ آپ کو بلا لینگے اور وزیر کا خط فرمان
طلب آپ کو پہونچیگا مین نے اُسی عرصہ مین ایک قصیدہ لکھا تھا جسکی بیت اسم یہی آغاز قصیدہ
امجد علی شہ آنکہ بذوق دعاے او بصدرہ نماز صبح قضا کرد روزگار ۔ الخ متردد تھا کہ کس کی معرفت
بھیجون توکلت علی اللہ بھیجدیا رسید آگئی صرف پھر دو ہفتہ کے بعد ایک خط آیا کہ قصیدہ وزیر
تک پہونچا وزیر پڑھکر بہت خوش ہوا بآئین شائستہ پیش کرنیکا [illegible] متوقع ہون
کہ میان بدر الدین مہرکن سے میری مہر خطابی کھدوا کر بھیجدیجئے چاندی کا نگینہ مربع اور
قلم جلی فقیر نے سر انجام کر کے بھیجدیا رسید آئی اور قصیدہ کی بادشاہ تک گزرنے کی نوید
نہین پھر دو ہفتہ [illegible] کوئی خط نہ آیا مین نے جو خط بھیجا اُلٹا پھر آیا ڈاک کا یہ توقیع

کہ مکتوب الیہ یہان نہین ایک مدت کے بعد حال معلوم ہوا کہ اس بزرگ کا وزیر تک پہونچنا اور حاضر ہونا
بیچ بادشاہ کی ملازمت اور خطاب کا ملنا غلط بہادری کی نہر تلے بفریب حاصل کرکے مرشد آباد کو چلا گیا
چلتے وقت وزیر نے دو سو روپے دیے تھے ایک قاعدہ کلیہ دلی کا سمجھ لو خالق کی قدرت مقتضی اسکی
ہے کہ جو اس شہر پناہ کے اندر پیدا ہو مرد یا عورت خفقانی و مراقی اسکی خلقت و فطرت مین ہو آٹھ
دس برس کے بعد ساون کے اخیر مینھ خوب برسا لیکن نہ دریا جاری ہوے نہ طوفان آیا ہان
شہر کے باہر ایکدن بجلی گری دو ایک آدمی کچھ جانور تلف ہوے مکان گرے دس بیس آدمی
دبکر مرے دو تین شخص کوٹھے پر سے گر کر مرے مراقیون نے غل مچایا شہرہ کیا اپنے اپنے عزیزان
بسفر رفتہ کو لکھا جابجا اخبار نویسون نے اُنسے سُن کر درج اخبار کیا لو اب دس بارہ دن سے
مینھ کا نام نہین دھوپ آگ سے زیادہ تر تیز ہے وہی خفقانی صاحب اب روتے پھرتے ہین کہ کھیتیان
جل جاتی ہین اگر مینھ نہ برسیگا تو کال پڑیگا مکانات کے گرنے کا حال یہ ہے کہ چار پانچ برس
ضبط رہے یغمائی لوگ کڑی تختہ کیواڑ چوکھٹ بعض مکانات کی چھت کا مشالحہ سب لیگئے
اب اُن غربا کو وہ مکان ملے تو انہین مرمت کا مقدور کہان فرمایئے مکانات کیونکر نہ گرین۔

## ۲۶ نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیرو مرشد ۱۲ بجے تھے مین ننگا اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا حقہ پی رہا تھا کہ آدمی نے آکر خط دیا
مین نے کھولا پڑھا بھلے کو انگرکھا یا کرتا گلے مین نہ تھا اگر ہوتا تو مین گریبان پھاڑ ڈالتا حضرت
کا کیا جاتا میرا نقصان ہوتا سر سے سنیئے آپکا قصیدہ بعد صلاح پہونچا اسکی رسید آئی کٹے
ہوے شعر اُلٹے آئے اُنکی قباحت پوچھی گئی قباحت بتائی گئی الفاظ قبیح کی جگہ بے عیب لفاظ
لکھدیے گئے لو صاحب یہ اشعار بھی قصیدہ مین لکھ لو اس نگارش کا جواب آجتک نہین شاہ اسرار الحق کے
نام کا کاغذ انکو دیا گیا جواب مین جو کچھ اُنھون نے زبانی فرمایا وہ آپکو لکھا گیا حضرت کی طرف سے اس
تحریر کا جواب بھی نہ ملا شعر پڑھون مین شکوہ اسے یون راگ سے جیسے باجا + اک ذرا چھیڑیے
پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے + سوچتا ہون کہ دونون خط کہان گئے گرگئے تلف ہونا کسی طرح متصور نہین

خیر یہ بست [illegible] ان باتون مین اب کیون آئے بندگی بیچاری پانچ لشکر کا حملہ پے بہ پے اس شہر پر ہوا پہلا باغیون کا لشکر اس مین اہل شہر کا اعتبار لٹا دوسرا لشکر خاکیون کا اس مین جان و مال و ناموس و مکان و مکین و آسمان و زمین و آثار ہستی سراسر لٹ گئے تیسرا لشکر کال کا اس مین ہزارہا آدمی بھوکے مرے چوتھا لشکر ہیضہ کا اس مین بہت سے پیٹ بھرے مرے پانچوان لشکر تپ کا اس مین تاب و طاقت عموماً لٹ گئی مرے آدمی کم لیکن جس کو تپ آئی اُسنے پھر اعضا مین طاقت نہ پائی اب تک اس لشکر نے شہر سے کوچ نہین کیا میرے گھر مین دو آدمی تپ مین مبتلا ہین ایک بڑا لڑکا اور ایک میرا داروغہ خدا ان دونون کو جلد صحت دے برسات یہان بھی اچھی ہوئی ہے لیکن نہ ایسی کہ جیسی کالپی اور بنارس مین زمیندار خوش کھیتیان تیار ہوئین خریف کا بیڑا پار ہے ربیع کے واسطے اس ماہ مین مینھ درکار ہے کتاب کا پارسل پرسون ارسال کیا جاوے گا اہاہاہا خبر سنو ناظر [illegible] بخش صاحب میری بندگی مغل علی خان غدر سے کچھ دن پہلے مستسقی ہوکر مر گئے ہین ہے کیونکر لکھون حکیم رضی الدین خان کو قتل عام مین ایک خاکی نے گولی ماری اور احمد حسین خان اُن کے چھوٹے بھائی بھی اُسی دن مارے گئے طالع یار خان کے دونون بیٹے ٹونک سے رخصت لیکر آئے تھے غدر کے سبب جا نہ سکے یہین رہے بعد فتح دہلی دونون بےگناہ پھانسی ملی طالع یار خان ٹونک مین ہین زندہ ہین پر یقین ہے کہ مُردہ سے بدتر ہون گے میر چھوٹم نے بھی پھانسی پائی حال صاحبزادہ میان نظام الدین کا یہ ہے کہ جہان سب اکابر شہر کے بھاگ گئے تھے وہان وہ بھی بھاگ گئے تھے بڑودہ مین رہے [illegible] اورنگ آباد مین رہے حیدرآباد مین رہے سال گذشتہ یعنی جاڑون مین یہان آئے سرکار سے انکی صفائی ہو گئی لیکن صرف جان بخشی روش الدولہ کا مدرسہ جو عقب کوتوالی چبوترہ کے ہے اور خواجہ قاسم کی حویلی جس مین مغل علی خان مرحوم رہتے تھے وہ اور خواجہ صاحب کی حویلی یہ املاک خاص حضرت کالے صاحب کی اور کالے صاحب کے بعد میان نظام الدین کی قرار پاکر ضبط ہوئی اور نیلام ہوکر روپیہ سرکار مین داخل ہا ان قاسم خان کی حویلی جس کے کاغذ میان نظام الدین کی والدہ کے نام کے ہین وہ اُن کو یعنی میان نظام الدین کی والدہ

کو مل گئی ہے فی الحال میان نظام الدین پاک پٹن گئے ہین شاید بھادون مین دلی پہنچینگے۔

## ۴۷ نواب انورالدولہ سعدالدین خان بہادر شفق کے نام

خداوند نعمت شرف افزا نامہ پہونچا شاہ اسرارالحق کے نام کا مکتوب انکی خدمت مین بھیجدیا گیا
جناب شاہ صاحب سالک مجذوب یا مجذوب سالک ہین اگر جواب بھیجوادین گے تو جناب مین
ارسال کیا جائیگا قصیدہ کو بارہا دیکھا اور غور کی جس طور ہے اس مین گنجائش اصلاح کی نہ پائی
یعنی لفظ کی جگہ لفظ مرادف بالمعنی لانا صرف اپنی دستگاہ کا اظہار ہے ورنہ کوئی لفظ بے محل
اور بے موقع نہین کوئی ترکیب فارسی ٹکسال باہر نہین مگر ہان طرز گفتار کا بدلنا اسکے
واسطے چاہیئے دوسرا قصیدہ اس زمین مین ایک اور لکھنا اور وہ تکلف بارد ہے بلکہ شاید
حضرت کو یہ منظور بھی نہ ہو پس شرم کم خدمتی سے دلریش اور فرط خجلت سے سر در پیش ہو کر
قصیدہ کو اس لفافہ مین بھیجتا ہون خدا کرے مورد عتاب نہ [illegible] غلہ کی گرانی آفت آسمانی
امراض دموی بلائے جانی انواع و اقسام کے اورام و بثور شائع چارہ ناسودمند اور سعی
ضائع مین نہین جانتا کہ ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کو پہر دن چڑھے وہ فوج باغی میرٹھ سے دلی آئی
تھی یا خود قہر الٰہی کا پے درپے نزول ہوا تھا بقدر خصوصیت سابق دلی ممتاز ہے ورنہ
سرتاسر قلمرو ہند مین فتنہ و بلا کا دروازہ باز ہے انا للہ و انا الیہ راجعون جناب میر امجد علی صاحب
کو بندگی جناب منشی نادر حسین خانصاحب کو سلام۔

## ۴۸ نواب انورالدولہ سعدالدین خان بہادر شفق کے نام

پیر و مرشد مین آپ کا فرمان پذیر اور آپ کا حکم لطیب خاطر بجا لانے والا ہون مگر سمجھ تو لون
کہ کیا لکھون وہ مکتوب کہان بھیجون آپ کے پاس بھیجدون یا انھین منشی صاحب کے پاس
بھیجدون اور وسیم الدین و ظہیرالدین کو منشی میر شیخ خواجہ کیا کرے لکھ [illegible] انکی رائے کے
مشغول کا [illegible] اور اس زمانہ مین سیکڑون جزیرہ نشین رہائی پاکر اپنے گھر کو آگئے باینہمہ
منشی کو کیا اختیار ہے کہ وہ چھوڑ دے یہ آپ کی تحریر سے معلوم نہین ہوتا کہ اب سعی منحصر اس مین ہے

کہ قیدی دریاے شور کو نہ جاوے اور یہین محبوس رہے یا یہ منظور ہے کہ جزیرہ کو بھی نہ جاوے اور یہان کی قید سے بھی رہائی پاوے خواہش کیا ہے اور کارپردازی کس طرح کی اعانت چاہون پہلے تو یہ سوچتا ہون کہ کیا لکھون پھر جو کچھ لکھون اُسکو کہان بھیجون علاج تو یہ ہے کہ میان امیر الدین وہ نگارش لیکر منشی صاحب کے پاس جائین اور بذریعہ اس خط کے روشناس ہون مین کیا جانون کہ امیر الدین کا مسکن کہان ہی منشی صاحب کو خط بھیجدون اُنکے نزدیک احمق ہون کہ کس امر موہوم مجہول مین مجکو لکھا ہے کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ اُس خط کو پڑھکر تفحص کرین کہ امیر الدین کون ہی اور کہان ہی اور کیا چاہتا ہے بہر حال اس خط کے ساتھ ایک اور لفافہ آپ کے نام کا روانہ کرتا ہون اُسمین صرف ایک خط موسومہ منشی صاحب ہے کھلا ہوا اُسکو پڑھکر میان امیر الدین کے پاس بھیج دیجئے گا مگر گوند لگاکر اور اگر یہ منظور نہ ہو تو میری طرف سے منشی صاحب کے نام کا خط مسودہ لکھکر میرے پاس اور لکھ بھیجئے کہ اُس مسودہ کو صاف کرکے کہان بھیجون۔

## ۴۹ نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیر و مرشد شب رفتہ کو مینہہ خوب برسا ہوا مین فرط برودت سے گزند پیدا ہو گیا اب صبح کا وقت ہی ہوا ٹھنڈی بے گزند چل رہی ہے ابر تنک محیط ہے آفتاب نکلا ہے پر نظر نہین آتا ہے مین عالم تصور مین آپ کو مسند عز و جاہ پر جانشین اور منشی نادر حسین خان صاحب کو آپ کا جلیس مشاہدہ کرکے آپ کی جناب مین کورنش بجا لاتا ہون اور منشی صاحب کو سلام کرتا ہون کافر نعمت ہو جاؤن اگر یہ مدارج بجا نہ لاؤن حضرت نے اور منشی صاحب نے میری خاطر سے کیا زحمت اٹھائی ہے بھائی صاحب بہت خوشنود ہوئے منت پذیری مین میری شریک غالب ہین فی الحال بتوسط میرے سلام نیاز عرض کرتے ہین اغلب ہے کہ نامہ جداگانہ بھی ارسال کرین حضرت آپ غالب کی شرافتین سمجھتے ہین سب کچھ کہے جاتا ہے اور اس اصل کا جسپر یہ مراتب متفرع ہون ذکر نہین کرتا فقیر کو تو یہ طرز پسند نہ آئی مطلب اصلی کو مقدر چھوڑ جانا کیا شیوہ ہے یون لکھنا تھا کہ آپ کا عنایت نامہ اور اُسکے ساتھ نسب نامہ خاندان مجدد

[illegible] کا پارسل پہونچا مین ممنون ہوا اور آپ کے دستخطی [illegible] بہت ممنون و شاکر ہوئے
جناب عالی مین تو غالب ہیرزادہ ہون [illegible] آپنے اُسکو مصاحب بنا رکھا ہے اس سے اُسکا
دماغ چلگیا ہے قبلہ و کعبہ کیا جناب سے غالب کا تعلق ہے حضرت شفیق نے غالب کی شفاعت کی تھی وہ
مقبول نہ ہوئی اب جناب ہی کو [illegible] اور دگار بنا کر یہہ کہتے ہین کہ آپکی بات اس باب مین
کبھی نہ مانونگا جبتک سید صاحب کا خوشنودی نامہ نہ بھجوائیے گا اس سارٹیفکٹ کے حصول مین
رشوت دینے کو بھی مین موجود ہون والسلام

## نواب انور الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کے نام

پیر و مرشد کو کورنش مزاج اقدس بحمد للہ اچھا ہے حضرت دعا کرتا ہون پرسون آپ کا عنایت نامہ مع
سارٹیفکٹ کے پہونچا آپ کو سید الفیاض سے اشرف الوکلا کا خطاب ملا مجھکو بہت خوشی ہوئی ایک لطیفہ
سنائی دیجئے ڈاک کا ہرکارہ جو بلی ماردن کے محلے کے خطوط پہونچاتا ہے اندنون مین ایک نیا پڑھا
لکھا حرف شناس کوئی فلان ناتھ یا ڈھمک داس ہے مین جو بالا خانہ پر رہتا ہون حویلی مین آکر اُسنے
داروغہ کو خط دیا اور اُسنے خط دیکر مجھ سے کہا کہ ڈاک کا ہرکارہ بندگی عرض کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ مبارک ہو آپ کو جیسا کہ دلی کے بادشاہ نے نوابی کا خطاب دیا تھا اب کالپی سے خطاب
کپتانی کا ملا حیران کہ یہ کیا کہتا ہے سرنامہ کو غور سے دیکھا کہین قبل از اسم مخدوم نیاز کیشان
لکھا تھا اُس قرمساق نے اور الفاظ سے قطع نظر کرکے کیشان کو کپتان پڑھا بھائی ضیاء الدین خان
صاحب شملہ گئے ہوئے ہین شاید آخر ماہ حال یعنی جولائی یا اول ماہ آئندہ یعنی اگست
یہان آجائین آپ کو نوید تخفیف تصدیع دیتا ہون آپ نواب صاحب سے کتاب کیون
مانگین اور زحمت کیون اُٹھائین جسقدر کہ علم انکو اس خاندان نجابت نشان کے حال پر حاصل
ہوگیا ہے کافی ہے مولانا قلق کے نام سے عرضی انکو پہونچا دیجئے گا اور جناب نادر حسین خان
صاحب کو میرا سلام فرما دیجئے گا۔

اس کا یہ کہ دیکھ کتنا تفاوت ہوا ایک جگہ حرف روی ساکن اور ایک جگہ متحرک مگر یہان ابھی
معترض کو گنجائش ہے کہ وہ یہ کہے کہ یہان تفاوت کو ہم بھی جانتے ہین سوال یہ ہے کہ یہ تفاوت تم نے
کیون رکھا اس کا جواب یہ ہے امیر خسرو کا مصرعہ صلاح کار کجا و من خراب کجا [illegible] فرماتا ہے کہ مین
عاشق زار و دیوانہ ہون صلاح کار سے مجکو کیا کام [illegible] مین جہان تک [illegible]
کا جھگڑا بہت پاؤگے سانس میرے نزدیک مذکر ہے لیکن اگر کوئی مونث بولیگا تو مین اسکو منع نہین
کر سکتا خود سانس کو مونث نہ کہونگا [illegible] اور کمند کو عدو بند سیف عدو بند نہین ہو سکتی
تمکو کہتا ہون کہ تم تلوار کو عدو بند نہ کہو کوئی اور اگر کہے تو اس سے نہ لڑو زلف کو شب رنگ اور
شبگون کہتے ہین شبگیر زلف کی صفت ہرگز نہین ہو سکتی شبگیر اس سفر کو کہتے ہین کہ پہر چھ گھڑی رات
رہے چلدین نالہ شبگیر آہ و زاری آخر شب کو کہتے ہین زلف شبگیر نہ مسموع نہ معقول سخن کا قافیہ بن
بھی درست ہے اور تن بھی جائز ہے یعنی سخن کا دوسرا حرف مضموم بھی ہے اور مفتوح بھی ہے اور اسپر
متقدمین اور متاخرین اور اہل ایران اور اہل ہند کا اتفاق ہے قصہ خشخاش پوست کے ڈوڈے کو
کہتے ہین اس مین کچھ تامل نہ چاہیے تم اپنے تکمیل کی فکر مین رہا کرو زنہار کسی پر اعتراض نہ کیا کرو والدعا

## میر مہدی کے نام

برخوردار تمھارا خط آیا حال معلوم ہوا مین اس خیال مین تھا کہ اول کچھ حال معلوم کرون
اور کپتان الگزنڈر کا خط آئے اور اسکو مین میر سرفراز حسین کے مقدمہ مین لکھ لون تو اس وقت تمھارے
خط کا جواب لکھون چونکہ آجتک اُن کا خط نہ آیا مین سوچا کہ اگر اسی انتظار مین رہونگا اور خط کا
جواب نہ بھیجونگا تو میرا پیارا میر مہدی خفا ہوگا ناچار جو کچھ انور کا حال سُنا ہے وہ اور کچھ اپنا حال
لکھتا ہون ہرچند مین نے دریافت کرنا چاہا مگر میر محمود علی کا وہان پہونچنا اور یہ کہ وہان پہونچنے
کے بعد کیا طور قرار پایا کچھ معلوم نہین ہوا صرف خبر واحد ہے کہ اُنکو راو راجہ نے صاحب
اجنٹ سے اجازت لیکر بلا لیا ہے کہتے ہین کہ صاحب ایجنٹ الور کے راجہ نے بالغ اور عاقل
ہونے کی ریورٹ صدر کو بھیجی ہے کیا عجب ہے کہ اُن کا راج اُنکو ملجائے کہتے ہین کہ

[illegible] راجہ صاحب نے اہل خطہ کے فراق کی شکایت اور اکیسہ کی کثرت [illegible] پایا کہ وہ لوگ مفسد اور بدمعاش ہیں اور تمھاری برادری کے لوگ اُنسے ناخوش ہین اُنکے آنے مین فساد کا احتمال ہے وہ نہ آنے پائینگے اسدالله غالب علیہ الرحمۃ ان دنون مین بہت خوش ہین پچاس ساٹھ جزو کی کتاب امیر حمزہ کی داستان کی اور اسی قدر حجم کی ایک جلد بوستان خیال کی آگئی ہے سترہ بوتلین بادۂ ناب کی توشک خانہ مین موجود ہین دن بھر کتاب دیکھا کرتے ہین رات بھر شراب پیا کرتے ہین ؎ کسے کاین مرادش میسر بود + اگر جم نباشد سکندر بود میر سرفراز حسین کو اور میرن صاحب کو اور میر نصیر الدین صاحب کو دعائین اور دیدار کی آرزوئین اہا ہا ہا میرا پیارا میر مہدی آیا آؤ بھائی مزاج تو اچھا ہے بیٹھو یہ رامپور ہے دارالسرور ہے جو لطف یہان ہے وہ اور کہان ہے پانی سبحان اللہ شہر سے تین سو قدم پر ایک دریا ہے اور کوسی اس کا نام ہے بے شبہ چشمۂ آبحیات کی کوئی سوت اُس مین ملی ہے خیر اگر یون بھی ہے تو آبِ حیات عمر بڑھاتا ہے لیکن اتنا شیرین کہان ہوگا تمھارا خط پہونچا تردد عبث میرا مکان ڈاک گھر کے قریب اور ڈاک منشی میرا دوست ہے نہ عرف لکھنے کی حاجت نہ محلہ کی حاجت بے وسواس خط بھیجدیا کیجئے اور جواب لیا کیجئے یہان کا حال سب خوب اور صحت مرغوب ہے اسوقت تک تو مہمان ہون دیکھون کیا ہوتا ہے تعظیم و توقیر مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین ہے لڑکے دونون میرے ساتھ آئے ہین اسوقت اس سے زیادہ نہین لکھ سکتا۔

## ۵۴ میر مہدی کے نام

اے جناب میرن صاحب السلام علیکم حضرت آداب کہو صاحب آج اجازت ہے میر مہدی کے خط کا جواب لکھنے کی حضور مین کیا منع کرتا ہون مین نے تو یہ عرض کیا تھا کہ اب وہ تندرست ہوگئے ہین بخار جاتا رہا ہے صرف پیچش باقی ہے وہ بھی رفع ہو جائیگی مین اپنے ہر خط مین آپکی طرف سے لکھ دیتا ہون آپ پھر کیون تکلیف کرین نہین میرن صاحب اُنکے خط کو آئے ہوئے بہت دن ہوگئے ہین وہ خفا ہوا ہوگا جواب لکھنا ضرور ہے حضرت وہ آپ کے فرزند ہین آپسے

قاعدہ عام یہ ہے کہ عالم آب و گل کے مجرم عالم ارواح مین سزا پاتے ہین لیکن یون بھی ہوا ہے
کہ عالم ارواح کے گنہگار کو دنیا مین بھیجکر سزا دیتے ہین چنانچہ ۸۔ رجب ۱۲۱۲ھ کو مجھکو روبکاری کے
واسطے یہان بھیجا ۱۳۔ برس حوالات مین رہا ۷۔ رجب ۱۲۲۵ھ کو میرے واسطے حکم دوام حبس
صادر ہوا ایک بیڑی میرے پاؤن ڈالدی اور دلی شہر کو زندان مقرر کیا اور مجھے اُس زندان
مین ڈال دیا نظم و نثر کو مشقت ٹھہرایا برسون کے بعد مین جیلخانہ مین سے بھاگا تین برس
بلاد شرقیہ مین پھرتا رہا پایان کار مجھے کلکتہ سے پکڑ لائے اور پھر اُسی محبس مین بٹھا دیا جب
دیکھا کہ یہ قیدی گریز پا ہے دو ہتکڑیان اور بڑھا دین پاؤن بیڑی سے فگار ہاتھ
ہتکڑیون سے زخمدار مشقت مقرری اور مشکل ہو گئی طاقت یک قلم زائل ہو گئی بےحیا ہون سال گذشتہ
بیڑی کو زاویۂ زندان مین چھوڑ مع دونون ہتکڑیون کے بھاگا میرٹھ مراد آباد ہوتا ہوا
رامپور پہونچا کچھ دن کم دو مہینے وہان رہا تھا کہ پھر پکڑا آیا اب عہد کیا کہ پھر نہ بھاگونگا
بھاگون کیا بھاگنے کی طاقت بھی تو نہ رہی حکم رہائی دیکھیے کب صادر ہو ایک ضعیف سا احتمال
ہے کہ اسی ماہ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ مین چھوٹ جاؤن بہرتقدیر بعد رہائی کے تو آدمی سوائے اپنے گھر کے
اور کہین نہین جاتا مین بھی بعد نجات سیدھا عالم ارواح کو چلا جاؤنگا **شعر** فرخ آن روز

کہ از خانۂ زندان بروم ٭ سوئے شہر خود ازین وادی ویران بروم ٭

## ۵۶ میر مہدی کے نام

او میان سید زادہ آزادہ دلی کے عاشق دلدادہ ڈھئے ہوئے اُردو بازار کے رہنے
والے حسد سے لکھنؤ کو بُرا کہنے والے نہ دل مین مہر و آزرم نہ آنکھ مین حیا و شرم نظام الدین
ممنون کہان ذوق کہان مومن خان کہان ایک آزردہ سو خاموش دوسرا غالب وہ خود بیخود و
مدہوش نہ سخنوری رہی نہ سخندانی کس برتے پر تتا پانی ہائے دلی وائے دلی بھاڑ مین جائے
دلی سنو صاحب پانی پت کے رئیسون مین ایک شخص ہین احمد حسین خان ولد سردار خان ولد دلاور خان
اور نانا اس احمد حسین خان کے غلام حسین خان ولد مصاحب خان اس شخص کا حال از روے تحقیق

مشرح اور مفصل لکھو قوم کیا ہے معاش کیا طریق کیا ہے احمد حسین خان کی عمر کیا ہے لیاقت ذاتی کا کیا رنگ ہے طبیعت کا کیا ڈھنگ ہے بھائی لکھو اور جلد لکھو۔

## ۵۷ میر مہدی کے بھائی میر سرفراز حسین کے نام

نور چشم راحت جان میر سرفراز حسین کو دعا پہنچے اور خوش رہو تمہارے دستخطی خط نے میرے ساتھ وہ کیا جو بوئے پیرہن نے یعقوب کے ساتھ کیا تھا [illegible] ہم تم بوڑھے ہین یا جوان ہین یا توانا ہین یا ناتوان ہین بڑے بیش قیمت ہین یعنی بہرحال غنیمت ہین کوئی جلا بھنا کہتا ہے شعر

یادگار زمانہ ہین ہم لوگ ۔ یاد رکھنا فسانہ ہین ہم لوگ ۔ وہی بالاخانہ ہے اور وہی مین ہون سیڑھیون پر نظر ہے کہ وہ میر مہدی آئے اور وہ میر سرفراز حسین آئے وہ یوسف مرزا آئے وہ میرن آئے وہ یوسف علی خان آئے مرے ہوؤن کا [illegible] لیتا جیتے ہوؤن مین سے کچھ گئے ہین اللہ اللہ ہزارون کا مین ماتم دار ہوا ہون مرون گا تو مجھکو کون روئیگا سنو غالب رونا پیٹنا کیا کچھ اختلاط کی باتین کرو کہو میر سرفراز حسین سے کہ یہ خط میر مہدی کو پڑھاؤ اور میرن صاحب کو بلاؤ کل شام کو یا پرسون شام کو میر اشرف علی صاحب میرے پاس آئے تھے کہتے تھے کہ کل یا پرسون پانی پت کو جاؤنگا مین نے انکی زبانی کچھ پیغام میرن صاحب کو بھیجا ہے اگر بھول نہ جائینگے پہونچائینگے خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ صاحب [illegible] شرف نہین ہے تو اگر منظور کیجئے تو مین صوفی ہون ہمہ اوست کا دم بھرتا ہون بموجب مصرعہ کے مصرعہ دل بدست آور کہ حج اکبر است تمسے کب انکار کرتا ہون اگر مرزا گوہر کی جگہ ہاتو تو خوش اگر غلام اشرف جا تو تو رحمی رات کو اپنے گھر مین باتین بناؤ مجھ سے جی بہلاؤ قصہ مختصر آؤ اور جلد آؤ سید انور کا جو حال لکھتے ہو وہ سچ ہے راجپوت ایسا ہی کچھ کرتے ہین مگر ہمارا جیسے مسلمانون کا دم بھرتے ہین [illegible] کہ یہ لوگ پھر وہان آتے ہین کیا مجمع بہم ہوا ہے مجھکو کیا ہوا ہے تم اُس جگہ سے جدا ہو تمکو اندیشہ کیا ہے میر قربان علی صاحب جیسا کہیں ویسا کرو میر مہدی صاحب سارا خط پڑھکر کہین گے مجکو دعا بھی نہ لکھی بھائی میری دعا پہونچے میر نصیر الدین ایک [illegible] یہان آئے تھے

ب مین نہین جانتا یہان ہین یا وہان ہو تو دعا کہنا میرن صاحب کے نام تو اتنا کچھ پیام ہے دعا سلام
کی کیا حاجت دیکھو ہم اپنا نام نہین لکھتے بھلا دیکھین تو سہی تم جانتے ہو کہ یہ خط کس کا ہے۔

## ۵۸ میر مہدی کے نام

۲۷- مارچ

سید خدا کی پناہ عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھ کیا آیا ہے کہ تمنے سارے جہان کو سر پر
اٹھا لیا ہے ایک غریب سید مظلوم کے چہرۂ نورانی پر پھا سا نکلا ہے تمکو سرمایۂ آرایش گفتار
بہم پہونچا ہے میری انکو دعا پہونچاؤ اور اُن کی خیر و عافیت جلد لکھو یہان کا بھائی نقشا ہی کچھ اور
ہے سمجھ مین کسی کی نہین آتا کہ کیا طور ہے اوائل ماہ انگریزی مین روک ٹوک کی شدت ہوتی
تھی آٹھوین دسوین سے وہ شدت کم ہو جاتی تھی اس مہینے مین برابر وہی صورت رہی ہے
آج ۲۷ مارچ کی ہے پانچ چار دن مہینے مین باقی ہین آنچ ویسی ہی تیز ہے خدا اپنے بندون
پر رحم کرے مجھپر میرے اللہ نے ایک اور عنایت کی ہے اور اس غمزدگی مین ایک گونہ خوشی اور
کیسی بڑی خوشی دی ہے تمکو یاد ہوگا کہ ایک دستنبو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی نذر بھیجی تھی آج
پانچوان دن ہے کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خط مقام الہ آباد سے بسبیل ڈاک آیا وہی
کاغذ افشانی وہی القاب قدیم کتاب کی تعریف عبارت کی تحسین مہربانی کے کلمات کبھی تمکو خدا یہان
لائے گا تو اُس کی زیارت کرنا پنشن ملنے کا بھی حکم آجکل آیا چاہتا ہے اور یہ بھی توقع بڑی
ہے کہ گورنر جنرل بہادر کے وہان سے بھی کتاب کی تحسین اور عنایت کے مضامین کی تحریر
آجائے میرن صاحب کو سلام پہلے لکھ چکا ہون میر سرفراز حسین اور میر نصیر الدین کو
دعا کہدینا اور خط دکھا دینا۔

## ۵۹ میر مہدی کے نام

بھائی ایک خط تمھارا پہلے پہونچا اور ایک خط کل آیا پہلے خط مین کوئی امر جواب
طلب نہ تھا اگرچہ کل کے خط مین بھی صرف کتابون کی رسید تھی لیکن چونکہ دو امر لکھنے کے
لائق تھے اسواسطے ایک لفافہ تمھاری پسند کا تمھاری نذر کرنا پڑا پہلا امر یہ کہ آج میر نصیر الدین

دوپہر کو میرے پاس آئے تھے انکو دیکھ کر دل خوش ہوا تمنے بھی خط مین لکھا تھا کہ میر سرفراز حسین الور گئے تھے اور میر نصیر الدین بھی کہتے تھے کہ مین اور وہ ایک دن پانی پت سے چلے وہ ادہر گئے اور مین ادھر آیا ظاہرا پارسل کے پہونچنے سے پہلے وہ روانہ ہوئے ہین اُنکی کتاب رہگئی اب اُن تک کیونکر پہونچیگی خدا خیر کرے میان لڑکے سنو میر نصیر الدین اولاد مین سے ہین شاہ محمد اعظم صاحب کے وہ خلیفہ تھے مولوی فخر الدین صاحب کے اور مین مرید ہون اس خاندان کا اسواسطے میر نصیر الدین کو پہلے بندگی لکھتا ہون اور پھر تمھارے علاقہ سے اُن کو دعا لکھتا ہون صوفی صافی ہون اور حضرات صوفیہ حفظ مراتب ملحوظ رکھتے ہین مصرع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ۔ یہ جواب ہے تمہارے اُس سوال کا کہ جو پہلے خط مین تم نے لکھا تھا اب کی خط مین تمنے میرن صاحب کی خیر و عافیت کیون نہ لکھی یہ بات اچھی نہین مین تو ڈر گیا کہ اگر تمھارے خط مین اُنکو دعا سلام لکھونگا تو اُنسے تم کاہے کو کہوگے پیرزادہ صاحب یعنی میر نصیر الدین نے اُنکی بندگی مجھ سے کہی ہے واسطے خدا کے میری دعا اُنکو کہدینا۔

## بنام میر مہدی کے نام

کیون آنے دیا تپ کو کیون چڑھنے دیا کیا بخار میرن صاحب کی صورت مین آیا تھا جو تم مانع نہ آئے کیا تپ ابن سنبکہ آئی تھی جو اُس کو روکتے ہو رشر مارے حکیم اشرف علی ابھی گئے ہین کہتے تھے کہ مین نے نسخہ لکھکر آج ڈاک مین بھیجدیا ہے چونکہ یہ خط بھی آج روانہ ہوتا ہے کیا عجب ہے کہ دونون خط ایک دن بلکہ ایک وقت پہونچین دل تمھارے واسطے بہت کڑھتا ہے حقتعالے تمکو جلد شفا دے اور تمھاری تندرستی کی خبر مجکو سنادے ۔

سنو میان میر سرفراز حسین ہزار برس مین تمنے ایک خط مجکو لکھا وہ بھی اس طرح کا کہ جیسے جلال اسیر کہتا ہے مصرع یہ غزل نگہ است ورد بادار دہ پڑھتا ہون اُس خط کو اور ڈھونڈھتا ہون کہ کس واسطے کونسی بات ہے مجکو کیا پیام ہے کچھ نہین شاید دوسرے صفحہ مین کچھ ہو ادہر خاتمہ بالخیر ہے

یارب سرنامہ میرے نام کا آغاز تحریر مین القاب میرا پھر سارے خط مین میرن صاحب کا جھگڑا
یہ کیا سیر ہے مین ایسے خط کا جواب کیون لکھون میری بلا لکھے اب جو تم خط لکھو گے اور اُس مین اپنے
بھائی کی خیر و عافیت رقم کرو گے اور میرن صاحب کا نام اور اُنکے لیے سلام تک بھی اُس مین نہوگا
تو مین اُس کا جواب آنکھون سے لکھونگا اور ہان میان پھر تمنے میر اشرف علی کو کیا لکھا کہ ہم نے
سنا ہو کہ چچا نے اُس کا مرنا سنا ہوگا اُس غریب کا قول یہ ہے کہ میری دو بہنین اور پانچ بھانجیان
پانی پت مین ہین کیا چچا کو نہ معلوم ہوگا کہ کون سی لڑکی مری کاش اُس کے باپ کا نام لکھتے تاکہ
مین جانتا کہ کون سی بھانجی مری ہے اب مین کس کا نام لیکر روؤن اور کس کی فاتحہ دلواؤن
اس امر مین حق بجانب اُس مظلوم کے ہے توضیح بقید نام لکھو۔

## ۶۱ میر مہدی کے نام

میری جان سنو داستان صاحب کمشنر بہادر دہلی یعنی جناب سانڈرس بہادر نے
مجکو بلایا پنجشنبہ ۲۴ فروری کو مین گیا صاحب شکار کو سوار ہو گئے تھے مین اُلٹا پھر آیا
جمعہ ۲۵۔ فروری کو گیا ملاقات ہوئی کرسی دی بعد پرسش مزاج کے ایک خط انگریزی چار
ورق کا اُٹھا کر پڑھتے رہے جب پڑھ چکے تو مجھ سے کہا کہ یہ خط ہے مکلوڈ صاحب اکبر صدر بورڈ پنجاب
کا تمھارے باب مین لکھتے ہین کہ انکا حال دریافت کر کر لکھو سو ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تم ملکہ معظمہ
سے خلعت کیا مانگتے ہو حقیقت کہی گئی ایک کاغذ آمد ولایت لیگیا تھا وہ پڑھوا دیا پھر پوچھا
تمنے کتاب کیسی لکھی ہے اُس کی حقیقت بیان کی کہا ایک مکلوڈ صاحب نے دیکھنے کو مانگی ہو اور ایک
ہمکو دو مین نے عرض کیا کل حاضر کرونگا پھر پنشن کا حال پوچھا وہ بھی گذارش کیا اپنے گھر آیا اور
خوش آیا دیکھو میر مہدی حاکم پنجاب کو مقدمہ ولایت کی کیا خبر کتابون سے کیا اطلاع پنشن کی
پرسش سے کیا مدعا یہ استفسار بحکم نواب گورنر جنرل بہادر ہوا ہے اور یہ صورت مقدمہ فتح
و فیروزی ہے غرضکہ دوسرے دن یکشنبہ یوم التعطیل تھا مین اپنے گھر رہا دوشنبہ ۲۸ فروری کو
گیا باہر کے کمرے مین بیٹھ کر اطلاع کروائی کہا اچھا توقف کرو بعد تھوڑی دیر کے گڑھ کپتان کی

چٹھی آئی سواری مانگی جب سواری آگئی باہر نکلے پیغام دے کر وہ کتابیں حاضر ہیں کہ منشی جیون لال
کو دے جاؤ وہ اُدھر سوار ہوگئے میں اِدھر سوار ہو کر اپنے مکان پر آیا شنبہ یکم مارچ کو
پھر گیا بہت استنباط اور اختلاط سے باتیں کرتے رہے کچھ سارٹیفکیٹ نورنرون کے لے گیا تھا
وہ دکھائے ایک خط مکناٹ صاحب بہادر کے نام کا لکھا تھا وہ دکھایا [illegible] کی کہ کتاب کیساتھ
یہ بھی بھیجا جاوے بہت اچھا کہکر رکھ لیا پھر مجھ سے کہا کہ ہمنے تمہاری پنشن کے باب میں اجرٹن صاحب کو
کچھ لکھا ہے تم اُنسے ملو عرض کیا بہت اچھا اجرٹن صاحب بہادر جیسا کہ تمکو معلوم تھا گئے ہوے تھے
کل وہ آئے ہے آج میں نے اُنکو خط لکھا ہے جیسا کہ وہ حکم دینگے اُسکے موافق عمل کرونگا جب بلائینگے
تب جاؤں گا دیکھو سید اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ کی مدد کہ اپنے غلام کو کس طرح سے بچایا
بائیس مہینے تک بھوکا پیاسا بھی نہ رہنے دیا پھر کس محکمہ سے کہ وہ آج سلطنت گاہ ہند
ہے میکر تقدر کا حکم بھجوایا حکام سے مجھکو عزت دلوائی میرے صبر و ثبات کی داد ملی صبر و
ثبات اُسی کا بخشا ہوا تھا میں کیا اپنے باپ کے گھر سے لایا تھا میر سرفراز حسین کو یہ خط پڑھا دینا
اور انکو اور نصیر الدین چراغ دہلی کو اور میرن صاحب کو دعا کہنا ۔

## ۹۲ میر مہدی کے نام

میاں کس حال میں ہو کس خیال میں ہو کل شام کو میرن صاحب روانہ ہوے
یہاں اُنکی سسرال میں قصہ کیا کیا ہوے ساس اور سالیوں نے اور بی بی نے آنسوؤں کے
دریا بہا دیے خوشدامن صاحب بلائیں لیتی ہیں سالیاں کھڑی ہوئی دعائیں دیتی ہیں بی بی مانند
صورت دیوار چپ چاپ ہے چلنے کو مگر ناچار جب وہ تو غنیمت تھا شہر ویران ہے کوئی
جان نہ پہچان ورنہ ہمسایہ میں قیامت برپا ہوجاتی ہر ایک نیک بخت اپنے گھر سے
دوڑی ہوئی آتی امام ضامن علیہ السلام کا روپیہ بازو پر باندھا گیارہ روپے خرچ راہ دیے مگر
ایسا جانتا ہوں کہ میرن صاحب اپنے چچا کی نیاز کا روپیہ راہ ہی میں اپنے بازو پر سے کھول لینگے
اور تم سے صرف پانچ روپیہ ظاہر کرینگے [illegible] جھوٹ تب کھل جائیگا [illegible] گا کہ میرن صاحب

تمسے بات چھپائینگے اس سے بڑھکر ایک بات اور ہے اور وہ محل غور ہے ساس غریب نے بہت سی
جلیبیان اور تودۂ قلاقند ساتھ کردیا ہے اور میرن صاحب نے اپنے جی مین یہ ارادہ کیا ہے کہ جلیبیان
راہ مین چٹ کرینگے اور قلاقند تمہاری نذر کر کر تمپر احسان دھرینگے بھائی بیوی دلی سے آیا ہون
قلاقند تمہارے واسطے لایا ہون زنہار نہ باور کیجیو مال مفت سمجھکر لے لیجیو کون گیا ہے کون لایا ہے
کلو ایا انکے سر پر قرآن رکھو کلیان کے ہاتھ گنگا جلی دو بلکہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ ان تینون
مین سے کوئی نہین لایا واللہ میرن صاحب نے کسی سے نہین منگایا اور سنو مولوی مظہر علی
صاحب لاہوری دروازہ کے باہر صدر بازار تک انکو پہونچا گئے رسم مشایعت عمل مین آئی
اب کہو بھائی کون برا اور کون اچھا ہے میرن صاحب کی نازک مزاجیون نے کھیل بگاڑ
رکھا ہے یہ لوگ تو انپر اپنی جان نثار کرتے ہین عورتین صدقہ جاتی ہین مرو پیار کرتے ہین
مجتہد العصر سلطان العلما مولانا سرفراز حسین کو میری دعا کہنا اور کہنا حضرت ہم تمکو
دعا کہین اور تم ہمکو دعا دو میان کس قصے مین پھنسا ہے فقہ پڑھکر کیا کریگا طب و نجوم و ہیئت
و منطق و فلسفہ پڑھ جو آدمی بنا چاہے خدا کے بعد نبی اور نبی کے بعد امام یہی ہے مذہب حق
والسلام والاکرام علی علی کیا کر اور فارغ البال رہا کر۔

## ۶۳ میر مہدی کے نام

۱۸۵۸ء
۲۴- دسمبر
چہار شنبہ

واہ واہ سید صاحب تم تو بڑی عبارت آرائیان کرنے لگے نثر مین خود نمائیان
کرنے لگے کئی دن سے تمہارے خط کے جواب کی فکر مین ہون مگر جاڑے نے بے حس و حرکت کر دیا ہے
آج جو بسبب ابر کے وہ سردی نہین تو مین نے خط لکھنے کا قصد کیا ہے مگر حیران ہون کہ
کیا سحر سازی کرون جو سخن پردازی کرون بھائی تم اردو کے مرزا قتیل بنگئے ہو اردو بازار مین
نہر کے کنارے رہتے رہتے رود نیل بنگئے ہو کیا قتیل کیا رود نیل یہ سب کہنے کی باتین ہین او سنو
اب تمہاری دلی کی باتین ہین چوک مین بیگم کے باغ کے دروازہ کے سامنے حوض کے پاس
جو کنوان تھا اس مین سنگ و خشت و خاک ڈالکر بند کر دیا بلی ماروں کے دروازہ کے پاس کی

کئی دکانین ڈھاکر راستہ چوڑا کر لیا شہر کی آبادی کا حکم عام و خاص کچھ نہین ہے پنشندار دن سے حاکمون کو کام کچھ نہین تاج محل مرزا قیصر مرزا جوان بخت کے سالے ولایت علی بیگ جیپوری کی زوجہ ان سب کی الہ آباد سے رہائی ہو گئی بادشاہ مرزا جوان بخت مرزا عباس شاہ زینت محل یہ کلکتہ پہونچے اور وہان سے جہاز پر چڑھائی ہو گی دیکھئے کیپ مین رہین یا لندن جائین خلق نے اندر وے قیاس جیسا کہ دلی کی خبر تراشون کا دستور ہے یہ بات اڑا دی ہے سو سارے شہر مین مشہور ہے کہ جنوری شروع سال ۱۸۵۹ء مین لوگ عموماً شہر مین آباد کیے جائین گے اور پنشندارونکو جھولیان بھر بھر روپے دیے جاوین گے خیر آج بدھ کا دن ۲۲ دسمبر کی ہے اب شنبہ کو بڑا دن اور اگلے شنبہ کو جنوری کا پہلا دن ہے اگر جیتے ہین تو دیکھ لین گے کہ کیا ہوا تم اس خط کا جواب لکھو اور شتاب لکھو میری جان سرفراز حسین تم کیا کر رہے ہو اور کس خیال مین ہو اب سکونت کیا ہے اور آئندہ عزیمت کیا ہے میر اشرف علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھے پانی پت مین مقیم کیونکر ہو گئے کچھ لکھیے تو مین جانون میر نصیر الدین کو ... دعا اور اشتیاق دیدار میرن صاحب کہان ہین کوئی جائے اور بلا لائے حضرت آیئے سلام علیکم مزاج مبارک کہیے مولوی مظہر علی نے آپ کے خط کا جواب بھیجا یا نہین اگر بھیجا تو کیا لکھا مین جانتا ہون کہ میر اشرف علی صاحب اور میر سرفراز حسین کم اور یہ ستم پیشہ میر مہدی بہت آپ کی جناب مین گستاخی کرتے ہین کیا کرون مین کہین تم کہین وہان ہوتا تو دیکھتا کہ کیونکر تم سے بے ادبیان کر سکتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ جب ایک جا ہونگے تو انتقام لیا جاویگا ہے ہے کیونکر ایک جا ہون ... اور کیا دکھائے گا اللہ اللہ

## ۶۴ میر مہدی کے نام

میان کیون تعجب کرتے ہو یوسف مرزا کے خطوط کے آنے سے وہ وہان اچھی طرح ہے حاکمون کے یہان آنا جانا نوکری کی تلاش حسین مرزا صاحب بھی وہین ہین وہان کے حکام سے ملتے ہین ... پنشن کی درخواست کر رہے ہین ان دونون صاحبون کے ہر ہفتہ مین ایک دو خط مجکو آتے ہین جواب بھیجتا ہون بھائی لکھنؤ مین وہ امن و امان ہے کہ نہ ہندوستانی عملداری مین

بال سفید آگئے [illegible] بات سمجھی نہ آئی پنشن کے باب میں اُلجھے ہوئے کیا سلجھائے [illegible] تو سنو
کہ دلی کے سب پنشنداروں کو ۱۸۵۷ء سے پنشن نہیں ملی [illegible] ۱۸۵۹ء [illegible] سوا ان میں ہم
چند اشخاص کو اس بائیس مہینے میں سال بھر کا روپیہ بطریق مدد خرچ مل گیا باقی چڑھے ہوئے
روپے کے باب میں اور آیندہ ماہ بماہ ملنے کے واسطے ابھی کچھ حکم نہیں [illegible]
[illegible] اس واقعہ سے اُسکو کچھ [illegible] حضرت کا سوال میر خسرو کی انگلی ہے
(چل بسولا لیگئی تو کا ہے [illegible]) اب علی بخش خان پچاس روپیہ مہینا پاتے تھے
بائیس مہینے کے گیارہ سو [illegible] اُنکو چھ سو روپیہ مل گیا باقی روپیہ چڑھا رہا آیندہ ملنے میں
کچھ کلام [illegible] حسین خان سو روپے مہینے کا پنشندار بائیس مہینے کے بائیس سو روپیہ چڑھے ہیں
اُسکو بارہ سو ملے [illegible] کشن لعل [illegible] روپے مہینے کا پنشندار بائیس مہینے کے تینتیس سو روپے
[illegible] اُسکو اٹھارہ سو ملے [illegible] جمعدار دس روپے مہینے کا سکہ وار سال بھر کے ایک سو بیس
لے آیا اسی طرح پندرہ سولہ آدمیوں کو [illegible] آیندہ کے واسطے کسی کو کچھ حکم نہیں
مدد خرچ نہیں [illegible] خط لکھے تو آخر خط پر صاحب کمشنر [illegible] اس سائل کو بطریق
مدد خرچ سو روپے ملجائیں میں نے وہ سو روپے نہیں لیے [illegible] کمشنر بہادر کو لکھا کہ میں
[illegible] سال بھر کے ساڑھے [illegible] روپے ہوتے ہیں سب پنشنداروں کو
سال سال بھر کا روپیہ ملا مجھکو سو روپیہ کیسے ملتے ہیں مثل اوروں [illegible] سال بھر کا روپیہ
ملجائے ابھی اسمیں کچھ جواب نہیں ملا آبادی کا یہ رنگ ہے کہ مسٹر [illegible] اکٹنگ [illegible] تھے وہ اور
اجرٹن صاحب [illegible] ڈاک کلکتہ چلے گئے دلی کے حمقا جو باہر پڑے ہوئے ہیں منہ کھول
رہگئے اب جب وہ معاودت کرینگے تب شاید آبادی ہوگی یا کوئی اور صورت نکل آئے
میر سرفراز حسین اور میر نصیر الدین اور میرن صاحب کو [illegible] پہونچیں۔

سید صاحب [illegible] میں تمہارا [illegible] سنو میری

سرگذشت میری زبانی سنو نواب مصطفیٰ خان جو اس جرم مین سات برس کے قید ہو گئے تھے انکی تقصیر معاف ہوئی اور انکو رہائی ملی صرف رہائی جہانگیرآباد کی جاگیرداری اور دلی کی املاک اور پنشن کے باب مین ابھی کچھ حکم نہین ہوا ناچار وہ رہا ہو کر میرٹھ ہی مین ایک دوست کے مکان مین آ رہے ہین مین بمجرد اس خبر کی استماع کے ڈاک مین بیٹھ کر میرٹھ گیا انکو دیکھا چار دن وہان رہا پھر ڈاک مین اپنے گھر آیا دن اور تاریخ آنے جانے کی یاد نہین مگر ہفتہ کو گیا منگل کو آیا آج بدھ نویں فروری ہے مجھکو آئے ہوئے نوان دن ہے انتظار مین تھا کہ تمھارا خط آئے تو اُسکا جواب لکھا جائے آج صبح کو تمھارا خط آیا دوپہر کو مین جواب لکھتا ہون روز اس شہر مین ایک نیا حکم ہوتا ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے کہ کیا ہوتا ہے میرٹھ سے آکر دیکھا کہ یہان بڑی شدت ہے اور یہ حالت ہے کہ گورون کی پاسبانی پر قناعت نہین ہے لاہوری دروازہ کا تھانہ دار مونڈھا بچھا کر سڑک پر بیٹھتا ہے جو باہر سے گورے کی آنکھ بچا کر آتا ہے اُسکو پکڑ کر حوالات مین بھیج دیتا ہے حاکم کے یہان سے پانچ پانچ بید لگتے ہین یا دو روپیہ جرمانہ لیا جاتا ہے آٹھ دن قید رہتا ہے اسکے علاوہ سب تھانون پر حکم ہے کہ دریافت کرو کون بے ٹکٹ مقیم ہے اور کون ٹکٹ رکھتا ہے تھانون مین نقشے مرتب ہونے لگے یہان کا جمعدار میرے پاس بھی آیا مین نے کہا بھائی تو مجھے نقشے مین نہ رکھ میری کیفیت کی عبارت الگ لکھ عبارت یہ کہ اسد اللہ خان پنشندار ۱۸۵۰ء سے حکیم پٹیالے والے کے بھائی کی حویلی مین رہتا ہے نہ بلوے کے وقت مین کہین گیا نہ گورون کے زمانہ مین نکلا اور نہ نکالا گیا کرنیل براون صاحب بہادر کے زبانی حکم پر اُسکی اقامت کا مدار ہے اب تک کسی حاکم نے وہ نہین بدلا اب حاکم وقت کو اختیار ہے پرسون یہ عبارت جمعدار نے محلے کے نقشے کیساتھ کوتوالی مین بھیجدی کل سے یہ حکم نکلا کہ یہ لوگ شہر سے باہر مکان کیون نہین بناتے ہین جو مکان بن چکے ہین انھین ڈھا دو اور آئندہ کو ممانعت کا حکم سنا دو اور یہ بھی مشہور ہے کہ پانچہزار ٹکٹ چھاپے گئے ہین جو مسلمان شہر مین اقامت چاہے بقدر مقدور نذرانہ دے اُسکا اندازہ حاکم کی رائے پر ہے روپیہ دے اور ٹکٹ لے گھر برباد ہو جائے

ہمکو لکھو کہ وہ کیسی ہے اور انہین کیا لکھا ہو چنانچہ حاکم دہلی نے ایک کتاب مجھسے بھی منگالی
اور مین نے دی اب دیکھون حاکم پنجاب کیا لکھتا ہے سو وقت تھا ایک خط اور یوسف مرزا
کا ایک خط آیا مجھکو باتین کہہ کر لکھنا دونون کا جواب ابھی لکھکر روانہ کیا اب مین روٹی
کھانے جاتا ہون میر سرفراز حسین صاحب میر نصیر الدین کو دعا۔

[illegible]

مار ڈالا یار تیری جواب طلبی نے اس چرخ کج رفتار کا برا ہو ہم نے اسکا کیا بگاڑا تھا
ملک و مال و جاہ و جلال کچھ نہین رکھتے تھے ایک گوشہ و توشہ تھا چند مفلس بے نوا ایک جگہ
فراہم ہوکر کچھ ہنس بول لیتے تھے شعر وہ بھی نہ تو کوئی دم دیکھ سکا اے فلک اور تو یان کچھ
نہ تھا ایک مگر دیکھنا یاد رہے شعر ... کا ہے کل سے مجھکو میکش بہت یاد آتا ہے
سو صاحب اب تم ہی بتاؤ کہ مین تمکو کیا لکھون وہ صحبتین اور تقریرین جو یاد کرتے ہو تو کچھ
بن نہین آتی مجھسے خط پہ خط لکھواتے ہو افسوس ہے اس نہین سمجھتے یہ تحریر تلافی اُس تقریر کا
نہین کر سکتی بہرحال کچھ لکھتا ہون دیکھو کیا لکھتا ہون پنشن کی رپورٹ کا ابھی کچھ حال نہین
معلوم دیر آید درست آید بھئی مین تم سے آزردہ ہون میران صاحب کی تندرستی کے بیان مین
نہ اظہار مسرت نہ مجھکو تہنیت بلکہ اس طرح سے لکھا ہے کہ گویا اُن کا تندرست ہونا تمکو
ناگوار ہوا ہے لکھتے ہو کہ میران صاحب اچھے ہوگئے جیسے آگے تھے اُچھلتے کودتے پھرتے ہین
اسکے یہ معنی کہ ہے ہے کیا غضب ہوا کہ یہ کیون اچھے ہوگئے یہ باتین تمھاری ہمکو پسند نہین
آتین تمنے میر کا وہ مقطع سنا ہوگا بہ تغیر الفاظ لکھتا ہون شعر کیون نہ میران کو مغتنم جانون
دِلّی والون مین اک بچا ہے یہ + میر تقی کا مقطع یون ہے شعر میر کو کیون نہ مغتنم جانین
اگلے لوگون مین اک رہا ہے یہ + میر کی جگہ میران اور رہا کی جگہ بچا کیا اچھا تصرف ہوا ہے ارے
میان تمنے اور کچھ بھی سنا کل یوسف مرزا کا خط لکھنؤ سے آیا وہ لکھتا تھا کہ نصیر خان عرف
نواب جان والا اُن کا دائم الحبس ہوگیا حیران ہون کہ یہ کیا آفت آئی یوسف مرزا تو

لیکن زمانہ وہ آیا ہے کہ ہمارے تمہارے [illegible] خوشی ہی نہیں خط سے معلوم ہوا تو کیا معلوم ہوا
کہ ڈھائی سو روپے ان دنوں میں ڈھائی روپے بھی بھاری ہیں تو ڈھائی سو کیسے سبحان اللہ باوجود
اس تہیدستی کے [illegible] کھانا پینا [illegible] روپے گئے بلا سے آبرو بھی جائے گی [illegible] میر سرفراز حسین
کو چاہیے کہ الور چلے جائیں شاید نئے بندوبست میں کوئی صورت نوکری کی نکل آئے میری دعا
کہو اور یہ کہو کہ اپنا حال اور اپنا قصد [illegible] مجھ کو لکھیں پنشن کا حال کچھ معلوم ہوا ہو
تو کہوں حاکم خط کا جواب نہیں [illegible] ہیں ہر چند تفحص کیجیے کہ ہمارے خط پر کیا حکم ہوا
کوئی کچھ نہیں بتاتا بہر حال اتنا سنا ہے اور دلائل اور قرائن سے [illegible]
قرار پایا ہوں اور ڈپٹی کمشنر بہادر کی رائے میں پنشن پانے کا استحقاق رکھتا ہوں بس
اس سے زیادہ نہ مجھے معلوم نہ کسی کو خبر میاں کیا باتیں کرتے ہو میں کتابیں کہاں سے
چھپواتا روٹی کھانے کو نہیں شراب پینے کو نہیں جاڑے آئے ہیں لحاف توشک کی فکر
ہے کتابیں چھپواؤنگا منشی امید سنگھ اندور والے دلی آئے تھے سابقہ معرفت مجھ سے نہ تھا
ایک دوست انکو میرے گھر لے آیا [illegible] وہ نسخہ دیکھا چھپوانے کا قصد کیا آگرہ
میرا شاگرد رشید منشی ہرگوپال تفتہ تھا اس کو میں نے لکھا اُس نے اِس اہتمام کو اپنے ذمہ لیا
مسودہ بھیجا گیا [illegible] فی جلد قیمت ٹھہری پچاس جلدیں منشی امید سنگھ نے لیں پچیس روپے
چھاپہ خانہ میں بطریق ہنڈوی [illegible] صاحب مطبع نے بشمول سعی منشی ہرگوپال تفتہ
چھاپنا شروع کیا آگرہ [illegible] چاہی [illegible] بکمال خوشی اجازت دی
پانسو جلد چھاپی جاتی ہے اُس پچاس جلدیں [illegible] پچیس جلد منشی امید سنگھ مجھکو دینگے
میں عزیزوں کو بانٹ دونگا پرسوں خط تفتہ کا آیا تھا وہ لکھتے ہیں کہ ایک فرما چھپنا
باقی رہا ہے یقین ہے کہ اِسی اکتوبر میں قصہ تمام ہو جائے بھائی میں نے ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء سے
اکتیسویں جولائی ۱۸۵۸ء [illegible] لکھا ہے اور خاتمہ میں اُسکی [illegible]
امین الدین [illegible] جہانگیر کے ملنے کا حال اور بادشاہ کی روانگی کا حال کیونکر لکھتا

عبارت میں واقع ہو جو رنگ کہ تم کو معلوم ہے کہ جس طرح خزینۂ نور تاجر کا ہے اسی طرح جمجمہ تاجدار کا ہے کہ بادشاہ کا اسم شہنشاہ وقت قرار پایا ہے مجتہد العصر میر سرفراز حسین کو دعا پہونچے سچ کہیے تمھیں وہان کوئی مجتہد العصر کہتا ہے یا نہ کہتا ہو تمکو کیا میں نے تمنے مان لیا اب کوئی کہے یا نہ کہے میان بدر الدین سے ایک مہر کھدواؤنگا مصرع جناب مجتہد العصر میر سرفراز حسین + پس تم یہ مہر خطوط پر محضرون پر تمسکون پہ کرنی شروع کرنا سب کے سب تمکو مجتہد العصر کہنے لگینگے حکیم میر اشرف علی کو اور انکے فرزند کو دعا پہونچے میرن صاحب کو دعا پہونچے بھائی میرن صاحب خس کا پردہ کھول ڈالا انسان پانی مجھے لپیٹا ہون دمبدم بھگوتا ہون [illegible] آب کہان جو پردے سے لپٹ کر پانی کو لیکر اور پانی کو ٹھنڈا کرے وہ پانی جو میر مہدی اور تم اور حکیم جی پیا کئے ہو اب کہان برف پندرہ دن کی اور باقی ہے آیندہ خدا رزاق ہے۔

[illegible]

[illegible]

اب اور کیا لکھوں تم میرے ہم عمر نہیں جو سلام لکھوں میں فقیر نہیں جو دعا لکھوں تمھارا دماغ چل گیا ہے لفافہ کو کریدا کرو مسودے کے کاغذ کو بار بار دیکھا کرو پاؤگے کیا یعنی تمکو وہ محمد شاہی روشین پسند ہین یہان خیریت ہے وہان کی عافیت مطلوب ہے خط تمھارا بہت دنوں کے بعد پہونچا جی خوش ہوا مسودہ بعد اصلاح کے بھیجا جاتا ہے برخوردار میر سرفراز حسین کو دنیا اور دعا کہنا اور وہان حکیم اشرف علی اور میر افضل علی کو بھی دعا کہنا لازمۂ سعادتمندی یہ ہے کہ ہمیشہ اسی طرح خط بھیجتے رہو کیون سچ کہو اگلون کے خطوط کی تحریر کے یہی طرز تھے ہاے کیا اچھا شیوہ ہے جب تک [illegible] نہ لکھو خط ہی نہیں [illegible] آب ہے ابر بے باران ہے نخل بے میوہ ہے خانہ بے چراغ ہے چراغ بے نور ہے ہم جانتے ہین کہ تم زندہ ہو تم جانتے ہو کہ ہم زندہ ہین امر ضروری کو لکھ لیا زوائد کو اور وقت پر موقوف رکھا اگر تمھاری خوشنودی

اِس طرح کی نگارش پر مشتمل ہے تو بھائی [illegible] سطر [illegible] سے لکھ دیں

کیا نماز قضا نہیں پڑھتے [illegible] مقبول نہیں ہوتی [illegible] وہ عبارت جو مسودہ

کے ساتھ لکھتے تھے اب [illegible] کرو [illegible] آ گئے [illegible]

آئے فارسی [illegible] میں نے کہاں لکھی کہ تمہارے [illegible] دن نواب فیض محمد خان کے

بھائی حسن علی خان مر گئے حامد علی خان کی [illegible] اکتیس ہزار کی [illegible] ڈگری

بادشاہ پر ہو گئی کلو دارو غہ بیمار ہو گیا تھا آج اسنے غسل صحت کیا باقر علی خان کو

مہینے بھر سے تپ آتی ہے حسین علی خان کے گلے میں دو غدود ہو گئے ہیں شہر [illegible]

نہ کہیں پہاڑ اڑتا ہے نہ سرنگ لگا کر کوئی مکان اڑایا جاتا ہے نہ آہنی سڑک آتی ہے نہ

کہیں [illegible] شہر [illegible] کا [illegible] گیا [illegible] تمہاری [illegible] خوشی [illegible]

## میر مہدی کے نام

سید صاحب کل پرسوں سے تمہارا خط پہونچا یقین ہے کہ اسی وقت یا شام کو

میر سرفراز حسین تمہارے پاس پہونچے ہوں حال سفر کا جو کچھ ہے انکی زبانی سن لوگے

میں کیا لکھوں میں نے بھی جو کچھ سنا ہے انھیں سے سنا ہے انکا اس طرح ناکام پھر آنا میری

تمنا اور میرے مقصود کے خلاف ہے لیکن میرے عقیدہ اور میرے تقدیر کے مطابق ہے

میں جانتا تھا کہ وہاں کچھ نہوگا سو روپے کی ناحق زیر باری ہوئی چونکہ یہ زیر باری میرے

بھروسے پر ہوئی تو مجھے شرمساری ہوئی میں نے اس چھیاسٹھ برس میں [illegible] رنج

اور روسیاہیاں بہت اٹھائی ہیں جہاں ہزار داغ ہیں ایک ہزار ایک سہی میر سرفراز حسین

کی زیر باری سے دل کڑھتا ہے باقی کیا پوچھتے ہو قدر انداز قضا کے ترکش میں یہی ایک تیر

باقی تھا قتل [illegible] ایسی سخت کال پڑا وبا کیوں نہو لسان الغیب نے

دس برس پہلے فرمایا ہے شعر ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام + ایک مرگ ناگہانی اور

ہے + میاں سنہ ۱۲۷۷ھ کی بات غلط نہ تھی مگر میں نے وبائے عام میں مرنا اپنے لائق نہ سمجھا

## میر مہدی کے نام

جان غالب تمھارا خط پہونچا غزل اصلاح کے بعد پہونچتی ہے ہر ایک مصرعہ کو ہم

پوچھتا ہون وہ کہاں ہین مصرعہ بدل دینے سے یہ شعر کس رتبہ کا ہو گیا اے میر مہدی تجھے

شرم نہین آتی مصرعہ میاں یہ اہل دہلی کی زبان ہے + ارے اب اہل دہلی یا ہندو ہین

یا اہل حرفہ ہین یا خاکی ہین یا پنجابی ہین یا گورے ہین انمین سے تو کسکی زبان کی تعریف

کرتا ہے لکھنؤ کی آبادی مین کچھ فرق نہین آیا ریاست تو جاتی رہی باقی ہر فن کے کامل لوگ

موجود ہین خس کی ٹٹی پروا اب کہان لطف وہ تو اُسی مکان مین تھا اب میر خیراتی کی

حویلی مین وہ صحبت [illegible] ملی ہوئی ہے بہرحال میگذرد مصیبت عظیم یہ ہے کہ قاری کا کنوان

بند ہو گیا لال ڈگی کے کنوین یک قلم کھاری ہو گئے خیر کھاری ہی پانی پیتے گرم پانی نکلتا ہے

پرسون مین سوار ہو کر کنوؤن کا حال دریافت کرنے گیا تھا مسجد جامع ہوتا ہوا راج گھاٹ

دروازہ کو چلا مسجد جامع سے راج گھاٹ دروازے تک بے مبالغہ ایک صحرا لق و دق ہے

اینٹون کے ڈھیر جو پڑے ہین وہ اگر اوٹھ جائین تو ہو کا مکان ہو جائے یاد کرو

مرزا گوہر کے باغیچہ کی اس جانب کو کئی بانس نشیب تھا اب وہ باغیچہ کے صحن کے برابر

ہو گیا یہان تک کہ راج گھاٹ کا دروازہ بند ہو گیا فصیل کے کنگورے کھلے رہے ہین

باقی سب اٹ گیا کشمیری دروازے کا حال تم دیکھ گئے ہو اب آہنی سڑک کیواسطے کلکتہ

دروازے سے کابلی دروازہ تک میدان ہو گیا پنجابی کٹرہ دھوبی واڑہ رامجی گنج

سعادت خان کا کٹرہ جرنیل کی بی بی کی حویلی رامجی داس گودام والے کے مکانات صاحب رام

کا باغ حویلی انمین سے کسی کا پتا نہین ملتا قصہ مختصر شہر صحرا ہو گیا تھا اب جو کنوئین جاتے رہے

اور پانی گوہر نایاب ہو گیا تو یہ صحرا صحراے کربلا ہو جائیگا اللہ اللہ دلی نہ رہی اور دلی والے

ابتک یہان کی زبان کو اچھا کہے جاتے ہین واہ رے حسن اعتقاد ارے بندۂ خدا اُردو بازار

نہ رہا اُردو کہان دلی واللہ اب شہر نہین ہے کیمپ ہے چھاؤنی ہے نہ قلعہ نہ شہر نہ بازار نہ نہر الور کا حال

کہتے ہین جسکو اچھے [illegible] یار کو کیا جانو خیر ہنسی ہو چکی
اب حقیقت مفصل لکھو [illegible] تو [illegible] تمکو کیا علاقہ ہے
نور چشم کی آنکھ کیون دکھی اور یہ بال بال [illegible] اسکو غلط جانتا ہون مین نے
خط [illegible] لکھا تھا کہ بعد عید مین وہان آؤنگا [illegible] تامل ہوا
لکھتے کچھ ہو کرتے کچھ ہو تنخواہ کی سنو تین برس کے روپے دو ہزار [illegible] پچاس ہوئے سو
مدد خرچ کے جو پائے تھے وہ کٹ گئے ڈیڑھ [illegible] دو ہزار لایا
چونکہ مین اسکا قرضدار ہون روپے اسنے اپنے گھر مین رکھے اور مجھ سے کہا کہ میرا حساب کیجیے
حساب کیا [illegible] سات کم پندرہ سو ہوئے مین نے کہا [illegible] فرق کا حساب کرا
کچھ اوپر گیارہ سو نکلے مین کہتا ہون یہ گیارہ سو بانٹ دے نو سو مجھے [illegible]
مجھے دے وہ کہتا ہے [illegible] انسو [illegible] آئیگا
خزانہ سے [illegible] یہ آ گیا ہے مین نے آنکھ سے دیکھا ہو تو آنکھین پھوٹین بات رہ گئی ہیبت رہ گئی حاسدونکو
موت آ گئی دوست شاد ہو گئے ہین جیسے [illegible] ہی رہونگا میر
دار و گیر سے بچنا معجزہ اسد اللہی ہے ان پیسون کا ہاتھ آنا عطیہ ید اللہی [illegible] شخص
ہرگز پنشن پانے کا مستحق نہین حاکم صدر مجھکو پنشن دلوائے اور [illegible] صاحب
کو دعا کہتا ہون [illegible] مزاج کی خبر پوچھتا ہون جواب ترکی ترکی جواب عربی عربی جو انھون نے
لکھا وہ مین نے بھی لکھا مجتہد العصر کو بندگی لکھون دعا لکھون [illegible] نہین بلکہ جو وہ مجتہد ہون
ہوا کرین میرے تو فرزند ہین مین دعا ہی لکھونگا [illegible] طرح میر نصیر الدین کو بھی دعا۔

## بنام میر مہدی

۱۵ اکتوبر [illegible] شنبہ

[illegible]

آئے تھے سر منڈوا [illegible] پر عمل کیا ہے تمنے کہا کہ [illegible] تو داڑھی رکھو

کہنے لگے دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم واللہ انکی صورت قابل دیکھنے کے ہی کہتے تھے کہ
میر احمد علی صاحب آئے اور بجان و بر قرار رہے خدا کا شکر بجالایا کبھی تو ایسا بھی ہو کہ کسی
عزیز کی اچھی خبر سنی جائے میرا سلام کہنا اور مبارکباد دینا خبردار بھول نہ جائیو تمہاری
شکایت نامے بیجا کا جواب یہ ہی کہ تمنے جو خط مجھکو پانی پت سے بھیجا تھا اور کرنال کی روانگی کی اطلاع
دی تھی مینے تجویز کیا تھا کہ جب کرنال سے خط آئیگا تو مین جواب لکھونگا آج شنبہ ۱۵- اکتوبر
صبح کا وقت ابھی کھانا پکا بھی نہین تھر میدپی کر بیٹھا تھا کہ تمہارا خط آیا اور پڑھا اور یہ
جواب لکھا کلیان بیمار ہی ایاز کو خط دیکر ڈاک گھر روانہ کیا بولو تمھارا گلہ بیجا یا بجا بھائی
گلہ کرو تو اپنے سے کرو کہ تمنے کرنال پہونچکر خط لکھنے مین کیون دیر کی اور ہان یہ کیا ہی کہ
بہت دن سے میر نصیر الدین کا نام تمہارے قلم سے نہین نکلتا نہ انکی خیر و عافیت نہ انکی بندگی
اگر وہ مجھسے خفا ہین تو انکی بندگی نہ لکھتے خیر و عافیت تو لکھتے یہ باتین اچھی نہین میر صاحب کے
باب مین حیران ہون تنہا تمھارے ساتھ گئے ہین والدہ انکی پانی پت مین ہین وہان کوئی
مکان لیکر والدہ کو وہین بلائینگے یا خود بعد چند روز کے یہان آجائینگے یہ دو باتین جواب طلب
ہین میر نصیر الدین کی بندگی نہ لکھنے کا سبب اور میر نصاحب کی بود و باش کی حقیقت لکھو باقی
میر اینٹین اسکا ذکر نہ کرو اگر ملیگی تو تمکو دیجائیگی شہر کی آبادی کا چرچا ہوا کرایہ کو مکان ملنے
لگے چار پانسو گھر آباد ہوے تھے کہ پھر وہ قاعدہ مٹ گیا اب خدا جانے کیا دستور جاری ہوا ہے
آیندہ کیا ہوگا سلطان العلما مجتہد العصر مولوی سید سرافراز حسین کو اگرچہ نظر انکے مدارج علم و
عمل پر بندگی چاہیے مگر خیر مین عزیز داری و یگانگی کی راہ سے دعا لکھتا ہون میر نصاحب
کو دعا اور بعد دعا کے بہت سا پیار میر نصیر الدین کو زیادہ کیا لکھون -

## میر مہدی کے نام

پلنگ مجھکو ملا میرا بچھونا مجھکو ملا میرا حقہ مجھکو ... میرا بیت الخلا مجھکو ... شہر کی آئیو کوئی آہ ...

[illegible] جان بچی مصرعہ اکنون شب است شمع و روزم روز دست
بھی تمنے یہ لکھا کہ میرن صاحب کو میرا خط پہونچا یا نہ پہونچا مین گمان کرتا ہون کہ [illegible] پہونچا
اگر پہونچتا [illegible] نظر سے گزرتا اور میرن صاحب اسکی اصل حقیقت تمسے پوچھتے
اور اس صورت مین یہ بھی ضرور تھا کہ تم اس [illegible] ہیات کے [illegible] مجھکو [illegible] ارادات لکھتے جو
میرن صاحب مین اور تم مین پیش آئی ہیں اگر جیسا کہ میرا گمان ہے خط نہین پہونچا تو خیر
جانے دو اگر خط پہونچا ہے تو میرن صاحب [illegible] لکھوانے مین تمنے میرا دم ناک مین
[illegible] میرے خط [illegible] تقاضا [illegible] حسن بھی کیا چیز ہے نادر کا
[illegible] نہین جتنا حسین آدمی کا [illegible] ہوتا ہے اُنسے خواہش وصال کرتے ہو ڈرو میرے
خط کے جواب کے باب مین کیون نہین لکھتے نہ صاحب یہ کچھ بات نہین میرے خط کا جواب
اُنسے لکھکر بھجواؤ [illegible] وہ ہے جو دیکھے گئے ہو پانی گرم ہوا گرم مین مستولی اناج مہنگا
بیچارہ منشی میر احمد حسین کا بھتیجا یعنی میر امداد [illegible] محمد میر شب گذشتہ کو گذر گیا
آج صبحکو اُسکو دفن کر آئے جوان صالح پرہیزگار موشمین پیش نماز تھا انا للہ وانا الیہ راجعون
مجتہد العصر [illegible] لاؤنگا اور نہ رئیس کو بلکہ مدار المہام ریاست کو لکھونگا [illegible] میرے
سوال کا جواب قلم انداز کر جائیگا اور مدار المہام امر واقعی لکھ بھیجیگا مجتہد العصر کو
دعا اور یہ خط پڑھا دینا میرن صاحب کو دعا اور کہنا کہ [illegible] صاحب تمنے ہمارے خط کا جواب
نہین لکھا ہم بھی [illegible] تتبع کرینگے حکیم میر اشرف علی کو دعا کہنا اور کہنا کہ اگر تم مین
اور اُنمین راہ و رسم [illegible] ہو تو میر احمد حسین کو خط لکھو اور یہ بھی اُن کو معلوم ہو
کہ حفیظ یہان آیا ہوا ہے قبائل تمھارے نہین ہین اگر وہان کچھ حاصل ہو رسائی تو خیر ورنہ
یہان کیون نہ چلے آؤ شہر مین بھلا نہین تجھکو اے میری جان + کردن کیا [illegible]
ہین مکان + برسات کا حال نہ پوچھو خدا کا قہر ہے [illegible] گلی سعادت خان کی نہر ہے
مین جس مکان مین رہتا ہون عالم [illegible] کی طرف کا دروازہ گر گیا مسجد کی طرف کے

(میر احمد حسین [illegible])

والان کو جاتے [illegible]

رہا ہے چھتیاں جلنی [illegible] قلم اسباب

توشہ خانہ فرش پر کہیں لگن [illegible] حلیم [illegible] ہوئی خط کہان بیٹھ کر لکھا جائے پانچ

چار دن سے [illegible] آج [illegible] صورت نظر آئی کہا کہ آؤ

میر مہدی کے خط کا جواب لکھو [illegible] ناخوشی راہ کی محنت کشی تپ کی حرارت گرمی کی شدت

یاس [illegible] غم حال [illegible] کا خیال تباہی کا رنج آوارگی کا ملال جو کچھ

کہو وہ کم ہے بالفعل تمام [illegible] سنتے ہین کہ تو میر مین مہاراجہ کو اختیار ملیگا

مگر وہ اختیار [illegible] خدا نے خلق کو دیا ہے [illegible] اپنے قبضہ قدرت مین رکھا آدمی کو

بدنام کیا ہے بارے رفع مرض کا حال لکھو خدا کرے تپ جاتی رہی ہو تندرستی حاصل ہو گئی ہو

میر صاحب کہتے ہین مصرعہ تندرستی ہزار نعمت ہے + ہاے پیش مصرعہ مرزا قربان علی بیگ

سالک نے کیا خوب بہم پہنچایا ہے مجھکو بہت پسند آیا ہے شعر تنگدستی اگر نہو سالک + تندرستی

ہزار نعمت ہے + مجتہد العصر میر سرفراز حسین صاحب کو دعا ہا ہا میر افضل حسین صاحب

کہان ہین حضرت یہان تو اسنام کا کوئی نہین ہے لکھنؤ کے مجتہد العصر کے بھائی کا نام میرن صاحب

تھا جے پور کے مجتہد العصر [illegible] میر نصیر صاحب [illegible] بھائی میر [illegible] لکھنا

شعر بے نکند در کف من خامہ روانی + سرد ست ہوا آتش بے دود کجائی +

میر مہدی صبح کا وقت ہے جاڑا خوب پڑ رہا ہے انگیٹھی سامنے رکھی ہوئی ہے دو حرف لکھتا ہون

آگ تاپتا جاتا ہون آگ مین گرمی سہی مگر ہاے آتش سیال کہان کہ جب دو جرعے پی لیے

فوراً رگ و پے مین دوڑ گئی دل توانا ہو گیا دماغ روشن ہو گیا نفس ناطقہ کو تواجد بہم پہنچا

ساقی کوثر کا بندہ اور تشنہ لب ہاے غضب ہاے غضب میان تم [illegible] جنرل

[illegible] کہان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و صاحب کمشنر بہادر [illegible] لفٹنٹ گورنر بہادر

جب ان تینون نے جواب دیا ہو تو اسکا مرافعہ گورنمنٹ مین کرون مجھے تو دربار و خلعت کے لالے پڑے ہین تمکو پنشن کی فکر ہے یہان کے حاکم نے میرا نام فرد مین نہین لکھا مین نے اسکا اپیل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے یہان کیا ہے مصرعہ دیکھیے کیا جواب آتا ہے جو حال کچھ ہوگا تمکو لکھا جائیگا اجی وہ یوسف ہند نہ سہی یوسف دہر سہی یوسف ہفت کشور سہی انکی زلیخا نے ستم برپا کر رکھا ہے مجھے تو خبر نہین کہین حضرت کہہ گئے ہین کہ مین ساڑھے سات روپیہ مہینہ بھیجا جاؤنگا اب تقاضا ہے رحیم بخش روز آتا ہے اور کہتا ہے کہ پھوپھا جان کو لکھو کہ پھوپھی جان بھوکی مرتی ہین خرچ جلد بھیجو ورنہ نالش کیجائیگی اور تمکو گواہ قرار دیا جائیگا بہرحال میرن صاحب کو یہ عبارت پڑھوا دینا میر سرفراز حسین کو دعا میر نصیر الدین کو دعا حکیم میر اشرف علی کو دعا یوسف ہفت کشور کو دعا۔

## میر مہدی کے نام

سید صاحب اچھا ڈھکوسلا نکالا ہے بعد القاب کے شکوہ شروع کر دینا اور میرن صاحب کو اپنا ہمزبان کر لینا مین میر مہدی نہین کہ میرن صاحب پہ مرتا ہون میر سرفراز حسین نہین کہ انکو پیار کرتا ہون علی کا غلام اور سادات کا معتقد ہون اُس مین تم بھی آگئے کمال ہے کہ میرن صاحب سے محبت قدیم ہے دوست ہون عاشق زار نہین بندۂ مہرو وفا ہون گرفتار نہین تمہاری بے پروائی نے سخت مشوش بلکہ نعل در آتش کر رکھا ہے ایک سلام اصلاح کے واسطے تمہارا بھیجا ہوا کہ بعد محرم کے مین بھی آؤنگا مین نے سلام رہنے دیا اور منتظر رہا کہ ڈاک مین کیون بھیجون وہ آئینگے تو ہین انکو دونگا محرم تمام ہو آج سہ شنبہ غرۂ صفر ہے حضرت کا پتا نہین ظاہرا برسات نے آنے نہ دیا اب حال یہان کا سنو آگیا سو پہلے مجملاً سنو ایک غدر کالون کا ایک ہنگامہ گورون کا ایک فتنہ انہدام مکانات کا ایک آفت وبائی ایک مصیبت کال کی اب یہ برسات جمیع حالات کی جامع ہے آج اکیسوان دن ہے آفتاب اسطرح نظر آجاتا ہے جس طرح بجلی چمک جاتی ہے رات کو کبھی کبھی

اگر تارے دکھائی دیتے ہین تو لوگ انکو جگنو سمجھ لیتے ہین اندھیری راتون مین چورونکی بن آئی
ہے کوئی دن نہین کہ دو چار گھر کی چوری کا حال نہ سنا جائے۔ مبالغہ نہ سمجھنا ہزارہا مکان
گر گئے سیکڑون آدمی جابجا دب کر مر گئے گلی گلی ندی بہ رہی ہے قصہ مختصر وہ ان کال تھا
کہ مینھ نہ برسا اناج نہ پیدا ہوا یہ پن کال ہے پانی ایسا برسا کہ بوئے ہوئے دانے بہ گئے
جنھون نے ابھی نہین بویا تھا وہ بونے سے رہ گئے سن لیا دلی کا حال اسکے سوا کوئی نئی
بات نہین ہے جناب میرن صاحب کو دعا زیادہ کیا لکھون۔

## میر مہدی کے نام

میری جان تو کیا باتین کرتا ہے بچے سے سیانا سو دیوانہ صبر و تسلیم و توکل و رضا شیوہ
صوفیہ کا ہے مجھسے زیادہ اسکو کون سمجھیگا جو تم مجھکو سمجھاتے ہو کیا مین یہ جانتا ہون کہ
ان لڑکونکی پرورش مین کرتا ہون استغفر اللہ لا موثر فی الوجود الا اللہ یا تم یہ سمجھے ہو کہ
مین شیخ چلی کیطرح یہ خیال باندھتا ہون کہ مرغی مول لونگا اور اسکے انڈے بیچ
بیچ کر بکری خریدونگا اور پھر کیا کرونگا اور آخر کیا ہوگا بھائی یہ تو مین نے اپنا راز دل
تمسے کہا تھا کہ آرزو یون تھی اور اب وہ نقش باطل ہو گیا ایک حسرت کا بیان تھا نہ
خواہش کا دکھڑا اس پنشن قدیم کا حال مین تو اس سے ہاتھ دھوئے بیٹھا ہون لیکن جبتک
جواب نہ پاؤن کہین اور کیونکر جاؤن اکبر کے آنیکی خبر گرم ہے دیکھیے کب آئے آئے تو
مجھے بھی دربار مین بلائے یا نہ بلائے خلعت ملے یا نہ ملے اس بیچ مین ... آیا ہے اسکو
دیکھ لون اور پھر صرف اسی کا انتظار نہین اس مرحلے کے طے ہونیکے بعد پنشن کے ملنے نہ ملنے
کا تردد بدستور رہیگا سب کیونکر بن جاؤن کہ یہ ... ملتوی چھوڑ کر نکل جاؤن
پنشن جاری ہونے پر بھی تو سوا رامپور کے کہین ٹھکانا نہین ہے وہان آ جاؤن اور ضرور
جاؤن تین برس ثبات قدم اختیار کیا اب انجام کار مین اضطراب کی کیا وجہ چپکے ہو رہو
اور مجھکو کسی عالم مین غمگین اور مضطر گمان نہ کرو ہر وقت مین جیسا مناسب ہوتا ہے

ویسا دل مین آتا ہے صاحب یہ میرن صاحب [illegible]

مین کچھ نہین سمجھا کہ یہ کس مقدمہ کا ذکر ہے

## ۸۵ منشی ہرگوپال تفتہ

[illegible]

ہوتا ہے + بندہ پرور تمکو پہلے یہ لکھا جاتا ہے کہ میرے دوست [illegible] حسین صاحب کی
خدمت مین میرا سلام کہنا اور یہ کہنا ابتک جیتا ہون اور اس سے زیادہ میرا حال مجھکو بھی
معلوم نہین مرزا حاتم علی صاحب مہر کی جناب مین میرا سلام کہنا اور یہ میرا شعر میری زبان سے
پڑھ دینا شعر شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب + ای [illegible] نظر مہر تو ایمان من است
تمھارے پہلے خط کا جواب بھیج چکا تھا کہ اُسکے دو دن یا تین دن کے بعد دوسرا خط پہنچا سنو
صاحب جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہو اور وہ اُسمین [illegible] بسر کرے اسکا نام عیش ہے
تمھاری توجہ بفراہمی ابیات شعر و سخن کے تمھاری شرافت نفس اور حسن طبع کی دلیل ہے اور بھائی
یہ جو تمھاری سخن گستری ہے اسکی شہرت مین میری بھی تو نام آوری ہے میرا حال اس فن مین
اب یہ ہے کہ شعر کہنے کی روش اور اگلے کہے ہوے اشعار سب بھول گیا مگر ہان اپنے ہندی
کلام مین سے ڈیڑھ شعر یعنی ایک مقطع اور ایک مصرعہ یاد رہگیا ہے سو گاہ گاہ جب دل الٹنے لگتا ہے
تب دس پانچ بار یہ مقطع زبان پر آجاتا ہے شعر زندگی اپنی جب اس ڈھب سے گذری غالب
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے + پھر جب سخت گھبراتا ہون اور تنگ آتا ہون تو یہ
مصرعہ پڑھکر چپ ہو جاتا ہون مصرعہ اے مرگ ناگہان تجھے کیا انتظار ہے + یہ کوئی نہ سمجھے
کہ مین اپنی بے رونقی اور تباہی کے غم مین مرتا ہون جو دکھ مجھکو ہے اُسکا تو بیان تو معلوم
مگر اُس بیان کی طرف اشارہ کرتا ہون انگریزی کی قوم مین سے جو ان روسیاہ کالون کے
ہاتھ سے قتل ہوے اُسمین کوئی میرا امید گاہ تھا اور کوئی میرا شفیق تھا اور کوئی میرا
دوست اور کوئی میرا یار اور کوئی میرا شاگرد ہندوستانیون مین کچھ عزیز کچھ دوست کچھ شاگرد

کچھ معشوق سو وہ سب خاک مین ملگئے ایک عزیز کا ماتم کتنا سخت ہوتا ہے جو اتنے عزیزون کا ماتم دار ہو اُسکو زیست کیونکر نہ دشوار ہو ہاے اتنے یار مرے کہ جو اب مین مرونگا تو میرا کوئی رونے والا بھی نہوگا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایضاً [illegible] کے نام

ہم بہت سے غم نہیں شراب کم کیا ہے + غلام ساقی کوثر ہون مجھکو غم کیا ہے + تمہین خانۂ غالب کی آتش افشانی + یقین ہے ہمکو بھی لیکن اب اُسمین دم کیا ہے + علاقۂ محبت ازلی کو سچ جانکر اور حقوق غلامی جناب مرتضیٰ علی کو سچ جانکر ایک بات اور کہتا ہون کہ بینائی اگرچہ سب کو عزیز ہے مگر شنوائی بھی تو آخر ایک چیز ہے مانا کہ روشناسی اسکے اجارے مین آئی ہے یہ بھی دلیل آشنائی ہے کیا فرض ہے کہ جب تک دید وادید نہوے اپنے کو بیگانۂ یکدگر سمجھین البتہ ہم تم دوست دیرینہ ہین اگر سمجھین سلام کے جواب مین خط بہت بڑا احسان ہے خدا کرے وہ خط جسمین مین نے آپکو سلام لکھا تھا آپکی نظر سے گزر گیا ہو احیاناً اگر نہ دیکھا ہو تو آپ مرزا تفتہ سے لیکر پڑھ لیجیے گا اور خط کے لکھنے کے احسان کو اُس خط کے پڑھ لینے سے دوبالا کیجیے گا [illegible] جان جاکوب کیا جوان مارا گیا ہے سچ ہے اُسکا شیوہ تھا کہ اُردو کی فکر کو مانع آتا اور فارسی زبان مین شعر کہنے کی رغبت دلواتا بندہ پرور یہ بھی نخلین [illegible] مین ماتمی ہون ہزار ہا دوست مرگئے کسکو یاد کرون اور کس سے فریاد کرون جیون تو کوئی غمخوار نہین اور مرون تو کوئی عزادار نہین غزلیں آپکی دیکھین سبحان اللہ چشم بددور اردو کی راہ کے تو سالک ہو گویا اس زبان کے مالک ہو فارسی بھی خوبی مین کم نہین مشق شرط ہے اگر کہے [illegible] گے لطف پاؤگے میرا تو بقول طالب آملی اب یہ حال ہے بیت لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی + دہن بر چہرہ زخمی بود بہ شد + جب آپ نے بغیر خط کے بھیجے مجھکو خط لکھا ہو تو کیونکر مجھکو اپنے خط کے جواب کی نہ تمنا ہو پہلے تو اپنا حال لکھیے کہ مین نے سنا تھا آپ [illegible] مین ہین پھر آپ اکبرآباد مین کیون

خانہ نشین ہین اس ہنگامہ مین آپکی صحبت حکام سے کیسی رہی۔

## مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

[illegible] دو ہزار [illegible] پنشن [illegible] لکھنؤ کا حال [illegible]

سرکار انگریزی سے ملتا تھا اب بھی ملتا ہی یا نہین ہائے لکھنؤ کا حال کچھ کھلتا کہ اُس بہارستان پر کیا گذری اموال کیا ہوے اشخاص کہان گئے خاندان شجاع الدولہ کے زن و مرد کا انجام کیا ہوا قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر کی سرگذشت کیا ہی گمان کرتا ہون کہ بہ نسبت میرے تمکو کچھ زیادہ آگہی ہوگی میدوار ہون کہ جو آپ پر معلوم ہی وہ مجھکو لکھو اپنا پتا مسکن مبارک کشمیری بازار سے زیادہ نہین معلوم ہوا ظاہرا اسی قدر کافی ہوگا ورنہ آپ زیادہ لکھتے مرزا تفتہ کو دعا کہیے گا اور اُنکے اُس خط کے پہونچنے کی اطلاع دیجیے گا جسمین آپ کے خط کی [illegible] نوید لکھی تھی۔

## مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

[illegible] اپنا [illegible] مہر [illegible]

بھلا یا کہان وہ [illegible] کہان سے [illegible] کی مناسبت کے واسطے ید بیضا ڈھونڈھ نکالا ہی آفرین صد ہزار آفرین [illegible] اگر [illegible] ہو تو فقیر کے نزدیک بہت مناسب ہی مصرع نامہ خود سال خویش داد نشان + مرزا تفتہ کا خط ہاترس سے آیا اُنکے لڑکے بالے اچھے ہین اب کی خبر یہ ہین نہین وہ آئینی کے آئینی ہین اگر تمھین بغیر اُنکے آرام نہین تو انکو بغیر تمھارے [illegible] ان ۱۲ صاحب اثنا عشری ہون ہر مطلب کے خاتمہ بر بارہ کا ہندسہ کرتا ہون خدا کرے میرا بھی خاتمہ اسی عقیدہ پر ہو ہم تم ایک آقا کے [illegible] ہین تم جو مجھسے محبت کروگے یا میری غمگساری مین محنت کروگے کیا تمکو غیر جانون جو تمھارا احسان مانون تم سراپا مہر و وفا ہو واللہ اسم با مسمی ہو ۱۲ امبالغہ اس کتاب کی تصحیح مین اسوا [illegible] تمہاری تصحیح کا درست رہنا بڑی بات ہی اگر غلط ہو جائے تو بیہودہ عبارت نری خرافات ہی [illegible] التفات بھائی

منشی نبی بخش صاحب کی صحت الفاظ سے خاطر جمع ہو متوقع ہون کہ وہ تکلیف سہین اور ختم کتاب تک متوجہ رہین منشی شیونراین صاحب نے کاپی میرے دیکھنے کو بھیجی تھی سب طرح میرے پسند آئی چنانچہ انکو لکھد بھیجا ہی اگر ہو سکے تو سیاہی ذرا اور بھی رنگت کی اچھی ہو ۱۲ حضرت چار جلدین یہان کے حکام کو دونگا اور دو جلدین ولایت کو بھیجونگا اللہ اللہ کیا غفلت ہے اور کیا اعتماد ہی زندگی پر بہر حال یہ ہوس تھی اور شاید اب بھی ہو کہ ان چہ جلدونکی کچھ تزئین اور آرایش کیجاوے آپ اپنے بھائی صاحب اور انکا فرزند رشید منشی عبد اللطیف اور منشی شیونراین یہ تینون صاحب فراہم ہون اور باجلاس کونسل یہ امر تجویز کیا جاوے کہ کیا جاوے معہذا دو دو روپیہ کتاب سے زیادہ کا مقدور بھی نہیں ہان ممکن ہے کہ چار جلدین چھ روپے مین اور دو جلدین چھ روپے مین تیار ہون پھر سوچتا ہون کہ یارب آرایش کی گنجایش کہان تاہم اگر کتابون کی جلد ڈیڑھ روپیہ کی اور دو کتابون کی جلدین تین روپے کی بنائی جائے قصہ مختصر کچھ کیا جاے یا یہی کہد یا جاے کہ تیری راے کونسل مین مقبول اور صرف جلدونکی تیاری منظور ہوئی بارہ روپیہ بھیجدے ۱۲ ۔ مطالب اور مقاصد تمام ہوے اور ہم تم بزبان قلم ہمدگر ہم کلام ہوے ۱۲ ۔

## منشی مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

ستمبر سنہ ۱۸۵۸ء

[illegible]

ہونا معلوم ہوا پھر بھائی منشی نبی بخش صاحب نے دوبار لکھا کہ مین باجمال لکھتا ہون مفصل مرزا حاتم علی صاحب نے لکھا ہوگا یارب اُنکے دو خط آگئے مرزا صاحب نے اگر لکھا ہوتا تو انکا خط کیون نہ آتا آپنے حسن اعتقاد سے یون سمجھا کہ نہ لکھنا بمقتضاے بیدلی ہے جب اپنا کام سمجھ لیے تو مجھکو لکھنا کیا ضرور ہی مگر اسکو کیا کرون کہ جواب طلب باتون کا جواب نہین مطلع اخبار آفتاب عالمتاب مین یکم ستمبر ۱۸۵۸ء حال سے حکیم احسن اللہ خان کا نام لکھوا دینا اور دو نمبرونکا ایک بار بھجوا دینا اور آیندہ ہر ہفتہ اسکے ارسال کا [illegible] دینا

کیون صاحب یہ امر [illegible] تھا کہ آپ نے شکر کیا اور اگر دشوار تھا تو اسکی اطلاع دینی
کیا دشوار تھی ابھی شکایت نہین کرتا پوچھتا ہون کہ آیا یہ امر مقتضی شکایت ہین یا نہین
مرزا تفتہ کے ایک خط مین یہ قصہ لکھ چکا ہون کیا اُنھون نے بھی وہ خط تمکو نہین پڑھوایا [illegible]
عقل دوڑائی کوئی درنگ کی وجہ خیال مین نہ آئی اب حصول مدعا سے قطع نظر مین
یہ سوچ رہا ہون کہ دیکھون چھ مہینے بعد برس دن بعد اگر مرزا صاحب خط لکھتے ہین تو اس
امر خاص کا جواب کیا لکھتے ہین مین بھی شاعر ہون اگر کوئی مضمون ہوتا تو میرے بھی خیال
مین آجاتا کوئی عذر ایسا میرے ذہن مین نہین آتا کہ قابل سماعت ہو کہو مین بھی تو دیکھون
تم کیا لکھتے ہو ۱۲

## نمبر ۹ مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

۲۱ ستمبر شنبہ

مرزا صاحب [illegible] کل دوشنبہ
کا دن ۲۰ ستمبر کی تھی صبح کو مین نے آپ کو شکایت نامہ لکھا اور انگریزی ڈاک مین بھیجدیا
دوپہر کو ڈاک کا ہرکارہ آیا تمھارا خط اور ایک مرزا تفتہ کا خط لایا معلوم ہوا کہ جس خط کا
جواب مین آپ [illegible] وہ نہین پہونچا کچھ شکوہ سے شرمندگی اور کچھ خط کے نہ پہونچنے
سے حیرت ہوئی دوپہر ڈھلے مرزا تفتہ کے خط کا جواب لکھا ٹکٹ نکالنے لگا بکس مین سے وہ
تمھارے نام کا خط نکل آیا اب مین سمجھا کہ خط لکھکر بھول گیا ہون اور ڈاک مین نہین بھیجا
اپنے نسیان کو لعنت کی اور چپ ہو رہا متوقع ہون کہ میرا قصور معاف ہو بعد چاہنے عفو جرم
کے آپکے کل کے خط کا جواب لکھتا ہون ۱۲ سبحان اللہ جلدون کی آرائش [illegible]
کیا اچھی ٹھہری ہے میرے دل مین [illegible] باتین تھین یقین ہے کہ متاع شاہوانہ
ہوجائینگی اہار مہرہ اگر ہو جائیگا تو حرف خوب چمک جائینگے اسکا خیال [illegible] نہین
بھی [illegible] روپے کی ہنڈوی پہونچتی ہے روپیہ وصول کر کر مجھکو [illegible] بھیجیگا ورنہ مین
مشوش رہونگا [illegible] ان دو خبرین مشہور ہین انکے باب مین [illegible] پوچھتا ہون

ایک تو یہ کہ لوگ کہتے ہین کہ آگرہ مین اشتہار جاری ہوگیا ہے اور ڈھنڈورا پٹ گیا ہے
کہ کمپنی کا ٹھیکہ ٹوٹ گیا اور بادشاہی عمل ہندوستان مین ہوگیا دوسری خبر یہ ہے کہ
جناب ولسن صاحب بہادر گورنمنٹ کلکتہ کے چیف سکتر اکبر آباد کے لفٹنٹ گورنر بہادر ہوگئے
یہ خبرین دونون لکھی ہین خدا کرے سچ ہون ان کا سچ ہونا آپکے لکھنے پر منحصر ہے ۱۲ ہان صاحب
ایک بات اور ہے اور وہ محل غور ہے مین نے حضرت ملکہ معظمہ انگلستان کی مدح مین ایک
قصیدہ ان دنون مین لکھا ہے تہنیت فتح ہند اور عملداری شاہی ساٹھ بیت ہے منظور یہ تھا
کہ کتاب کے ساتھ قصیدہ ایک اور کاغذ مذہب پر لکھکر بھیجون پھر یہ خیال آیا کہ دس سطر
کے مسطر پر کتاب لکھی گئی ہے یعنی چھاپہ ہوئی ہے اگر یہ چھ صفحے یعنی تین ورق اور چھپ کر
اُس کتاب کے آغاز مین شامل جلد ہو جائین تو بات اچھی ہے آپ اور منشی نبی بخش صاحب
اور مرزا تفتہ منشی شیونراین صاحب سے ملکر اسکا طور درست کر لین اور پھر مجھکو اطلاع دین
تو مین مسودہ آپ کے پاس بھیجدون جب کتاب سب چھپ چکے تو یہ چھپ جائے دو باتین ہین
ایک تو یہ کہ چھ صفحے یعنی کتاب کے سر اور لگایا جاے پہلے کتاب سے دوسرے یہ کہ اسکی سیاہ قلم کی
لوح الگ ہو اور پہلے صفحہ پر جسطرح کتاب کا نام چھاپتے ہین اس طرح یہ بھی چھاپا جاے
کہ (قصیدہ در مدح جناب ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہا) میرا نام کچھ ضرور نہین کتاب کے
پہلے صفحہ پر تو ہوگا ۱۲ ہنڈوی کی رسید اور اس مطلب خاص کا جواب باصواب یعنی
نوید قبول جلد لکھیے ۱۲

## ۱۹ مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

بھائی صاحب خدا تمکو دولت و اقبال روز افزون عطا کرے اور ہم تم ایک جگہ
رہا کرین خدا کرے قصیدے کے چھاپے کی منظوری اور ہنڈوی کی رسید آئے گو
مین عیوض ہنڈوی کا رسیدچپ جا ہے ہنگواؤ اور کتابونکی لوحین اور جلدین موافق
اپنی راے کے بنوالو ۱۲ اب آپ دو ورق ڈاک مین بھیجا ہون قصیدہ لکھکر اور کتابونکی درستی

ہمت مصروف رکھین قصیدے کے مسودے کا ورق مرزا تفتہ کے خط مین پہونچ گیا ہوگا
آپ نے اور مرزا تفتہ نے اور بھائی منشی نبی بخش صاحب نے قصیدے کو دیکھا ہوگا قصیدہ کا
شامل کتاب ہونا بہت ضرور ہے پر دیکھا چاہیے صاحب مطبع کو کیا منظور ہے اگر وہ کاغذ
کی قیمت کا عذر کرینگے تو ہم پانچ سات روپیے اور بھی انکا بھر دینگے جناب ادمنسٹن
صاحب بہادر سے مین صورت آشنا نہین کبھی نہین انکو کہین دیکھا نہین خطونکی میرے انکے
ملاقات ہے اور نامہ و پیام کی نوبت آتی ہے کہ جب کوئی نواب گورنر جنرل بہادر دہلی آتے ہین
تو میری طرف سے ایک قصیدہ بطریق نذر جاتا ہے چنانچہ جناب صاحب بہادر اجنٹ دہلی و
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ بھجواتا ہون اور صاحب سکرتر بہادر گورنمنٹ کا خط اسکی
رسید مین بسبیل ڈاک پاتا ہون جب جناب لارڈ کیننگ بہادر نے کرسی گورنری پر اجلاس
فرمایا تو مین نے موافق دستور کے قصیدہ ڈاک مین بھجوایا ادمنسٹن صاحب بہادر
چیف سکرتر کا مجھکو خط آیا تو انھون نے باوجود عدم سابقہ معرفت میرا القاب بڑھایا
قبل ازین خان صاحب بسیار مہربان دوستان میرا القاب تھا اس قدر شناس نے
ازراہ قدر افزائی صاحب مشفق بسیار مہربان مخلصان لکھا اب فرمائیے انکو کیونکر اپنا
محسن اور مربی نہ جانون کیا کافر ہون جو احسان نہ مانون بہر حال برخوردار مرزا تفتہ کو
دعا کہتا ہون بھائی اب مین اسکا منتظر رہتا ہون کہ تم اور مرزا صاحب مجھکو لکھو کہ لو
صاحب دستنبو کا چھاپہ تمام کیا گیا اور قصیدہ چھاپکر ابتدا مین لگا دیا گیا مادہ تاریخ مین
کیا برائی ہے جو تمھارے جی مین یہ بات آئی ہے کہ مجھسے بار بار پوچھتے ہو مادہ تاریخ اور قطعہ لکھو
اور خاتمہ کتاب پر لگا دو ایک قطعہ مرزا صاحب کا ایک قطعہ تمھارا یہ دونون قطعے رہین اگر
وہان کوئی اور صاحب شاعر ہون تو وہ بھی کہین اس عبارت سے یہ نہ سمجھنا کہ روئے سخن
ساری خدائی کیطرف ہے بلکہ خاص یہ اشارہ بھائی کی طرف ہے یعنی مولانا حقیر کو توجہ اس
باب مین چاہیے اور انکا نام بھی اس کتاب مین چاہیے ۱۲ اس خط کو لکھکر بند

کر چکا تھا کہ ڈاک کا ہرکارہ میرے مشفق منشی شیونرائن صاحب کا خط لایا بارے قصیدہ کا
مسودہ پہونچ گیا اور منشی صاحب نے اسکا چھاپنا قبول کیا یہ تشویش رفع ہوگئی آپ انسے
میرا سلام کہیے گا اور یہ کہیے گا مصرعہ شکر رافتہاے تو چندانکہ رافتہاے تو + اور یان کو
اطلاع دیجیے گا کہ اخبار کا لفافہ ہرگز مجھکو نہین پہونچا ورنہ کیا امکان تھا کہ مین اسکی رسید نہ لکھتا ۱۲

## مرزا حاتم علی مہر صاحب کے نام

اکتوبر

بھائی صاحب آپکے خامہ مشکبار کی صریر نے کس ایوان کی لوح طلائی کا آوازہ یہان
تک پہونچایا بلکہ مجھکو انکی نوجوان کا سرخط طلائی مانند شعاع آفتاب نظر آیا کیا پوچھنا ہے
اور کیا کہنا ہے مجھکو تو بموجب اس مصرعہ کے مصرعہ خاموشی از ثناے تو حد ثناے تست
دل مین خوش ہوکر چپ رہنا ہے حضرت مدح کو ایک موقع ضرور ہے مجھکو آپکے حکم کا بجالانا
منظور ہے اس تذکرے کے بھیجنے کے بعد جب کوئی انکا عنایت نامہ آئیگا تو بندۂ درگاہ مدح گستری
کیا جوہر دکھائیگا اس نظم مین آپکا ذکر خیر بھی آجائیگا اب یہ تو فرمائیے کہ مدت انتظار کب انجام
پائیگی اور کتابونکی روانگی کی خبر مجھکو کب آئیگی آپ کی فرط توجہ کا سب طرح یقین ہے
سیاہ قلم کی پانچ ات جلدین بھی اگر رنگینی ہون تو کچھ عجب نہین ہے جلدون کا بنانا البتہ
چھاپے کے اختتام پر موقوف ہے معلوم تو ہو تا ہم کہ بھائی نبی بخش صاحب اور ہمارے شفیق
منشی شیونرائن صاحب کی ہمت اسکے انجام ہونے پر مصروف ہے یارب اسی اکتوبر کے
مہینے مین یہ کام انجام پاجائے اور چالیس جلدون کا پشتارہ میرے پاس آجائے ۱۲
مرزا تفتہ کو کیا دون اور کیا لکھون مگر [illegible] دعا لکھون صاحب [illegible] کرو کام مین
تعجیل کرو مصرعہ اے زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش + خدا کرے نثر کی تحریر انجام پا گئی ہو
اور قصیدہ کے چھاپنے کی نوبت آگئی ہو قصیدہ کا نثر سے پہلے لگانا از راہ کرم [illegible]
ورنہ نثر مین صنعت اور نظم کا اور انداز ہے یہ اسکا دیباچہ کیون ہو بلکہ صورت ان دونون کے
اجماع کی یون ہو کہ سر رشتہ آمیزش توڑ دیا [illegible] کے [illegible] بیچ مین

ایک ورق سادہ چھوڑ دیا جائے ۱۲ اسے اسپنگلو کا اگر کوئی خط اندور سے آیا ہو تو مجھکو بھی
آگہی دو چاہو تمھین ابتدا کرو اور ایک خط انکو لکھو اور اُسکا پرداز اس بات پر رکھو کہ اب
وہ کتابین تیار ہو جانے کو آدمی آپ کی خدمت مین کہان بھیجی جائین اور کیا پتا لکھا جائے
یہ خط جواب طلب ہو جائیگا اور ان کو جواب لکھنا پڑیگا۔

## ۱۳۹ مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

مرزا صاحب مین نے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہے کہ مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا ہے
ہزار کوس سے بزبان قلم باتین کیا کرو ہجر مین وصال کے مزے لیا کرو کیا تمنے مجھسے بات
کرنیکی قسم کھائی ہے اتنا تو کہو کہ کیا بات تمھارے جی مین آئی برسون ہوگئے کہ تمھارا خط نہین
آیا نہ اپنی خیر و عافیت لکھی نہ کتابون کا بیورا بھجوایا ہان مرزا تفتہ نے ہاترس سے یہ خبر دی ہے
کہ پانچ ورق پانچ کتابون کے آغاز کے انکو دے آیا ہون اور انھون نے سیاہ قلم کی
لوحون کی تیاری کی ہے تمھارے خط سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ دو کتابونکی طلائی لوح مرتب
ہوگئی ہے پھر اب ان دو کتابونکی جلدین بنجانے کی کیا خبر ہے اور ان پانچ کتابونکے
تیار ہونے مین ورنگ کسقدر ہے مہتمم مطبع کا خط پرسون آیا تھا وہ لکھتے ہین کہ تمھاری
چالیس کتابین بعد منہائی لینے سات جلدونکے اسی ہفتہ مین تمھارے پاس پہونچ جائینگی
اب حضرت ارشاد کرین کہ یہ سات جلدین کب آئینگی ہرچند کاریگرونکے دیر لگانیسے تم بھی
مجبور ہو مگر ایسا کچھ لکھو کہ آنکھونکی نگرانی اور دل کی پریشانی دور ہو خدا کرے اُن
تینتیس ۳۳ جلدونکے ساتھ یا دو تین روز آگے پیچھے یہ سات جلدین آپ کی عنایتی بھی
آئین تا خاص و عام جا بجا بھیجی جائین میرا کلام میرے پاس کبھی کچھ نہین رہا ضیاء الدین خان
اور حسین مرزا جمع کر لیتے تھے جو مین نے کہا انھون لکھ لیا اُن دونون کے گھر لٹ گئے
ہزارون روپے کے کتاب خانے برباد ہوگئے اب مین اپنے کلام کے دیکھنے کو ترستا ہون
کئی دن ہوئے کہ ایک فقیر کہ وہ خوش آواز بھی ہے اور زمزمہ پرداز بھی ہے ایک غزل میری

کہین سے لکھوا لیا اُسنے وہ کاغذ جو مجھکو دکھایا یقین سمجھنا کہ تمکو رونا آیا غزل تمکو بھیجتا ہون اور صلہ مین اسکے اس خط کا جواب چاہتا ہون **غزل** درد منت کش دوا نہوا + مین نہ اچھا ہوا برا نہوا + جمع کرتے ہو کیون رقیبون کو + اک تماشا ہوا گلہ نہوا + رہزنی ہے کہ دلستانی ہے + لیکے دل دلستان روانہ ہوا + ہے خبر گرم اُنکے آنیکی + آج ہی گھر مین بوریا نہوا + زخم گر دب گیا لہو نہ تھما + کام گر رک گیا روا نہوا + کتنے شیرین ہین تیرے لب کہ رقیب + گالیان کھا کے بے مزا نہوا + کیا وہ نمرود کی خدائی تھی + بندگی مین مرا بھلا نہوا + جان دی دی ہوئی اُسکی تھی + حق تو یون ہے کہ حق ادا نہوا + کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہین + آج غالب غزل سرا نہوا +

## بنام مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

بھائی صاحب مطبع مین سے سادہ کتابین یقین ہے کہ آج کل بھیجی جائین اور پس و پیش سات جلدین آپ کی بنوائی ہوئی بھی آئین بالفعل ایک عقدہ سر رشتہ خیال مین پڑا ہے یعنی از روے اخبار مفید خلایق ذہن نشین ہوا ہے کہ اس ہفتہ مین جناب ایڈمنسٹن صاحب بہادر آگرہ آئینگے اور وہان لفٹنٹ گورنری پر اجلاس فرماوینگے اس صورت مین اغلب ہے کہ ولیم میور صاحب بہادر انکی جگہ چیف سکرتر ہوجائینگے پھر دیکھیے کہ محکمہ لفٹنٹ گورنری مین اپنا سکرتر کسکو بنائینگے میرمنشی اس محکمہ کے تو وہی منشی غلام غوث خان رہینگے دیکھیے ہمارے منشی مولوی قمر الدینخان کہان رہتے ہین بہر حال آپسے یہ استدعا ہے کہ پہلے کتابون کا حال لکھیے اور پھر جدا جدا جواب ہر سوال کا لکھیے جب تک ایڈمنسٹن صاحب بہادر چیف سکرتر تھے تو یہ خیال مین تھا کہ انکی نذر اور نواب گورنر جنرل بہادر کی نذر یعنی دو کتابین مع اپنے خط کے اُنکے پاس بھیجونگا اب حیران ہون کہ کیا کرون آیا اُن کی جگہ سکرتر کون ہوا اور یہ جو لفٹنٹ گورنر ہوے تو اُنھون نے سکرتر کسکو کیا میرمنشی لفٹنٹ گورنر کا کون رہا اور گورنر جنرل کا میرمنشی کون ہے جو آپکو معلوم ہو وہ اور

جو نہ معلوم ہو وہ دریافت کر کر لکھیے قمر الدین خان کا حال ضرور منشی غلام غوث خان کا حال بھی ضرور لکھنا بھائی میرے سر کی قسم اس خط کا جواب ضرور لکھنا اور مفصل لکھنا اور ایسا واضح لکھنا کہ مجھسا کند ذہن اچھی طرح اسکو سمجھ لے زیادہ کیا لکھون۔

## ۹۵ مرزا حاتم علی مہر مخلص کے نام

[illegible]

شنبہ

چار گھڑی دن رہے نامہ فرحت فرجام اور چار گھڑی کے بعد وقت شام [illegible] چار روپے کا پارسل پہونچا + واہ کیا خوب برمحل پہونچا + آدمی کو موافق اسکی تمنا کے آرزو برآنی بہت محال ہے میری آرزو ایسی برآئی کہ برتر از وہم و خیال ہے بتاؤ تو میرے تصور مین بھی نہین گذرتا تھا مین تو صرف اسی قدر خیال کرتا تھا کہ جلدین بندھی ہوئی دو دو تین تین روپے کی زرین اور پانچ کی لوحین سیاہ قلمی کی ہونگی واللہ اگر تصور مین بھی گذرتا ہو کہ کتابین اس رقم کی ہونگی جب تک جہان ہے تم جہان مین رہو ائمہ اطہار علیہم السّلام کی امان مین رہو میرا مقصود یہ تھا کہ [illegible] مثل ان چار کے بجائے نہ یہ کہ دو [illegible] رنگ دکھلائے اب مین حیران ہون کہ آیا شمار رائمہ نے ان بارہ روپے [illegible] یا کچھ تمہارا روپیہ صرف ہوا دو پارسلون کا محصول دو رجسٹری کا محصول قیمت [illegible] لوحین طلائی یہ ساری بات اس روپے مین کسطرح بن آئی اور کیونکر معلوم کرون کس سے پوچھون خدا کرے تم تکلف نہ کرو اور اس امر کے اظہار مین توقف نہ کرو حقانی آدمی کو بغیر حال معلوم ہوے آرام نہین آتا جہان محبتین دینی اور روحانی ہون وہان تکلف کام نہین آتا زیادہ اس سے کہ شکر گزار ہون اور شرمسار ہون کیا لکھون مصرعہ

چارہ خاموشیست چیزے راکہ از تحسین گذشت +

## ۹۶ مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

بندہ پرور [illegible] آج جواب لکھتا [illegible] اکتنا شتاب

لکھتا ہون مطالب مندرجہ کے جواب کا بھی وقت آتا ہی پہلے تم سے یہ پوچھا جاتا ہی کہ برابر کئی
خطون مین تمکو غم واندوہ کا شکوہ گزار پایا ہی پس اگر کسی بے درد پر دل آیا ہی تو شکایت کی
گنجایش ہی بلکہ یہ غم تو نصیب دوستان درخور افزایش ہی بقول غالب علیہ الرحمۃ بیت کسیکو
دیکے دل کوئی نوا سنج فغان کیون ہو + نہو جب دل ہی پہلو مین تو پھر منھ مین زبان کیون ہو
ہای ہی حسن مطلع یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہی مصرعہ ہوا تو دوست جسکا دشمن اُسکا
آسمان کیون ہو + افسوس ہی کہ اس غزل کے اور اشعار یاد نہ آئے ۱۲ اور اگر خدا نخواستہ باعث
غم دنیا ہی تو بھائی ہمارے ہمدرد نہ ہو ہم اس بوجھ کو مردانہ اُٹھا رہے ہین تم بھی اٹھاؤ
اگر مرد ہو بقول غالب مرحوم شعر ولا یہ درد والم بھی تو مغتنم ہی کہ آخر + نہ گریۂ سحری ہی نہ
آہ نیم شبی ہی + سحر ہوگی خبر ہوگی اس زمین مین یعنی وہ شعر شعر تمھارے واسطے دل سے مکان
کوئی نہین بہتر + جو آنکھون مین نہین تمھین دکھلائی تو ڈھونڈتا ہون نظر ہوگی کتنا خوب ہی اُردو کا
کیا اچھا اسلوب ہی قصیدے کا مشتاق ہون خدا کرے جلد چھاپا جائے تو ہمارے دیکھنے مین بھی
آئے کیا کہیے بھلا کہیے یہ زمین ایکبار یہان طرح ہوئی تھی مگر بحر اور ہی تھی غالب اشعار
کہون جو حال تو کہتے ہو مدعا کہیے + تمھین کہو کہ جو تم یون کہو تو کیا کہیے + رہے نہ جان تو قاتل
کو خون بہا دیجے + کٹے زبان تو خنجر کو مرحبا کہیے + سفینہ جبکہ کنارے پر آلگا غالب + خدا سے
کیا ستم وجور ناخدا کہیے + اور وہ جو فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یہ بحر ہی اسمین ایک میرا
قطعہ ہی کہ وہ مین نے کلکتہ مین کہا تھا تقریب یہ کہ مولوی کرم حسین صاحب ایک میرے دوست تھے
انھون نے ایک مجلس مین چکنی ڈلی بہت پاکیزہ اور بے ریشہ اپنے کف دست پر رکھکر مجھسے کہا
کہ اسکی کچھ تشبیہات نظم کیجیے مین نے وہان بیٹھے بیٹھے نو دس شعر کا قطعہ لکھکر انکو دیا اور صلہ مین
وہ ڈلی انسے لی اب سوچ رہا ہون وہ شعر یاد آتے جاتے ہین لکھتا جاتا ہون قطعہ ہی جو صاحب
کے کف دست پہ یہ چکنی ڈلی + زیب دیتا ہی اسے جسقدر اچھا کہیے + خامہ انگشت بدندان کہ اسے
کیا لکھیے + ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے + اختر سوختۂ قیس سے نسبت دیجے + خال مشکین رخ دلکش

اب یقین ہے کہ خدمت منصفی ملے اور جلد ترقی کرو ایسا کہ سال آئندہ تک تم بدو و صدر الصدور
ہو جاؤ انشاء اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ مغل نے تمہارا ذکر مجھسے کیا تھا اور وہ اشعار جو تمنے
اُسکے حسن کے وصف مین لکھے تھے تمہارے ہاتھ کے لکھے ہوے مجھکو دکھائے تھے اب
ایک یہ زمانہ ہے کہ طرفین سے نامہ و پیام آتے جاتے ہین بانشاء اللہ تعالی وہ دن بھی آئیگا کہ تم
باہم بیٹھین اور باتین کرین قلم بیکار ہو جائے زبان بر گفتار آئے ۱۲- انشاء اللہ جان کا بھی
قصیدہ مین نے دیکھا ہے تمنے بہت بڑھکر لکھا ہے اچھا اسمان باندھا ہے زبان پاکیزہ مضامین
اچھوتے معانی نازک مطالب کا بیان دلنشین ہے زیادہ کیا لکھون۔

## ۹۹ مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

**شعر** خود شکوہ دلیل رفع آزار بس است + آید بزبان ہر انچہ از دل برود
فقیر شکوہ سے بُرا نہین مانتا مگر شکوہ کے فن کو سوا میرے کوئی نہین جانتا
شکوہ کی خوبی یہ ہے کہ راہ راست سے منہ نہ موڑے اور منہ دوسرے کے واسطے
جواب کی گنجایش نہ چھوڑے کیا مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مجھکو آپکا فرخ آباد جانا معلوم نہ ہوگا اچھا
اسواسطے آپکو خط نہین لکھا تھا کیا مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مین نے اِس عرصہ مین کئی خط
بھجوائے اور وہ اُلٹے پھر آئے اب شکوہ کا ہے کو کرتے ہین اپنا گناہ میرے ذمہ دھرتے ہین
نہ جاتے وقت لکھا کہ مین کہان جاتا ہون نہ وہان جا کر لکھا کہ مین کہان رہتا ہون کل آپکا مہربانی نامہ
آیا آج مین نے اُسکا جواب بھجوایا کہیے اپنے دعوی مین صادق ہون یا نہین پس دردمندونکو
زیادہ ستانا اچھا نہین مرزا تفتہ سے آپ فقط اسلئے خفا ہین کہ خط نہ لکھنے کے سبب سے گران ہین مین یہ
بھی نہین جانتا کہ ان دنون مین وہ کہان ہین آج توکلت علی اللہ سکندر آباد خط بھیجتا ہون
دیکھون کیا لکھتا ہون۔

## مرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام

**شعر** شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب + اے تو غائب ز نظر مہر تو [illegible]

حلیۂ مبارک نظر افروز ہوا جانتے ہو کہ مرزا یوسف علی خان عزیز نے جو کچھ تمسے کہا اُس کا
منشا کیا ہی کبھی مین نے بزم احباب مین کہا ہوگا کہ مرزا حاتم علی کے دیکھنے کو جی چاہتا ہے
سنتا ہون کہ وہ طرحدار آدمی ہین اور بھائی تمھاری طرحداری کا ذکر مین نے مغل جان سے
سنا تھا جس زمانے مین کہ وہ نواب حامد علی خان کی نوکر تھی اور انمین مجھمین بے تکلفانہ ربط
تھا تو اکثر مغل سے پہرون اختلاط ہوا کرتے تھے اُسنے تمھارے شعر اپنی تعریف کے بھی مجھکو
دکھائے ہین بہرحال تمھارا حلیہ دیکھکر تمھارے کشیدہ قامت ہونے پر مجھکو رشک نہ آیا
کسواسطے کہ میرا قد بھی درازی مین انگشت نما ہے تمھارے گندمی رنگ پر رشک نہ آیا کسواسطے
کہ جب مین جیتا تھا تو میرا رنگ چنپئی تھا اور دیدہ ور لوگ اُسکی ستایش کیا کرتے تھے
اب جو کبھی مجھکو وہ اپنا رنگ یاد آتا ہی تو چھاتی پر سانپ سا پھر جاتا ہے ہان مجھکو رشک آیا
اور مین نے خون جگر کھایا تو اس کلمہ پر کہ (ڈاڑھی خوب گھٹی ہوئی ہی) وہ مزے یاد آگئے
کیا کہون جی پر کیا گذری بقول شیخ علی حزین شعر تا دسترسم بود زدم چاک گریبان + شرمندگی
از خرقۂ پشمینہ ندارم + جب ڈاڑھی مونچھ مین سفید بال آگئے تیسرے دن چیونٹی کے انڈے
گالون پر نظر آنے لگے اس سے بڑھکر یہ ہوا کہ آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے ناچار مسی بھی
چھوڑ دی اور ڈاڑھی بھی مگر یہ اور کہیے کہ اس بھونڈے شہر مین ایک عام وردی ہے ملا حافظ
بساطی - نیچہ بند - دھوبی - سقہ - بھٹیارا - جولاہا - کنجڑا منھ پر ڈاڑھی سر پر بال فقیر نے
جسدن ڈاڑھی رکھی اُسیدن سر منڈایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا بک رہا ہون ۱۲
بندہ نے دستنبو جناب اشرف الامرا جارج فریڈرک ایڈمنسٹن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر غرب و شمال
کی نذر بھیجی تھی سو اُنکا فارسی خط محررۂ دہم مارچ مشتمل تحسین و آفرین و اظہار خوشنودی
بطریق ڈاک آگیا پھر مین نے تہنیت مین لفٹنٹ گورنری کے قصیدہ فارسی بھیجا اُسکی رسید مین
نظم کی تعریف اور اپنی رضامندی پر متضمن خط فارسی بسبیل ڈاک مرقومۂ چہاردہم آگیا پھر
ایک قصیدہ فارسی بطریق تہنیت مین جناب رابرٹ منٹگمری صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر

کیا کہیے مثنوی پہونچی جھوٹ بولنا میرا شعار نہین کیا خوب بول چال ہے انداز اچھا بیان اچھا
روزمرہ صاف جبشیون کا استغاثہ کیا کہون کیا مزہ دے رہا ہے بیگم صاحب کو پہسوڑ مین
پھنسایا + چھٹا بیگم نے بے حرمت کرایا + اس مثنوی نے اگلی مثنویون کو تقویم پارینہ بنا دیا ۱۲
بیان بخشایش ہم گنہگارون تک کیونکر پہونچیگا مگر ہان اس راہ سے شعر عمدہ اسکو سمجھتے کرامت
گناہگارانہ بخشش کا متوقع ہون مین ابھی تک یہ بھی نہین سمجھا کہ وہ نسخہ نظم ہے یا نثر ہے
اور مضمون اسکا کیا ہے مرزا یوسف علی خان آٹھ دس مہینے سے مع عیال و اطفال اسی
شہر مین مقیم ہین ایک ہندو امیر کے گھر مکتب کا سا طور کر لیا ہے میرے مسکن کے پاس ایک مکان
کرایہ کو لے لیا ہے اسمین رہتے ہین اگر انکو خط بھیجو تو میرے مکان کا پتا لکھ دینا اور یہ بھی آپکو
معلوم رہے کہ میرے خط کے سرنامہ پر محلہ کا نام لکھنا ضرور نہین شہر کا نام اور میرا نام قصہ تمام
ہان یار عزیز کے خط پر میرے مکان کے قریب کا پتا ضرور ہے دو روز سے شعاع مہر کو دیکھا ہے
ہین اکثر تمھارا ذکر خیر رہتا ہے وہ نواب ہر وقت نہین تشریف رکھتے ہین رات کو تو بہر حال گھڑی دو گھڑی
کی نشست روز رہتی ہے ابھی یہین سے اٹھکر مکتب کو گئے ہین تمکو سلام کہتے ہین اور شعاع
مہر کے مداح اور بیان بخشایش کے مشتاق ہین۔

## نواب انور الدولہ بہادر شفق کے نام

۱۵ فروری
۶ رمضان
دوشنبہ

شعر ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق + ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما —
خداوند نعمت آج دوشنبہ ۶- رمضان کی اور ۱۵- فروری کی ہے اسوقت کہ بارہ پر تین بجے
مین عنایت نامہ پہونچا ادھر پڑھا ادھر جواب لکھا ڈاک کا وقت نہ رہا خط کو معنون کر رکھتا
ہون کل سہ شنبہ ۱۶- فروری کو ڈاک مین بھجوا دونگا سال گذشتہ مجھپر بہت سخت گذرا ۱۲- ۱۳
مہینے صاحب فراش رہا اٹھنا دشوار بیٹھنا اجیرن اچھا برا کیسا نہ تپ نہ کھانسی نہ اسہال نہ فالج نہ
لقوہ ان سب سے بدتر ایک صورت پر کدورت یعنی احتراق کا مرض مختصر یہ کہ سر سے پانون تک
بارہ پھوڑے ہر پھوڑا ایک زخم اور ہر زخم ایک غار ہر روز بے مبالغہ ۱۲- ۱۴ پھاہے ایک ایک پھوڑے پر

مرہم خورکار نودس مہینے بے خور وخواب رہا ہون اور شب و روز بیتاب راتین یون گذری ہین کہ اگر کبھی آنکھ لگ گئی دو گھڑی غافل رہا ہونگا کہ ایک آدھ پھوڑے مین ٹیس اٹھی جاگ اٹھا تڑپا کیا پھر سوگیا پھر ہوشیار ہوگیا سال بھر مین تین حصے دن یون گذرے پھر تخفیف ہونے لگی دو تین مہینے مین لوٹ پوٹ کر اچھا ہوگیا نئے سرسے روح قالب مین آئی اجل نے میری سخت جانی کی قسم کھائی اب اگرچہ تندرست ہون لیکن ناتوان اور سست ہون حواس کھو بیٹھا حافظہ کو رو بیٹھا اگر اٹھتا ہون تو اتنی دیر مین اٹھتا ہون کہ جتنی دیر مین ایک قد آدم دیوار اُٹھے آپکی پرسش کے کیون نہ قربان جاؤن کہ جب تک میرا مرنا نہ سنا میری خبر نہ لی میری مرگ کے مخبر کی تقریر اور مثل میری یہ تحریر آدھی سچ اور آدھی جھوٹ درصورت مرگ نیم مردہ اور درحالت حیات نیم زندہ ہون شعر کشاکش ضعفم نگسلد روان از تن اینکہ من بمیرم ہم ز ناتوانیہاست + اگر ان سطور کی نقل میرے مخدوم مولوی غلام غوث خان بہادر میر منشی لفٹنٹ گورنری غرب وشمال کے پاس بھیجدیجیے تو انکو خوش اور مجھکو ممنون کیجیے گا۔

## ایضاً خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

آخر جنوری سنہ ۱۸۵۷ع
۳۰
دیکھو ص ۱۱۷۔

قبلہ کبھی آپ کو بھی خیال آتا ہے کہ کوئی ہمارا دوست جو غالب کہلاتا ہے زندہ ہے کیا کھاتا پیتا ہے اور کیونکر جیتا ہے پنشن قدیم اکیس مہینے سے بند اور مین سادہ دل فتوح جدید کا آرزومند اُس پنشن کا احاطۂ پنجاب کے حکام پر مدار ہے سو انکا یہ شیوہ اور یہ شعار ہے کہ نہ روپے دیتے ہین نہ جواب نہ مہربانی کرتے ہین نہ عتاب خیر اُس سے قطع نظر کیجیے سنیے اور مہر سنہ ۱۸۵۶ع بموجب تحریر وزیر عطیۂ شاہی کا امیدوار ہون تقاضا کرتے ہوے شرماؤن اگر گنہگار رہون گنہگار ٹھہرتا تو گولی یا پھانسی سے مرتا اس بات پر کہ مین بیگناہ ہون مقید اور مقتول نہونے آپ اپنا گواہ ہون پیشگاہ گورنمنٹ کلکتہ مین جب کوئی کاغذ بھیجا ہے بقلم چیف سکرتر بہادر اسکا جواب پایا ہے ابکی بار دو کتابین بھیجین ایک پیشکش گورنمنٹ اور ایک نذر شاہی ہے نہ اُسکے قبول کی اطلاع نہ اُسکے ارسال سے آگاہی ہے جناب ولیم میور صاحب بہادر نے بھی

عنایت فرمائی انکی بھی کوئی تحریر مجھکو نہ آئی یہ سب ایک طرف اب خبرین ہین مختلف کہتے
ہین کہ چیف سکرٹر بہادر لفٹنٹ گورنر ہوے یہ کوئی نہین کہتا کہ انکی جگہہ کون سے صاحب
عالیشان چیف سکرٹر ہوے مشہور ہی کہ جناب ولیم میور صاحب بہادر صدر بورڈ تشریف لیگئے
یہ کوئی نہین بتاتا کہ لفٹنٹ گورنری کی سکرٹری کا کام کسکو دیگئے آپکا حال کوئی نہین کہتا
کہ آپ کہان ہین ہان از روے قیاس جانتا ہون کہ آپ اُسی منصب اور اُسی دفتر مین شادو
شادمان ہین جواب لفٹنٹی کے سکرتر ہوے ہونگے اُنسے علاقہ رہتا ہوگا میور صاحب بہادر سے
کا ہے کو ملنا ہوتا ہوگا لفٹنٹ گورنری اور صدر بورڈ یہ دونون محکمے الہ آباد آگئے یا آئینگے
بہرحال آپ اب کیون آگرہ کو جائینگے نواب گورنر جنرل بہادر کی روانگی کی بھی خبرین
اختلاف ہی کوئی کہتا ہی کہ ۲ جنوری کو گئے کوئی کہتا ہی فروری مین کوچ فرمائینگے مین تو
اُدھر سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا ہر طرح اپنی قسمت کو رو بیٹھا اگر چاہتا ہون کہ حقیقت واقعی
بہ کما حقہ اطلاع حاصل ہو تا کہ تسلی خاطر اور تسکین دل ہو اگر ان مطالب کا جواب نہ مجمل بلکہ
مفصل نہ دیر بلکہ جلد مرحمت کیجیے گا تو گویا مجھکو مول لے لیجیے گا زیادہ اس سے کیا لکھون ۔

## ۱۰۶ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

۲ دسمبر پنجشنبہ

پیر و مرشد یہ خط ہی یا کرامت ہے صاف صفاے ضمیر و کشف حجاب کی علامت ہے
مدعا ضروری التحریر اور اندیشہ نشان مسکن و دامنگیر اگر یہ خط کل نہ آجاتا تو آج کیونکر لکھا جاتا
سبحان اللہ حیران ہیان مجھکو وہ مطلب خطیر در پیش آیا ہی اُسی دن آپ نے وہان خط
لکھنے کو قلم اُٹھایا ہی آپ کو عارف کامل کیونکر نہ کہون اور کیا سمجھون ولی اگر نہ کہون مدعا
بیان کرتا ہون مگر یہ گمان کرتا ہون کہ یہ خط پہونچنے نہ پائیگا کہ وہ راز سربستہ آپ پر
کھل جائیگا یعنی یکشنبہ ۲۸ ۔ نومبر کو دو خط اور دو پارسل ایک مین دستنبو کا ایک مجلد
اور ایک مین تین مع ابسیل ڈاک روانہ کر چکا ہون خطون کا چوتھے پانچوین دن اور
پارسل کا چھٹوین ساتوین دن پہنچنا خیال کر رہا ہون پارسلون کے عنوان پر خط نکی

معیت رقم کی ہی اور خطوط کے سرنامے پر پارسلون کے ارسال کی اطلاع دی ہی تین
کتاب والی پارسل اور ایک خط پر جناب سکرٹر بہادر اول کا نام نامی ہی اور ایک کتاب
والی پارسل اور ایک خط پر جناب چیف سکرٹر بہادر دوم کا اسم سامی ہی آج پانچوان
دن ہی خط اگر دونون پہونچ گئے ہون تو کیا عجب ہی بلکہ سچ تو یون ہی کہ اگر نہ پہونچے ہون
تو بڑا غضب ہی اگلے عرائض کے نہ پہونچنے مین کچھ شک نہین جواب امر آخری دفتر مین اُسکا
پتا آجتک نہین یارب کارپردازان ڈاک ڈاکو نہ بنجائین اور میرے ان دونون خطون اور
پارسلون کو باحتیاط پہونچائین صرف عنایت کی گنجایش تو آپ جب لکھینگے کہ دو خط اور پارسل پہونچ
جائینگے ابھی تو آپ سے مجھکو اُنکے نہ پہونچنے کا سوال ہی کسواسطے کہ جب تک آپ اطلاع نہ دینگے
اُنکے نہ پہونچنے کی بھی خبر مجھ تک پہونچنی محال ہی بہرحال یہ نیازنامہ جسدن پہونچے اُسکے
دوسرے دن جواب لکھیے جیسا مین نے جلد لکھا ایسا ہی آپ بھی شتاب لکھیے آپکے عنایت نامہ
مین کوئی امر ایسا نہ تھا کہ جسکا جواب لکھا جائے یا اُس باب مین کچھ اور عرض کیا جائے لوہارو
کی روانگی کا خط جب آئیگا لوہارو کو بھیجدیا جائیگا جناب منشی نواب جان صاحب اور جناب
منشی اظہار حسین صاحب مین اور آپ مین اگر ربط بے تکلف ہو تو اُن دونون صاحبون
کی خدمت مین میرا سلام نیاز پہونچا دیجیے نہ توقف ہو مصرعہ تم سلامت رہو قیامت تک ۱۲

## بنام خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

قبلہ اس نامۂ مختصر نے وہ کیا جو پارۂ ابر کشت خشک سے کرے یعنی خط اور پارسل کا
پہونچ جانا ایسا نہین کہ اُسکی خبر پاکر بخت کی رسائی کا سپاس گزار نہون یہ تو حضرت کو
لکھ چکا ہون کہ دوسرا پارسل اور خط معًا اس پارسل اور اس خط کے ساتھ بھیجا گیا ہی اور
ہر گونہ توقع کا خیال اُسی پارسل پر ہی کسواسطے کہ اُس خط مین حاکم اعظم کے نام کی عرضی
ملفوف ہی جانتا ہون کہ محکمۂ ایک ڈاک ایک دونون پارسل اور دونون لفافے ایک دن
پہونچے ہونگے مگر دل نہین مانتا اور کہتا ہی کہ نہ مانونگا جب تک کہ حضرت اُس سررشتہ سے

معلوم کر کر نہ لکھینگے اب آپ جانیے اور یہ دل سوداز دہ مین اسکی سپارش کرنے والا اور اسکے مدعا کا گذارش کرنے والا کون ہان اتنی بات ہے کہ آپ لکھ سکتے ہین بلکہ یہ بھی آپ مجھپر حالی کر سکتے ہین کہ نذر ولایت کی ولایت کو روانہ ہوئی یا نہین میری جگر کاوی کی قدردانی ہوئی یا نہین پہنچگا ہ حکام سے موافق دستور قدیم کے خط کا امیدوار ہون یا نہین اپنے حسن طبع کا شکر گزار ہون یا نہین اس خط کا جواب جتنا جلد عنایت کیجیے گا مجھکو جلا لیجیے گا لوہارو کا خط ایک معتمد کے ہاتھ بھیجدیا گیا ۱۲

## ۸۵ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

قبلۂ حاجات عطوفت نامے کے آنیسے آپکا بھی شکر گزار ہوا اور اپنے بخت و قسمت کو بھی آفرین کہی اور ڈاک کے کارپردازون کا بھی احسان مانا بارے دونون پارسل اور دونون لفافے پہونچگئے شعر تا نہال دوستی کے بر دہد + حالیا رفتیم و تخمے کاشتیم + یہ کتاب جو مرسل الیہ کے مطالعہ مین ہے بہ نسبت اُس دوسری کتاب کے قسمت کی اچھی ہے یعنی [illegible] اور اگر مین کچھ پوچھنا ہوگا تو یقین ہے کہ آپ سے پوچھینگے دوسری [illegible] اُسکے دیکھنے کا [illegible] وہ اہل علم و فضل مین سے ہین لیکن یہ طرز تحریر یہ مین نہین کہتا کہ یہ نادر ہے مگر بیگانہ و ناآشنا ہے خدا کرے وہ جو اُسکے سر براہ مامور ہین [illegible] کو بمشورت آپکے دیکھا کرین اور کہین کہین آپسے پوچھ لیا کرین کیونکہ لکھون نہین [illegible] گنجائش پاؤگے جیسا مناسب جانوگے جو کچھ کرسکوگے وہ [illegible]

## ۸۶ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

جناب عالی آج دوشنبہ ۳ - جنوری ۱۸۵۹ء کی ہے پہر دن چڑھا ہوگا ابر گھر رہا ہے ترشح ہو رہا ہے ہوا سرد چل رہی ہے بیٹھے کچھ پیسہ نہین ناچار روٹی کھائی [illegible] اپنے دھن مین بھی [illegible] غمزدہ دردمند بیٹھا تھا کہ ڈاک کا ہرکارہ تمہارا خط

لایا سرنامہ کو دیکھکر اس راہ سے کہ دستخط خاص کا لکھا ہوا ہی بہت خوش ہوا خط کو پڑھکر
اِس رو سے کہ حصول مدعا کے ذکر کے حاوی نہ تھا افسردگی حاصل ہوئی **شعر** ماخانہ
رمیدگان ظلمیم + پیغام خوش از دیار مانیست + اسی افسردگی مین جی چاہا کہ حضرت سے باتین
کرون یا آنکہ خط جواب طلب نہ تھا جواب لکھنے لگا سُنئے تو یہ سنئیے کہ آپکے دوست کا آپکا خط پہونچ
گیا مگر وہ دو بار مجھکو لکھ چکا ہی کہ مین جواب اُسکا نشان مرقومہ لفافہ کے مطابق ڈاک مین
بھیج چکا ہون جواب الجواب کا منتظر ہون ۱۲ آپ جانتے ہین کہ کمال یاس مقتضی استغنا ہی
بس اب اُس سے زیادہ یاس کیا ہوگی کہ بامید مرگ جیتا ہون اس راہ سے کچھ مستغنی
ہوتا چلا ہون دو ڈھائی برس کی زندگی اور ہی ہر طرح گذر جائیگی جانتا ہون کہ تمکو ہنسی
آئیگی کہ یہ کیا بکتا ہی مرنے کا زمانہ کون بتا سکتا ہی جیا ہے الہام سمجھئے چاہے اوہام سمجھیے
بیس تیس برس سے یہ قطعہ لکھ رکھا ہی **قطعہ** من کہ باشم کہ جاودان باشم + چون نظیری نماند
وطالب مرد + در بگویند در کدامین سال + مرد غالب بگو کہ غالب مرد + اب بارہ سو
پچھتر ہین اور غالب مرد کے بارہ سو ستھتر ہین اس عرصہ مین جو کچھ مسرت پہنچتے پہونچ لے
ورنہ پھیر ہم کہان ۱۲

## ۱۱۱ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

۳۱ جنوری ۱۸۵۷ء

قبلۂ حاجات قطعہ مین جو حضرت نے الہام درج کیا ہی وہ تو ایک لطیفہ بسبیل
دعا ہی مگر ہان یہ کشف یقینی ہی اور مخدوم کی روشندلی اور دوربینی ہی کہ جو سوالات مین
نے ۳۰ جنوری کو کیے انکے جواب تمنے ۲۷ کو لکھکر بھیجدیے کیونکر نہ کہون کہ روشنضمیر ہو
اگرچہ جوان ہو مگر میرے پیر ہو خلاصۂ تقریر یہ کہ تیسویں کو آخر روز مین نے خط ڈاک مین بھجوایا
اور اکتیسوین کو ڈاک کا ہرکارہ پہر دن چڑھے تمہارا خط لایا سوالات مین ایک سوال کا
جواب باقی رہا ہی یعنی جناب ادمنسٹن صاحب بہادر کی جگہ چیف سکرٹر گورنمنٹ کلکتہ
کون ہوا یہ دل مین پیچ وتاب باقی رہا کتاب کے باب مین جو کچھ لکھا ہی واقعی کہ یہ درست

اور بجا ہی جو کچھ واقع ہوا اُسکو مفید مطلب فرض کرون لیکن اگر اجازت پاؤن تو اسی باب مین یہ عرض کرون کہ پیشگاہ گورنمنٹ مین بتوسط چیف سکرتر بہادر سابق اور لفٹنٹ گورنر بہادر حال دو مجلد پیش کی ہین ایک نذر گورنمنٹ اور دوسری کیواسطے یہ سوال کہ میری عزت بڑھائی جاوے اور یہ مجلد حضور حضرت شاہنشاہی مین بھجوائی جاوے اچھا نذر گورنمنٹ مین تو مولوی اظہار حسین صاحب کا وہ اظہار ہی نذر سلطانی کے ارسال و عدم ارسال مین کیا دار و مدار ہی دو نسخے جو اُن دونون صاحبون کے پیشکیس مقرر ہوے اُنمین سے ایک صدر بورڈ کے حاکم اور لفٹنٹ گورنر ہوے رد و قبول و تحسین و آفرین کچھ بھی نہین قیاسا جو چاہون سو کرون یقین کچھ بھی نہین ۱۷- دسمبر ۱۸۵۶ء کا لکھا ہوا حکم وزیر اعظم کا ولایت کی ڈاک مین مجھکو آیا ہی کہ اُس قصیدہ کے صلہ و جائزہ کے واسطے کہ جو بتوسط لارڈ الن برا سائل نے بھیجا ہی خطاب و خلعت و پنشن کی تجویز ضرور ہی جو حکم صادر ہوگا سائل کو بتوسط گورنمنٹ اُسکی اطلاع دینی ضرور ہی یہ حکم مورخہ ۱۷- دسمبر ۱۸۵۶ء آخر جنوری ۱۸۵۷ء مین مین نے پایا فروری مارچ اپریل مئی خوشی اور توقع مین گذری مئی ۱۸۵۷ء مین فلک نے یہ فتنہ اُٹھایا اب اس کتاب اور دوسرے قصیدے کی جا بجا نذر کرنے کا یہ سبب ہی کہ سائل محکمہ ولایت کو یاد دہی کرتا اور گورنمنٹ سے تحسین طلب ہی جب یہان سے نوبت تحسین نہین تو ولایت کو نذر کے ارسال کا بھی یقین نہین تحسین و آفرین سے گزرا نذر کے ولایت جانے کا یقین کیونکر حاصل ہو جہان یہ تفرقہ اور بے التفاتی اور یہ دشواری اور یہ مشکل ہو جی مین آتا ہی کہ نواب گورنر جنرل بہادر اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور حاکم صدر بورڈ کو ایک ایک عریضہ جدا لکھون پھر یہ سوچتا ہون کہ انگریزی لکھواؤن فارسی لکھون اور دونون صورت مین کیا لکھون کل کا بھیجا ہوا خط اور یہ آج کا خط یقین ہی یہ دونون معا ایک وقت مین پہونچین وہ تو جواب طلب نہین اس کا جواب لکھیے اور بہت شتاب لکھیے ۱۲

## ۱۱۱ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

۷ مارچ سنہ ۱۸۶۴ء

جناب عالی ایک شعر اُستاد کا مدت سے تحویل حافظہ چلا آتا ہے شعر ظالم تو میری سادہ دلی پر تو رحم کر + روٹھا تھا تجھسے آپ ہی اور آپ من گیا + مینے از راہ تصرف اِس شعر کی صورت بدل ڈالی شعر ان دلفریبیون سے نہ کیون اُس پہ پیار آئے + روٹھا جو بیگناہ تو بے عذر من گیا + تم اخوان الصفا مین سے ہو تمھاری آزردگی ورون کی مہربانی سے خوشتر ہے ہان حضرت کہیے ممتاز علیخان کی سعی بھی مشکور ہوگی وہ مجموعۂ اُردو چھاپا چھپا ہی رہیگا احباب اُسکے طالب ہین بلکہ بعض نے طلب کو بسرحد تقاضا پہونچا دیا ہے میرا حال سنیے لارڈ کیننگ صاحب نے بعد فتح دہلی میرا قصیدہ مجھکو واپس بھیجدیا صاحب سکرٹر نے مجھسے کہدیا کہ تم ایام غدر مین بادشاہ باغی کے مصاحب رہے اب گورنمنٹ کو تمسے راہ و رسم آمیزش منظور نہین ناچار چپ ہو رہا بے حیا ہون لارڈ الجن صاحب بہادر کے وقت مین پھر موافق معمول قصیدہ شملہ کے مقامات پر بھیجدیا خلاف تصور بحسب دستور قدیم چیف سکرٹر بہادر کا خط آگیا وہی افشانی کا غذ وہی القاب وہی تحسین کلام وہی اظہار خوشنودی اب جو یہ امیر کبیر والیسرائے قلمرو ہند ہوے مین خدمت دیرینہ بجالایا ۱۲ فروری سنہ ۱۸۶۴ء حال کو قصیدہ مع عرضداشت ارسال کیا آجتک کہ ۷ مارچ کی ہے جواب نہین پایا باوجود سوابق معرفت رسم قدیم کا عمل مین نہ آنا خاطر آشوب کیون نہو مصرعہ بیدلان نیم ہنوز بہ نیم خیرہ شود

## ۱۱۲ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

[illegible]

نساخ انکا تخلص ہے میری انکی ملاقات نہین انھون نے اپنا دیوان چھاپے کا موسوم بہ دفتر بیمثال مجھکو بھیجا اُسکی رسید مین یہ خط مین نے انکو لکھا چونکہ یہ خط مجموعۂ نثر اُردو کے لائق ہے آپکے پاس ارسال کرتا ہون اور ہان حضرت وہ مجموعہ چھپیگا بالفتح یا چھپیگا بالضم چھپ چکا ہو تو حق التصنیف کی جتنی جلدین منشی ممتاز علیخان صاحب کی ہمت اقتضا کرے فقیر کو بھیجیے والسلام ۱۲

## ۱۴۳ مولوی عبد الغفور خان نساخ کے نام

جناب مولوی صاحب قبلہ یہ درویش گوشہ نشین جو موسوم باسد اللہ اور متخلص
بہ غالب ہے مکرمت حال کا شاکر اور آیندہ افزایش عنایت کا طالب ہے نثر بے مثال کو عطیہ کبریٰ
اور موہبت عظمیٰ سمجھ کر یاد آوری کا احسان مانا پہلے اس قدر افزائی کا شکر کرتا ہون کہ حضرت نے
اس ہیچمیرز ہیچمدان کو قابل خطاب و لائق عطاے کتاب جانا مین دروغ گو نہین خوشامد
میری خو نہین دیوان فیض عنوان اسم بامسمے ہے دفتر بے مثال سکا نام بجا ہے الفاظ متین معانی
بلند مضمون عمدہ بندش دلپسند ہم فقیر لوگ اہل اللہ کلمۃ الحق مین بیباک و گستاخ ہین
شیخ امام بخش طرز جدید کے موجد اور پرانی ناہموار روشون کے ناسخ تھے آپ اُنسے بڑھکر
بصیغۂ مبالغہ بے مبالغہ نساخ ہین تم داناے رموز اردو زبان ہو سرمایۂ نازش قلمرو ہندوستان
ہو خاکسار نے ابتداے سن تمیز مین اُردو زبان مین سخن سرائی کی ہے پھر اوسط عمر مین
بادشاہ دہلی کا نوکر ہو کر چند روز اُسی روش پر خامہ فرسائی کی ہے نظم و نثر فارسی کا عاشق
اور مائل ہون ہندوستان مین رہتا ہون مگر تیغ اصفہانی کا گھائل ہون جہانتک زور
چل سکا فارسی زبان مین بہت کچھ بکا اب نہ فارسی کی فکر نہ اُردو کا ذکر نہ دنیا مین توقع
نہ عقبے کی امید مین ہون اور اندوہ ناکامی جاوید جیسا کہ خود ایک قصیدہ بلغت کی تشبیب
مین کہتا ہون شعر چشم کشودہ اند بکردار ہاے من + ترانیدہ ناامیدم و از رفتہ شرمسار +
ایک کم ستر برس دنیا مین رہا اب کہانتک رہونگا ایک اُردو کا دیوان ہزار بارہ سو بیت کا
ایک فارسی کا دیوان دس ہزار کئی سو بیت کا تین رسالہ نثر کے یہ پانچ نسخے مرتب ہو گئے
اب اور کیا کہونگا مدح کا صلہ نہ ملا غزل کی داد نہ پائی ہرزہ گوئی مین ساری عمر گنوائی
بقول طالب آملی علیہ الرحمۃ شعر لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی + دہن بر چہرہ زخمی بو
بہ شد + سچ تو یون ہے کہ قوت ناطقہ پر وہ تصرف اور قلم مین وہ زور نہ رہا طبیعت مین
وہ مزہ سر مین وہ شورش نہ رہا پچاس پچپن برس کی مشق کا ملکہ کچھ باقی رہگیا ہے اس سبب سے

فن کلام مین گفتگو کر لیتا ہون جو اس کا بھی بقیہ اسقدر ہے کہ معرض گفتار مین مطابق سوال جواب دیتا ہون روز و شب یہ فکر رہتی ہو کہ دیکھیے وہان کیا پیش آتا ہو اور یہ بال بال گنہگار بندہ کیونکر بخشا جاتا ہو حضرت سے یہ التماس ہو کہ آپ جو ابد اکے ہادی اور مجھکو ارسال نامہ کی سبیل کے ہادی ہوے ہین جبتک مین جیتا ہون نامہ و پیام سے شاد اور بعد میرے مرنیکے دعاے مغفرت سے یاد فرماتے رہیےگا والسلام بالوف الاحترام -

## ظہیر الدین کی طرف سے اپنے چچا کے نام

جناب فیض مآب چچا صاحب قبلہ و کعبہ دو جہان کے حضور مین کورنش و تسلیم پہونچاتا ہون اور سو ہزار زبان سے اس توپ کے مرحمت فرمانیکا شکریہ بجالاتا ہون سبحان اللہ کیا توپ ہو جسکی آواز سے رعد کا دم بند اور رنجک کے رشک سے بجلی کو رنج گولہ اُسکا خدا کا قہر دھوان اُسکا دریاے آتش کی لہر استغفر اللہ کیا باتین کرتا ہون جھوٹ سے دفتر بھرتا ہون کیسی رنجک کیسا دھوان کیسا گولہ کیسا چھرہ کیسا اگر آپ یہ وہ توپ ہو کہ بغیر ان عوض کے صرف اُسکی آواز سے رستم کا زہرہ آب ہو جاے بارود ہو تو رنجک اڑے آگ دکھائین تو دھوان ہو گولہ چھرہ کچھ اسمین بھرین تو ظاہر مین کہین نشان ہو صرف آواز پیدا ہو نئی ترکیب اور نیا کاروبار ہو ایک آواز اور اسمین یہ اعجاز کہ دوست کو فتح کے شکست کی صدا سنائے دشمن سُنے تو ہیبت سے اُسکا کلیجا پھٹ جائے آواز کا جسم اگرچہ صداے صور سے دونا ہو مگر جہین ہی کہتے بن آتی ہو کہ صور کا نمونہ ہو کیا خدا کی قدرت ہو دیکھو تو یہ کیسی ندرت ہو توپ کا گولہ توپ ہی مین رہجائے اور جو قلعہ اوپر آئے وہ ڈھے جائے دانا آدمی زنجیری گولہ اُسکو کہتا ہو کہ توپ مین سے نکل کر پھر وہین اُلجھ رہتا ہے اچھے میرے چچا جان یہ توپ کسنے بنائی ہو اور تمھارے ہاتھ کہان سے آئی ہو جو دیکھتا ہو وہ حیران ہوتا ہو اب شہر مین ہر جگہ اسی کا بیان ہوتا ہو حق تعالے شانہ آپکو ہمارے سر پہ سلامت رکھے اور ہمیشہ بدولت و اقبال و عز و کرامت رکھے -

## ۱۱۸ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

قبلہ مین نہین جانتا کہ ان روزون مین بقول ہندی اختر شناسون کے کون سی
کوئی گرہ آئی ہوئی ہے کہ ہر طرف سے رنج و زحمت کا ہجوم ہے مولوی صاحب سے میری ایک ملاقات
ہوئی تھی جب وہ دلی آئے تھے اور میر خیراتی کے گھر مین اترے تھے شرفا مین تعارف بناے
محبت اور مودت ہے چہ جاے آنکہ معانقہ اور مکالمہ اور مشاعرہ واقع ہوا ہو روز ملاقات سے
اُسدن تک کہ حضرت دکن کو روانہ ہون کوئی امر ایسا باعث ناخوشی کا ہو درمیان نہین آیا
اور میرے اس قول کے اس راہ سے کہ مولوی صاحب آپکے منشی و پیر و مرشد تھے اور مجھ مین
آپ مین پیوند ولاے روحانی متحقق ہے آپ بھی گواہ ہو سکتے ہین اگر خدانخواستہ مجھ مین
انمین رنج پیدا ہوتا تو آپ بہت جلد اصلاح بین الذاتین کی طرف متوجہ ہوتے اب سنیے
حال منشی حبیب اللہ کا مین نے انکو دیکھا ہو تو آنکھین پھوٹین تین چار برس ہوے کہ ناگاہ
ایک خط حیدرآباد سے آیا اُسمین دو غزلین خط کا مضمون یہ کہ مین مختار الملک کے دفتر مین
نوکر ہون آپکا تلمذ اختیار کرتا ہون اِن دونون غزلونکو اصلاح دیجیے اس امر کے وبادی
نہین بریلی ور لکھنؤ اور کلکتہ اور بمبئی ور سورت سے اکثر حضرات نظم و نثر فارسی و ہندی
بھیجتے رہتے ہین مین خدمت بجا لاتا ہون اور وہ صاحب میری حک و اصلاح کو مانتے ہین کلام کا
حسن و قبح میری نظر مین رہتا ہے اور ہر ایک کا پایہ اور دستگاہ فن شعر مین معلوم ہو جاتا ہے عطاؤ
و عنایات عدم التفات ظاہری کے سبب مین کیا جانون آمدم برسر مدعا منشی حبیب اللہ کے
اشعار آتے رہے اور مین اصلاح دیکر بھیجتا رہا ایک بار انھون نے مولوی صاحب کی ایک غزل اُتاری اور انھون
نے یہ لکھا کہ مولوی غلام امام شہید اکبرآبادی کی غزل پر یہ غزل لکھکر بھیجتا ہون مین نے حسب معمول
غزل کو اصلاح دیکر بھیجا اور یہ لکھا کہ مولانا شہید اکبرآباد کے نہین لکھنؤ اور الہ آباد کے ہین
اِس کلمہ سے زیادہ کوئی بات مین نے نہین لکھی اسمین سے توہین کے معنی مستنبط ہوا تھا
ہین انکا مستحسن سہی اب مین نہین جانتا کہ منشی صاحب نے مولوی صاحب سے کیا کہا اور

مولوی صاحب نے آپکو کیا لکھا ۱۲

## ۱۱۹ - خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

قبلہ کل خط آیا آج جواب لکھتا ہون سنیے آپکا ایک فقرہ لکھکر اتنا ہنسا ہون کہ پیٹ مین بل پڑ گئے ہین اور آنکھ سے آنسو نکل آئے ہین فقرہ بڑھاپے مین کیا جانیے کہان کی حرارت مزاج مین آگئی ہے فقط کیون صاحب تمنے بڈھون مین اپنا نام لکھوایا تو مجھکو لازم ہے مین اپنے کو اموات مین گنون تمہاری عمر میرے نزدیک پچاس سے متجاوز نہوگی اگر تجاوز کیا ہوگا تو دو تین برس سے وہ تجاوز زیادہ نہوگا بھائی ضیاء الدین خان اور تم ہم عمر ہو وہ کچھ کم پچاس تم کچھ اوپر پچاس ابھی تم دونون صاحبون کو ایک سو بیس برس مین سے ستر برس یا کچھ کم ستر برس باقی ہین ۱۲ بنا بہ آب رسیدن لازمی اور بنا بہ آب رساندن متعدی باجماع جمہور اہل زبان ہے ہمعنی استحکام و ہمعنی انہدام درصورت استحکام نیو کا گھر کھودنا ملحوظ ہے اور درصورت انہدام لطمہ امواج سیلاب مدنظر ہے آپکے لکھے ہوئے دونون شعر مقید معنی خرابی ہین صائب مصرع بناے عمر مسیح و خضر بآب رسید + یعنی ویران ہوگئی ڈہے گئی حال آنکہ وہ یقینا جاودانی تھی مصرعہ ہنوز تشنۂ خونست تیغ مژگانش + باآنکہ تیغ مژہ نے دو زندہ جاوید کیا اگرچہ تشنۂ خون ہے تشنہ بمعنی مشتاق اور خون بمعنے قتل و بناے عمر بآب رسیدن استعارہ ہلاک شعر ہزار میکدہ محتسب بآب رساند + بناے صومعۂ شیخ چنان برپاست + بناے میکدہ غلط ہزار میکدہ صحیح ہے کلیم کے دیوان مین موجود یعنی محتسب نے ہزار میکدے ڈہا دیے دریا برد کردیے صومعۂ زرق وریا اب تک معمور اور موجود ہے بمعنے استحکام نعمت خان عالی کہتا ہے شعر نیست گر محکم ز بنیاد و بنا تا بآب + چون حباب این خانۂ بے بنیاد میدانیم ما + صائب کہتا ہے شعر جگونہ شمع تجلی ز رشک نگذارد رخ تو خانۂ آئینہ را بآب رساند + بنوان مستحکم ۱۲ غالب کہتا ہے کہ اساتذہ کے کلام کے مشاہدہ مین اگر توغل رہے تو ہزارہا بات نئی معلوم ہوتی ہے مین نے سات شعر امیر خسرو کی غزل پر لکھکر ایک مطرب کو دیے وہ مجلسون مین گانے لگا اکبر آباد و لکھنؤ تک مشہور ہوے وہ غزل

## ۱۴- خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

قبلہ آج تیسرا دن ہے کہ میں نے بنا بر آب رسیدن و آب در بنا ساندن کی حقیقت باستناد
اشعار اساتذہ لکھکر بسبیل ڈاک بھیج چکا ہوں آج اسوقت بھائی ضیاء الدین خانصاحب آئے
اور اس امر خاص میں کلام درمیان آیا ہوا میری تقریر سنکر کہنے لگے کہ آب در بنا رسیدن و آب
در بنا رساندن کے باب میں مترود ہیں کہ آیا یہ ترکیب جائز ہے یا نہیں اب میں متنبہ ہوا کہ واقعی
جو میں نے لکھا وہ سوال دیگر جواب دیگر ہو گیا تقریر بس کا پیر حرف جو اس معرض تلف اگرچہ سوال کو
غلط سمجھا لیکن جواب غلط نہیں لکھا رسیدن بنا بآب ہم بمعنے استحکام بنا و ہم بمعنے انہدام بنا
درست فقط اب آب در بنا رسیدن و رساندن کی کیفیت سنئے فقیر نے اساتذہ کے کلام میں کہیں یہ
ترکیب نہیں دیکھی پس میں اسکی صحت اور غلطی میں کلام نہیں کرسکتا جانب غلطی میرے نزدیک
راجح ہے آپ جبتک کلام اہل زبان میں نہ دیکھ لیں اُسکو جائز نہ جانیے گا مگر کلام سعدی و نظامی و
حزین اور انکے امثال و نظائر کا متتبع نہ آرزو اور واقف اور قتیل و غیرہم کا میر الیک مطلع
ہے شعر از جسم بجان نقاب تا کے + این گنج درین خراب تا کے + ایک گروہ معارض ہوا
کہ گنج کو خرابہ کہو نہ خراب میں متحیر کہ یارب کس سے پوچھوں [illegible] مزید علیہ خراب ہے مثل ویران و
ویرانہ [illegible] الحاق ہا [illegible] دوسرا نہیں پیدا ہوا بارے صائب کے [illegible]
ایک مطلع نظر آیا بیت بفکر دل نہ فتادی ہیچ باب دریغ + بگنج راہ نبردی درین خراب
دریغ + [illegible] مطلع ایک [illegible] صاحبونکو بھیجدیا کہ غالب کو درد سر نہ دیجیے جو پوچھنا ہو وہ صائب
سے پوچھ لیجیے عارف علی شاہ خراسانی نے اسی مطلع پر شعر از جسم بجان نقاب تا کے +
این گنج درین خراب تا کے + تین اعتراض کیے تھے پہلا نقاب کے ساتھ عارض و رخ کا ذکر بھی
ضرور تھا وہ نہیں ہے دوسرا گنج تو ویرانے ہی میں ہوتا ہے پھر اُس پر تاسف کیا جو کہتے
ہیں تا کے تیسرا ویرانہ کو خرابہ کہتے ہیں نہ خراب ویران اعتراضات کے بعد انھوں نے
دخل کیا تھا ہ از جسم [illegible] تا کے + گل بر رخ آفتاب تا کے + خراب [illegible]

صاحب مطلع اوپر کے خط مین لکھ چکے یہ خط بقیہ ہے اُنھون کے جواب در خط کے بیجا ہونیکے اظہار مین ہے

## ۱۲ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

قبلہ دیکھیے ہم عارف ہین ورود نامہ سے پہلے جواب نامہ لکھتے ہین دن بھول گیا ہون
غالب ہے کہ آج تیسرا دن ہو صبح کو مین نے آپ درنبار سیدن کی بحث مین خط بتحقیق لکھکر
ارسال کیا اُسیدن شام کو آپکا خط آیا بقیہ جواب اب لکھتا ہون نقاب اُس شعر مین بمعنے حائل
ہے حول کو وجہ ورخ کی خصوصیت نہین دو چیزون کے بیچ مین جو شی آجائے بلکہ اُس سے بڑھکر یہ بات
ہی کہ جو چیز ایک چیز کی مانع نظارہ ہو وہ نقاب ہی اُس شی نامرئی کی رخ کا رخ بمناسبت اقتاب
مقدر ہے اور یہ تقدیر جائز اور بلیغ ہی حجاب کا بہان اور یہ یعنے بے محل اور ناملائم ہونا یا
بشرط عقل سلیم و طبع لطیف ظاہر ہی گل خاک باب آمیختہ کو کہتے ہین وہ رخ آفتاب تک کہان
پہونچے ہان گرد و غبار مین آفتاب چھپ جاتا ہی اُسکا استعمال از روے مجاز جائز ہی گنج ویرانہ
تا کے یہ بہت لطیف بات ہی یعنی افسوس کیا جاتا ہی اُس گنج کے بیکار رہنیکا گنج سے غرض یہی
تو نہین کہ جنگل مین مدفون رہے وہ تو یہ چاہتا ہے کہ مدفن سے نکلے اور صرف ہو تا کہ لوگ اُسکے وجود
سے تمتع پائین یہان ایک اور دقیقہ ہی کہ اس شعر مین گنج مشبہ بہ اور روح انسانی مشبہ ہے
اور یہ سب جانتے ہین کہ روح کا تعلق جسم سے جاودانی نہین پس کیا قباحت ہی اگر ایک غمزدہ
ستم زدہ قطع تعلق روح کا منتظر اور مشتاق ہو مثلاً ایک میعادی محبوس حسرتمند انہ
کہے کہ الٰہی وہ دن کب آئیگا کہ مین قید سے نجات پاؤن کب تک سڑک کاٹون کب تک رنج
اُٹھاؤن فاخر مکین ایک شاعر تھا شجاع الدولہ و آصف الدولہ کے عہد مین اُسنے سعدی و نظامی
و حزین کے اشعار کو اصلاحین دی ہین جب ایک ہندوستانی بے علم تنگ مایہ اساتذہ نامی عجم کے
کلام کو اصلاح دے اگر ایک عالم خراسانی نے [illegible] تصرف کیا تو کیا قباحت لازم
آئی خدا کا شکر کہ مجھکو ستر برس کی عمر مین پچاس برس کی مشق کے بعد اُستاد میسر آیا ۱۲

جناب مرزا صاحب دلی کا حال تو یہ ہے شعر گھر میں تھا کیا جو ترا غم اُسے غارت کرتا
وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرت تعمیر سو ہے + یہاں [illegible] کیا ہے جو کون [illegible] وہ شعر غلط ہے
اگر کچھ ہے تو یہ مطلب ہے کہ چند روز چند گوروں نے اہل بازار کو ستایا تھا اہل قلم اور
اہل فوج نے با انصاف [illegible] ایسا بندوبست کیا کہ وہ فساد مٹ گیا اب امن و امان ہے
ناسخ مرحوم جو تمہارے استاد تھے میرے بھی دوست صادق الوداد تھے مگر یک فنی تھے صرف
غزل کہتے تھے قصیدہ اور مثنوی سے اُنکو کچھ علاقہ نہ تھا سبحان اللہ تم نے [illegible] میں وہ رنگ
دکھایا کہ انشا کو رشک آیا مثنوی کے اشعار جو میں نے دیکھے کیا کہوں کیا حظ اٹھایا بیت
خدا سے میں بھی چاہوں ازرہ مہر + فروغ میرزا حاتم علی مہر + اگر اسی انداز پر انجام پائیگی
تو یہ مثنوی کارنامہ اُردو کہلائیگی خدا تمکو جیتا رکھے تمہارا دم غنیمت ہے صاحب میں تم سے
پوچھتا ہوں کہ معیار الشعرا میں تمنے اپنا خط کیوں چھپوایا تمہارے ہاتھ کیا آیا سنو تو سہی
[illegible]

## خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام ۱

جناب عالی کل میرے شفیق مکرم منشی نواب جان [illegible] ادھر ان میں تشریف لائے
آپکا سلام کہا معلوم ہوا کہ خواجہ صدرالدین صاحب لشکر کیساتھ گئے ہیں اور آپ یہیں ہیں
اس فصل میں کہ الٰہی سے رات دن آگ برستی ہے اچھا ہوا کہ زحمت سفر نہ کھینچی اجی حضرت
یہ منشی ممتاز علی خان کیا کر رہے ہیں رقعے جمع کیے اور نہ چھپوائے فی الحال [illegible] اب احاطہ میں
انکی بڑی خواہش ہے جانتا ہوں کہ وہ آپکو کہاں ملینگے جو آپ انسے کہیں مگر یہ تو حضرت کے
اختیار میں ہے کہ جتنے میرے خطوط آپکو پہونچے ہیں وہ سب یا اُن سب کی نقل بطریق پارسل
آپ مجھکو بھیجدیں جی یوں چاہتا ہے کہ اس خط کا جواب بھی پارسل ہو مصرع تم سلامت رہو قیامت تک

## ۲۵ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

حضور پہلے خدا کا شکر پھر آپکا [illegible] آپنے خط لکھا اور میرا حال پوچھا

یہ پرسش [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] گورنر اعظم نے میرٹھ میں دربار کا
حکم دیا صاحب [illegible] الیہ [illegible]
دیا دربار عام سے سواے میرے کوئی باقی [illegible] جن مجھکو حکم نہ پہونچا جب میں نے
استدعا کی [illegible] نہیں ہو سکتا جب یہ سرزمین مخیم خیام گورنری [illegible] اپنی
عادت [illegible] موافق خیمہ گاہ میں پہونچا [illegible] اظہار حسین خانصاحب [illegible]
سکرتر بہادر کو اطلاع کی جواب آیا کہ فرصت نہیں میں سمجھا کہ اس وقت فرصت نہیں دوسرے
دن [illegible] گیا میری [illegible] کے بعد حکم ہوا کہ ایام غدر میں تم باغیوں سے اخلاص رکھتے تھے اب گورنمنٹ
سے کیوں [illegible] اسدن چلا آیا دوسرے دن میں نے انگریزی خط انکے نام کا لکھکر انکو بھیجا
مضمون یہ کہ باغیوں سے میرا اخلاص مغلطہ محض ہے امیدوار ہوں کہ اسکی [illegible] کہ
میری [illegible] اور بیگناہی ثابت ہو یہاں کے مقامات پر جواب نہوا [illegible] گذشتہ یعنی فروری
میں پنجاب [illegible] صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ [illegible] تحقیقات نکرینگے پس یہ
مقدمہ طے [illegible] سد و وجہ لا معلوم لا موجود الا اللہ ولا مؤثر
فی الوجود الا اللہ ۱۲ سنہ ۱۸۵۵ع میں [illegible] رامپور کہ میرے آشنائے قدیم ہیں
اس سال یعنی سنہ ۱۸۵۵ع میں میرے شاگرد [illegible] غزلیں اردو کی بھیجی ہیں
اصلاح دیکر بھیجدیا کرتا [illegible] وہ کچھ روپیہ اودھر سے آتا رہتا قلعہ کی تنخواہ جاری انگریزی پنشن کھلی
ہوئی انکی عطا یا فتوح گنی جاتی تھی جب وہ دونوں تنخواہیں جاتی رہیں تو زندگی کا مدار انکے
عطیہ پر رہا بعد فتح دہلی وہ ہمیشہ میرے مقدم کے خواہان رہتے تھے اور میں عذر کرتا تھا جنوری
سنہ ۶۰ع میں گورنمنٹ [illegible] پایا جو اوپر لکھ آیا تو میں آخر جنوری میں رامپور گیا [illegible] سات
ہفتہ وہاں رہکر دلی آیا یہاں آپکا خط محررہ ۵ مارچ پایا استفتا کا جواب بھیجا جاتا ہے ۱۲

## خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

[illegible] پایان شب سیہ سپید است + در نومیدی بسے امید است [illegible]

مارے ہوے ہین کام اُنپر کب مشکل تھا کہ انھون نے اُسکو آسان کردیا نامراد صیغۂ مفرد ہے
مساکین کا اصناف مساکین کی شرح ضرور نہین سختی کشی و بینوائی و تہیدستی و گدائی یہ اوصاف
ہین مساکین کے ان صفات مین سے ایک صفت جسمین پائی جاوے وہ مسکین وہ نامراد البتہ
مساکین پر نہ ایک کام بلکہ سب کام آسان ہین نہ پاس ناموس و عزت نہ حب جاہ و ملکیت نہ کسی
کے مدعی نہ کسی کے مدعا علیہ دن رات مین دو بار روٹی ملی بہت خوش ایک بار ملی بہر حال خوش
خدا کے واسطے مولانا صاحب کے شعر مین ہے نامراد بمعنی کسے کہ ہیچ مراد نداشتہ باشد کیونکر ثابت
ہوتا ہی مساکین کی زندگی جیسا کہ مین اوپر لکھ آیا ہون آسان گذرتی ہی یا اغنیا کی رہا مولوی
معنوی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر ہے عاقلان از بے مرادیہاے خویش + باخبر گشتند از مولاے
خویش + مین نے مثنوی کے ایک نسخہ مین عاقلان کی جگہ عاشقان دیکھا ہی بہر صورت معنی یہ ہین
کہ عشاق یا عقلا [illegible] صفت شاقہ ماسوے اللہ سے اعراض کر کے بے مراد ہوے [illegible]
یہ پایۂ تسلیم و رضا ہی البتہ اس رتبہ کے آدمی کو خدا سے لگاؤ پیدا ہوگا مصرعہ باخبر گشتند از
مولاے خویش + یہان بھی بے مرادی سے نامرادی کے معنی نہین لیے جاتے مگر ہان مصرعہ بے مرادی
مومنان از نیک و بد + دوسرا مصرع مصرعہ در بکلی بے مرادت داشتی [illegible] مصرعون
مین نامراد اور بے مرادی کے معنے مین خلط واقع ہوگیا ہی خیر بے مراد اور نامراد ایک سہی
ہر چند دوسرے مصرع مولوی مین بے مراد کے معنے [illegible] کے درست ہوتے ہین مگر
مصرعہ من کہ رندم شیوۂ من نیست بحث + زیادہ تکرار کیمین کروان معہذا مصرعۂ اول کی
کچھ توجیہ بھی نہین کرسکتا نامرادی کی ترکیب کی صحت علی الرغم عبد الواسع ثابت ہوگئی فثبت
المدعا الکمال یہ کہ مانند ناچار و بیچارہ اور ناانصاف اور بے انصاف کے نامراد اور بے مراد کا
بھی مورد استعمال مشترک رہا والسلام ۱۲

## ۱۳۸ خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام

پیر و مرشد سہل ممتنع مین کسرۂ لام توصیفی ہی سہل [illegible] ممتنع صفت اگرچہ

آپ کہا کہ آپ نے منشی سعادت علی کی طرح آدھا نام میرا نہ لکھا اُنکے حُسن ظن کے مطابق مجھکو
معشوق میرے استاد کا نہ لکھا اور اگر ایک جگہ یہ الفاظ کہ بقول غالب (با کدام خرس درجوال
شدہ ام) بہم کیے یا اور دو چار جگہ کلمہ توہین رقم کیے مین نے اپنے لطف طبع او حسن عقیدت سے
پہلے فقرے کا مفہوم یون اپنے دلنشین کیا کہ حضرت نے محمد حسین دکنی جامع برہان کو موافق میر
قول کے خرس یقین کیا یا خرس درجوال شدن عبارت ہی صحبت سے خواہی موافقت کے واسطے
ہو خواہی محبت سے مجھکو اُسکا قرب بسبیل آویزش ہی تمکو اُسکا قرب از روے آمیزش ہی دوسرے
فقرے کے معنی یہ ٹھہرائے بلکہ بے تکلف میرے ضمیر مین آئے کہ خرس کی مدد دینے سے کوفت
حاصل ہوئی اور وہ کوفت باعث درد دل ہوئی شدت درد مین آدمی چیختا ہی چلاتا ہی ہائے
وائے کرتا ہے غل مچاتا ہے جیسا کہ سعدی بوستان کی اُس حکایت مین جسکا پہلا مصرعہ یہ ہے
مصرعہ شبے زیت فکرت ہمی سوختم + فرماتا ہی مصرعہ کہ ناچار فریاد خیزد ز درد + جناب مرزا
صاحب کیا تم نہین جانتے کیونکہ نہین جانتے بیشبہہ جانتے ہوگے کہ اکابر امت کو امور دینی مین
کیا کیا منازعتین باہم واقع ہوئی ہین کہ نوبت بہ تکفیر یکدیگر پہونچی ہی اگر فن لغت مین ایک
شخص دوسرے شخص کا معتقد نہوا یہانتک کہ اُسکی تحقیق بھی کی تو ادعیان علم وعقل اس
مسکین کے جگر تشنہ خون کیون ہو جائین اور جبتک نقش ہستی صفحۂ دہر سے نہ مٹائین آرام نہ پائین
ظلم تو یہ ہی کہ جو کچھ مین نے قاطع برہان مین لکھا ہی نہ اُسکو سمجھتے ہین اور نہ کچھ آپ لکھتے ہین
نہ اُسکے معنی سمجھتے ہین سوال دیگر جواب دیگر پر مدار ہی خارج از بحث اقوال کی تکرار ہی برہان
قاطع والے کی محبت سے دل بیقرار ہی فرط غیظ وغضب سے بدن رعشہ دار ہے منشی سعادت علی
نہ ناظم ہے نہ نثار ہے بموجب اِس مصرعہ کے مصرعہ مقتضائے طبیعتش اینست + ناچار تمکو
معرض تحریر مین تحمل اور تامل چاہیے سخن پروری وجانب داری مین تو غل چاہیے بسبب
اختلاف طبائع مانو نہ مانو مگر پہلے یہ تو جانو کہ غالب سوختہ اختر کا فرہنگ نویسون کے
باب مین عقیدہ کیا ہی اگرچہ قاطع برہان مین جابجا لکھتا آیا ہون مگر اب ہندی کی چندی

کر کے لکھتا ہون کہ یہ عقیدہ میرا ہے کہ فرہنگ لکھنے والے جتنے گذرے ہین سب ہندی نژاد ہین
ہان علم صرف و نحو عربی مین بعد تحصیل مسلم اور استاد ہین علم صرف و نحو کی کتب درسی موجود
ہین جسنے چاہا ہو اُسنے استاد سے اُن کتب کو پڑھ لیا ہے فارسی کی جو فرہنگین حضرت نے لکھی
ہین مطالب مندرجہ کس اصول پر منضبط کیے ہین اور اُسکا علم کس استاد سے حاصل کیا ہے
آخر مقاصد صرف و نحو عربی بھی تو صرف مطالعہ کتب سے نہین نکالے ہین پہلے تعلیم و تعلم ہے پھر
کتب قواعد کے حوالے ہوا ہے یہان قواعد فارسی کا رسالہ اہل زبان مین سے کسنے لکھا ہے اور
ان ہوس پیشہ فرہنگ لکھنے والون نے وہ رسالہ کس فاضل عجم سے پڑھا ہے شیدائے ہندی
سیالکوٹی نے حاجی محمد جان قدسی علیہ الرحمۃ کے ایک شعر پر اعتراض کیا ہے مرزا جلالائے
طباطبائے علیہ الرحمۃ نے شیدا کو خط لکھا ہے سرآغاز خط کا ایک قطعہ جسمین صحرا و دریا قافیہ اور
برساند ردیف شعر کا اخیر مصرع ثانی یاد رہ گیا ہے مصرعہ یعنی بہ باد و مقوی برساند خلاصہ
مضمون خط یہ کہ تو صاحب زبان نہین ہے ہندوستان ہے یعنی مقلد اور کاسہ لیس اہل ایران ہے
حاجی محمد جان کے کلام کو سند پکڑ تجھکو کسنے کہا ہے کہ اُس سے لڑ گیا تو نے سنا نہین ہے عرفی و فیضی
مین گفتگو ہوئی ہے اور موتمن الدولہ شیخ ابو الفضل کے روبرو ہوئی ہے لغات فارسی اور
ترکیب الفاظ مین کلام تھا مولانا جمال الدین عرفی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مین نے جب سے ہوش سنبھالا ہے
اور نطق آشنا ہو گیا ہون اپنے گھر کی بڑھیون سے لغات فارسی سنتا رہا ہون اور یہی ترکیبین سنتا رہا ہون
فیضی بولا کہ جو کچھ تمنے اپنے گھر کی بڑھیون سے سیکھا ہے وہ ہم نے خاقانی و انوری سے اخذ کیا ہے
حضرت عرفی نے فرمایا کہ تقصیر معاف خاقانی و انوری کا ماخذ بھی تو منطق گھر کی بڑھیون کا ہے
تمیز کہانسے لاؤن جو دیکھیے کہ یہ حال قلمرو ہند کے صاحب کمالون کا ہے قیاس مع الفارق
کی بہار دیکھو مجرد تقدم زمانے کا اعتبار دیکھو مانا کہ عرفی تحصیل علوم عربیہ مین اُنسے کمتر ہے
صاحب زبان اور ایرانی ہونے مین برابر ہے کیا عرفی کیا انوری کیا خاقانی ایک شیرازی ایک
خاوری ایک شروانی اگر مجھسے کوئی کہے کہ غالب تیرا بھی مولد ہندوستان ہے میری طرف سے

جواب یہ ہے کہ بندۂ ہندی مولد و پارسی زبان ہے [illegible] ہر چند از سنگ پارس بہ نیاید بند
تا بنالم ہم از ان جملہ بانم و داوند زبان دانی فارسی میری ازلی دستگاہ اور یہ عطیۂ خاص
منجانب اللہ ہے فارسی زبان کا ملکہ مجھکو خدا نے دیا ہے مشق کا کمال مین نے استاد سے حاصل کیا
ہے ہند کے شاعروں مین اچھے اچھے خوشگو اور معنی آفرین ہین لیکن یہ کون احمق کہیگا کہ یہ لوگ بھی
زبان دانی کے باب مین [illegible] فرہنگ لکھنے والے خدا انکو ہیچ سے نکالے اشتقاق پر آگے
دھر لیے اور اپنے قیاس کے [illegible] کبھی نہ کوئی ہمقدم نہ کوئی ہمراہ بلکہ سو بسو
پراگندہ و تباہ رہنما ہو تو راہ بتائے اُستاد ہو تو شعر کے معنی سمجھائے نہ آپ شیرازی نہ استاد
رمضانی نہ ہے رگ گردن [illegible] دعوی زبان دانی میرا یہ قول خاص ہے نہ عام ہے مجموع
فرہنگ نگاروں کے محقق [illegible] کلام ہے [illegible] جامع برہان کا ماخذ فرہنگ رشیدی و جہانگیری ہے
عبد الرشید کی کیا شیخی اور میان انجوین کیا پیر [illegible] و جہانگیر کے عہد مین ہونا اگر منشاے
برتری ہے تو بیچارہ جعفر زٹلی بھی فرخ سیری ہے ایک لطیفہ لکھتا ہون اگر [illegible] گر جمع
اٹھاؤ گے جتنی فرہنگین اور جتنے فرہنگ طراز ہین [illegible]
تو تو اور لباس در لباس وہم در وہم اور قیاس در قیاس پیاز کے چھلکے جسقدر اتارتے جاؤ گے
چھلکوں کا ڈھیر الگ ہو جائیگا مغز نہ پاؤ گے فرہنگ لکھنے والون کے پردے [illegible]
لباس ہی لباس دیکھو گے شخص معدوم فرہنگون کی ورق گردانی کرتے رہو وہی نظر آئینگے
معنی موہوم ظرافت پر مدار تحقیق نہیں [illegible] آپکو [illegible] نشین کرتا ہون جو میرے [illegible] نشین ہے
فرہنگ نویسون کا قیاس معنی لغات فارسی مین نہ سراسر غلط ہے البتہ کمتر صحیح [illegible]
ہے خصوصاً دکنی تو عجیب [illegible] لغو ہے پوچ ہے پاگل ہے دیوانہ ہے وہ تو یہ بھی نہیں جانتا
کہ یاے [illegible] اصلی کیا ہے اور باے زائدہ کیا ہے حیران ہون کہ اسکی جانب داری مین فائدہ کیا ہے
[illegible] مین یکرنگ [illegible] مگر دکنی کے جانب دارونکا جو رنگ ہوا مجھے جو چاہو سو کہو
اور ون سے تم کیون لڑتے ہو کہین [illegible] کو بُرا کہتے ہو کہین نگارندہ واقع ہذیان سے

جھگڑتے ہو جانتا ہون کہ دکنی کی عبارت کی خامی اسکی راست کی کجی اُسکے قیاس کی
غلطی اگرچہ سب جگہہ بلکہ بعض جگہہ سچ جانتے ہو مگر یہ مین نہین جانتا کہ اتنی محنت کرنی اور
اُسکے رفع تخلیہ کیواسطے توجیہات بارد ہ ڈھونڈھنی کسواسطے ایسا اُسکو کیا مانتے ہو مجھہ
[illegible] منھہ آتے ہو مولوی بخت علی اور میان داد خان سے جدا لگڑتے ہو بھائی صاحب مغلچہ پن
پر آگئے گویا لڑتے ہو سچ ہو غالب آگندہ گوش ہو کسیکی نہین سنتا اسی سے آپکے مقرر کیے
ہوے قاعدہ کے موافق بجا منا کہتا ہون کہ قاطع برہان و دافع ہذیان و لطائف غیبی کو
ہرگز نہین دیکھا آویزہ وافسوس کے بیان [illegible] مجھسے وہ سہو ہوا ہے کہ مجھے اُسکا اقرار اور میان دوست میان
[illegible] شرمسار ہون مجھے اُس مصنف نے اس باب مین لکھا وہ قول فیصل ور کافی ہے مانین
یا نہ مانین ناظرین کو اختیار ہے گلری بکاف فارسی مکسور بوزن اکہری لغت ہندی الاصل
اس کی شرح مین جداگانہ ایک فصل کاف فارسی مکسور کی جگہہ کاف عربی مفتوح اعراب کا
بوزن [illegible] مجھے اور میرے دوست سیف الحق کو دو سہو طبعی پر استعذا ہوا خواہان
[illegible] کو اغلاط متواتر کے جواز پر اصرار فاعتبروا یا اولی الابصار خربے واو بمعنے نور اور خرد مع
الواو بمعنے جذام ایک ویزہ بمعنے پاک اور آویزہ بمعنے ناپاک ایک یہ اور ہزار ایسے اغلاط سند ادم
مقبول و منظور گویا یہ مصرع جو حمد مین ہے مصرعہ کند ہرچہ خواہد بر [illegible] حکم نیست + اسکی شان مین
صادق [illegible] ور اب چاہیے کہ اُسکے پوچھنے والے اُسکے نام کے ساتھ جل جلالہ لکھین
اور اگر اتنی جراءت نہین تو نظر بافادہ و استفادہ عم نوالہ لکھین ستر برس کی عمر کانونسے بہرا
جمعیت کم تفرقہ زیادہ اور پھر خودداری اور کسر نفس اور استغنا خداداد بیہودہ بکنے مین اوقات
کیون صرف کرون پاسخ نگاری کیون لفظ بلفظ و حرف بحرف کرون آپکو اپنی نمود اور شہرت
[illegible] خردہ گیری و عیب جوئی سے مجھکو نفرت ہے اور حیا آتی ہے زیادہ گوئی سے آپکے حسن کلمات
طیبات سے قطع نظر کرکے ناظرین مصنف کے [illegible] چھوڑ دیتا ہون اور شکایت [illegible]
پہلے تین امر ضروری لکھہ لیتا ہون (صحیح بمعنے آواز اسپ ریہا نیست) اسکے سچ ہونے مین

کیا کلام ہے جو صحیح سے آواز اسپ مراد رکھے وہ ناقص ہے اور خام ہے کیا عرفی کا شعر عرفی کے
خط سے لکھا ہوا کسی کو نظر پڑا کہ ناظر سے شکر تمھارا نہین [illegible] وہان جاہل نا لغت کسی
باطن کے اندھے کے ہاتھ سے لکھا جائے اور پھر عرفی جیسا شاعر دیدہ ور بازپرس مین پکڑا
جائے تمھارا محبوب بوسہ و کنی شین منقوطہ [illegible] کے بیان مین شیہہ کو گھوڑے کے
ہنہنانے کی فارسی بتاتا ہے عربی مین گھوڑے کے ہنہنانے کو صہیل بوزن دلیل کہتے ہین
صحیح بوزن [illegible] جیسے ہر صداے ہوا [illegible] آتا ہے مین کیونکر فرہنگ نگارون کے اور
انکے مددگارونکے قیاس کو [illegible] کی طرح سر پر دھرون
یہ توجب ہو سکتا ہے کہ مین اپنے کو [illegible] نبات فرض کرون جرم و خطاے بلوغ [illegible]
جناب است مین آپکو [illegible] بالفتح ٹھہرا کر یہی فقرہ پڑھکر چپ رہتا ہون بعد اسکے تبدل
جیم بہ تحتانی کو نامسموع کہتا ہون [illegible] انگریزی زبان [illegible] کہتے ہین کہان
مبدل [illegible] حضرت آپ جو کہتے ہین [illegible] کو ترجمہ طفل نہین جانتے اور
پھر خاتمہ مین ریگان بصیغہ جمع لکھواتے ہو واقعی [illegible]
بلکہ از روے سمع لکھواتے ہو [illegible] مستغیث کی عرضی کی سماعت [illegible] سماعت
از روے انصاف بالاے طاعت ہو عرضی گذراننے سے پہلے مستغیث [illegible] آپکے محکمہ عالیہ
کا سر رشتہ دار دیانت دار ہے یا نہین سخن فہم و ہوشیار ہے یا نہین مین تو گمان [illegible]
کہ امین نہو دلیل سن [illegible] صحیح معنے آواز اسپ زنہار نیست) اسکے اقبال [illegible] عبارت
ہی سنانے والے نے نہ پڑھی ہو کتنا بعید ہے کسواسطے کہ اُس عبارت کے مفہوم کو [illegible] اور
محمد اکرام پنجابی کا شعر تو قابل التفات نہین مگر مولنا جلال [illegible] عرفی شیرازی [illegible] کا
شعر یہ تتبع کاتب غلط لکھوا دینا تمسے ایسا بعید ہے انشا مین ناسخون کی تحریف کو مانتے ہو
[illegible] کاتبون کی غلطی کے کیون نہ قائل ہوا [illegible] معنی مین تقلید چھوڑ کر تحقیق
کے کیون نہ قائل ہو [illegible] معاف یہ نہ استناد بکلام عرفی عالی مراتب ہے بلکہ پیروی

خامۂ کجرفتار کاتب ہو چکا ہون کہ نہ جھگڑے کو مناظرہ کا دماغ نہ ہجوم امراض جسمانی و آلام روحانی
سے فراغ آگے جو ہمت نہین ہاری تھی اور غیب سے توقع مددگاری کی تھی تو یہ اپنا شعر اردو میرے
ورد زبان اور اس ہنجار سے مین زمزمہ سنج فغان رہتا تھا شعر رات دن گردش مین ہین
سات آسمان + ہو رہیگا کچھ نہ کچھ گھبرائین کیا + اب جو اصلاح حال و حصول مطالب
سے دل مایوس ہے تو طبیعت اسی غزل کی اس بیت کے ترنم سے مانوس ہے شعر عمر بھر دیکھا
کیے مرنے کی راہ + مر گئے پر دیکھیے دکھلائین کیا + کوئی یہ نہ سمجھے کہ رونا رزق کا ہے جب
معاش مقرر ہو تو پھر غم کیا ہے نہ صاحب یہ باتین جانورون کی ہین کہ کچھ کھا لیا پانی پی لیا
اور چین سے سو رہے آدمی عموماً اور صاحبان ننگ و ناموس خصوصاً باوجود فراغ معاش
ایسی جانگداز بلاؤن مین مبتلا ہین کہ کوئی کیا ہے یہ حال تو یا صاحب واقعہ جانے یا خدا جانے
دوسرے یہ کار افتادہ کیون کہے اور بغیر کہے دوسرا کیا جانے مناظرہ کا تو ہرگز ارادہ نہین
اگر مردہ دل نہوتا تو باتین اتنا زیادہ نہین وہ بھی نہ از روے بحث و تکرار نہ بانداز استفسار اظہار
سے مقصود نفس اظہار ہے جو آپنے مولوی امام بخش کو امام المحققین خطاب دیا ہے کتنے محققین نے آپ کو اپنا امام
مان لیا ہے جب تک نہ اجماع محققین کا ہوگا یہ خطاب بے اجماع اہل عقل ناجائز و ناروا ہوگا
وہ فرمانروائے عہد شاہنشاہ کہلائے کیا کوئی بادشاہ جیسے قرار پذیر ہو جائینگے ایک سید نے
اپنے لڑکے کا نام میر شہنشاہ رکھ لیا یہ میر شہنشاہ صاحب کیونکر شاہجہان یا جہانگیر ہو جائینگے
اگر حضرت بفتحہ قاف ثانی بصیغہ تثنیہ امام المحققین کہتے تو ایک ماموم آپ ہوتے اور نراین داس
تنبولی دوسرا ہوتا ساطع برہان کے تیرھوین صفحہ کی نوین سطر مین آپ لکھتے ہین (دو ہیچمدان
برافراط و تفریط توضیع را کار بند نشدہ اند کہ بدان حرف گیری تواند کرد) تواند توانستن کے
مضارع کی بحث مین سے صیغۂ واحد غائب ہے فاعل چاہتا ہے خواہی معرفہ جیسے احمد محمود
خواہی نکرہ جیسے بہمان کسے یا شخصے مردے یا زنے اور اگر فاعل مذکور نہو تو اُس صورت مین
توان کرد چاہیے کہ توان مالم یسم فاعلہ ہے کرامت تو مجھے حاصل نہین ہان [illegible] [illegible] حسن عقیدت

کہتا ہوں کہ یا آپنے یون لکھا ہے کہ (کسے بدان حروف گیری تواند کرد) یا تواند کی جگہ
توان رقم فرمایا ہو دیکھیے آپنے بیل کے چمڑے کا بوجھ میری گردن پر رکھدیا اور میں نے ایک
بیل کا بوجھ پشت مبارک سے اٹھالیا والسلام [illegible] داد خواہ جلد آ اور اپنی عرضی لا حضرت
آیا اور عرضی لایا پہلے پانچ کاغذونکی نقلیں علی الترتیب پڑھی جاوین پھر سر رشتہ دار صاحب
بکمال امانت و دیانت عرضی سناوین **نقل عبارت برہان قاطع** آب دہ دست بکسر دال
ابجد و ہائے ہوز اشارہ بحضرت رسول صلوات اللہ علیہ است خصوصاً و شخصے [illegible]
بزرگ مجلس بود آرایش صدر و زینت ازو باشد عموماً **نقل عبارت قاطع برہان** از خامہ
عبارت [illegible] وہم و می خروشم کہ آب دہ دست مرکب از آب [illegible]
وست کہ باوجود معانی دیگر مسند را نیز گویند معنی ترکیبی رونق دہندۂ مسند ہر آئینہ تا مسند را
بطرف نبوت یا رسالت یا ہدایت مضاف نگردانند بمقام لغت فرو نیاید بلکہ [illegible]
نیز [illegible] رت و شوکت و امثال اینہا نگارند کہ تنہا آب دہ دست [illegible] معنی شویانند
وست میکند وآن خود ہانتی ست قبیح بیچارہ در نظم و نثر لغت آب دہ دست رسالت دیدہ است
وتتمہ مضمون را لغت اندیشیدہ است **نقل عبارت ساطع برہان** آب دہ دست [illegible] آنکہ
کہ این اعتراض از جانب مرزا صاحب باشد کہ سوائے ہیچمدان گفتہ باشد بخاطر داشت آن
درج کتاب کرد ورنہ این کنایہ قابل اعتراض نیست چہ آب دہ دست جملۂ ترکیبی ست دست کہ
در عربی و فارسی بمعنی مسند ست مضاف و مضاف الیہ کہ معنی محذوف باید دانست بلکہ کلامیست
مستقل [illegible] مضاف الیہ کہ معنی صدر و مسند بزرگ [illegible] صاحب
[illegible] فارسی [illegible] را بند و کتاب کہ آداب دقیقہ باشد بہمین صورت و
صحت بہمین معنی نگاشت و در مدار نیز و صاحب رشیدی آوردہ کہ آب دہ دست بمعنے بزرگ
مجلس و معنی ترکیبی آن رونق دہ صدر و مسند **قولہ** بیچارہ در نظم و نثر لغت آب دہ دست
رسالت دیدہ وتتمہ مضمون را لغت اندیشیدہ است انتہی **اقول** جامع این کنایہ را در نظم

ونثر بے اضافۂ رسالت دیدہ است وہمچنان در رشتۂ تحریر کشیدہ است خاقانی گوید شعر

دست آب دہ مجاور انش + اے زبان دہ برج کوثر انش + **تبصرہ** پس گروان جناب اگر فراموش

نکنند در شرح کنایہ ماہی چشمۂ خضر در باب المیم چنین [illegible] کہ میگویند کہ آب دہ دست استعارہ برائے

آنحضرت از خاقانی از رکاکت نیست [illegible] عقیدت کہ او را پیمبرے بود اشتند و باز بہ نسبت

رکاکت سرنگون باز انداختند **نقل عبارت برہان قاطع** ماہی چشمۂ خضر کنایہ از زبان

و دہان [illegible] **قاطع برہان** یارب ماہی چشمۂ خضر کہ اسم لغت است من در کتاب

منتطبعہ [illegible] صورت دیدہ ام **مصرعہ** قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید + در ضمیر میگذرد کہ ماہی چشمۂ

خضر خواہد بود و آن خود مضمونیست بطریق استعارہ [illegible] سخنور با خون جگر [illegible] باشد

تا در نظم و نثر خویش آوردہ [illegible] ہر کہ این را در گفتار خویش آرد سرقہ [illegible]

مستقلہ و کنایہاے مشہورہ نیست کہ بکار [illegible] بکار آید شیر خدا کہ ترجمہ اسد اللہ است

گوئی یکی از نامہاے جناب ولایت پناہ است صد ہزار کس در کلام خویش آوردہ باشد و سرقہ

نیست و کسی [illegible] چنین مع الیا شیر شرزہ [illegible] اسم حضرت امیر علیہ السلام نوشتہ و آن مضمونے

ست کہ خاقانی در قصیدہ قسمیہ ہم ساندہ شیر شرزہ [illegible] بر ہر مرد شجاع و سرہنگ

جنگ جو اطلاق توانکرد و غاب بمعنے بیشہ نیستان است ہر آئینہ این صفت [illegible] ایشان اسد اللہی

باشد خاقانی [illegible] گفتہ است اینچنین صفت اسم کسیکہ بعد از خدا و رسول او را بہ

بزرگی توان ستود چگونہ [illegible] ہمچنین آب دہ دست در باب الف [illegible] خاتم المرسلین

صلوات اللہ علیہ قرار دادہ است و این لفظیست در غایت رکاکت صفت لفظ پس غالب منع کرتا ہے

برہان و کسی کو کہ لفظ رکیک آنحضرت کے حق مین صرف نکرے چنانکہ ہم در ان فصل مفصل نوشتہ ایم

مقصود ما انیست کہ اینچنین مضامین لغت مستقل و کنایہ مقبول چرا قرار یابد و جز در

شرح اشعارے کہ حاوی این کلمات باشد چرا نگارش پذیرد و اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

آب [illegible] جسکے پانی اور معنی رونق و لطف بھی آتا ہے اور اسلحہ کی تیزی اور جواہر کی

صفائی کو بھی کہتے ہین دست ترجمہ ید ہے جسکی ہندی ہاتھ او بمعنے قسم و نوع اور بمعنے مسند
بھی مستعمل ہے ہمکو اس مقام مین آب بمعنی پانی اور دست بمعنے ہاتھ اور انکی ترکیب یعنی آبدست
اور اسکی مقلوب یعنی دست آب کے باب مین کلام ہے آبدست بحرکت و سکون [illegible]
ترجمہ غسالۃ الید ہے اور خصوصاً وضو کو کہتے ہین تعمیم کی سند استاد کا شعر [illegible] لیاقی
کن اگر دل خستۂ + کابدست او شفا بخش ہمہ بیمار ہاست + تخصیص کی سند نام حق کی بیت
بیت آبدست و نماز باید کرد + اول مقام گدانہ باید کرد + عرف مین آبدست کسر عضو کے
غسل کو کہتے ہین ہم تو اتنا پوچھتے ہیں کہ جب [illegible] ہو رہتے ہین پس آب و [illegible] او دست آب دہ کے
معنے وضو کروانے والا اور ہاتھ دھلانے والا آب بمعنے رونق اور دست بمعنے مسند کا یہان
ادخال محض جہل و صرف اہمال ہے تو میرا قول ہے کہ آب دہ دست رسالت رسول [illegible]
بے ادب فقط آب دہ دست کہتا ہے اور ہم منہ تکتے ہین منشی سعادت علی کو نہ علم نہ فہم اسنے
اس قباحت کو نہ جانا مرزا رحیم بیگ صاحب افسوس کی بات ہے تمنے اس بیابان خاص
مین قاطع برہان والیکے قول کو کیونکر مانا ہے سراسر بے پردہ اشرف الانبیا علیہ و آلہ و السلام
کی تذلیل اور توہین ہے اور جو پیمبر کو ایسے [illegible] مجمع اہل اسلام کے نزدیک مرتد اور
مردود و بے دین ہے بلکہ مخالف [illegible] پیمبر کو برا کہے اسکو برا [illegible]
پیمبر کا آب دہ دست نام رکھنے والے پر [illegible] لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین ہے خاقانی کے
شعر کے لکھنے سے آپکی کیا مراد ہے یہ شعر قطعہ بند اور اسکا پہلا شعر مجھکو یاد [illegible] پہلے پوچھتا ہون
کہ دست آبدہ کا فاعل اور شین کا مرجع تمنے کسکو ٹھہرایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم
کا نشان اسمین بطریق مذکور یا مقدر کہان پایا جب اس مصرع کی رو سے مصرعہ دست آب دہ
مجاورانش + دست آبدہ پیمبر کا نام قرار پایا تو دوسرے مصرع کے [illegible] ہیچ
کو ترانش ارزان [illegible] کا خطاب بھی حضرت پر صادق آیا سبحان اللہ جہان مصطفے و مجتبے رحمۃ للعالمین
[illegible] المرسلین آپ کے القاب ہین وہان آب دہ دست بھی آپکا لقب ٹھہرا مرزا جی مین

ترک جاہل ہون سمجھا ہی اگر مجھکو گالیان اندر وے عتاب ہونگے خدا کے واسطے پیمبر کو کیا جواب دوگے بندہ پرور خاقانی کا شعر قطعہ بند ہی اور اس شعر کا پہلا شعر یہ ہی **اشعار** روح از پی آبروے خود را + خلد از پی رنگ و بوے خود را + دست آبدہ تنہا برافشش + ارزن دہ برج کوترانش + اوپر کے دونون مصرعون مین را کا لفظ زائد پہلا مصرع تیسرے مصرع سے اور دوسرا مصرع چوتھے مصرع سے متعلق نثر اسکی فارسی مین یون ہوتی ہی روح از پی آبروے خود دستاب دہ مجاوران او ست و خلد از پی رنگ و بوے خود ارزن دہ کبوتران او ست یہ دونون شعر کعبۂ معظمہ کی تعریف مین اور دونون شینون کی ضمیر بطرف کعبہ راجع انتہی اس ار کی تصدیق تحفۃ العراقین سے کیجیے اور ہندی کی چندی غالب سے سن لیجیے روح اپنی افزایش آبرو کے واسطے وضو کا پانی دیتی ہی کعبہ کے مجاوران کو اور خلد اپنے رنگ و بو کے واسطے دانہ کھلاتا ہی کعبہ کے کبوترون کو وضو کا پانی دینا اور کبوترون کو دانہ کھلانا ادنی خدمت ہی خدا کے واسطے مخدوم کونین کو خادم کہنا مدح ہی یا مذمت ہی معہذا خاقانی کے اس مصرع سے دست آبدہ پیمبر کو سمجھنا بے اعتنائی اور غفلت ہی خاقانی نے روح کو آبدست دہ کا فاعل مانا تمنے پیمبر کو ہی اس فعل کا فاعل اور ایک فعل کا دو فاعل سے متعلق ہونا کیونکر جائز جانا قافلہ شد یعنی قافلہ رفت یعنی قافلہ سالار رفت یعنی رسول مقبول رحلت کر دیہ قاف مع الالف مین کلام اسی متہن رسول کا ہی دست آبدہ کی شرح مین تحقیر اور قافلہ شد مین استہزا ہی برہان قاطع والا اگر یہ قباحتین نہین سمجھا ہی تو احمق ہی اور اگر سمجھ کر لکھتا ہی تو کافر مطلق ہی اب میرے [illegible] کی روانی اور قلم کی خونابہ فشانی دیکھیے تبصرہ مندرجہ حاشیہ ساطع برہان کے حق مین کیا فرماتے ہو اور اس فقرہ اخیر کو (باز در نشیب رکاکت سر انداختند) کسکا لکھا بتاتے ہو سنو فخر الفضلا و ختم العلما امیر الدولہ مولوی محمد فضل حق رحمۃ اللہ علیہ نے رد عقائد وہابیہ مین بزبان فارسی ایک رسالہ لکھا ہی اور اس عہد کے علما کی اُسپر مہرین ہین اس رسالہ مین جناب مولوی صاحب مرحوم لکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت [illegible]

اس توضیح کے آپکی تحریر کا جواب لکھتا ہون آپکا واسطے اصلاح کلام کے رجوع کرنا میرے حق مین
موجب نازش کا ہے میرا طریق اس فن خاص مین یہ ہے کہ جو شعر بے عیب ہوتا ہے اُسکو بدستور
رہنے دیتا ہون اور جہان لفظ کے بدلے لفظ لکھتا ہون اُسکے نیچے نشان کر دیتا ہون
تاکہ آیندہ صاحب کلام اُس قسم کے کلام مین خود اپنے کلام کا مصلح رہے مطلع کا یہ مصرع
مصرعہ سرخوش و سرشار ہستم ملّی + لسان فارسی مین سرشار صفت ہے پیالے کے معنی لفظی
لبریز ہیں شارب کو لبریز کیونکر کہینگے اور یہ جو اردو مین مست و سرشار مترادف المعنی استعمال مین
آتے ہین اچھا اگانہ ہے فارسی مین تتبع اُردو کا ناجائز رند عالم سوز شعرائے عجم مین بمعنی رند
بے نام و ننگ آیا ہے جیسا کہ استاد کہتا ہے مصرعہ رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار + حسن
مطلع سست تھا میرے بر باد و الخ بر شیشہ یہان انسب ہے از لحد چون خاک حستم خاک کو جستن سے
کیا علاقہ (نقد جان را مہر ہستم ملّی) تعقید معنوی ہے طالب عہد الست ہے یا الست یعنی عہد الست
کس سے مانگتا ہے ہان سرخوش عہد الست محل ہے توقع ہے متوقع ہون کہ میرا یہ رقعہ جو آپکے نام کا ہے
جناب میر قاسم علیخان صاحب کو پڑھا دیجیگا اور اب جو آپ مجھے خط لکھیں تو یہ بھی لکھیے گا کہ
ہنوز وہ صدر امین ہین یا ترقی کی اور صدر الصدور ہوگئے اور اگر ترقی نہین کی تو کیا وجہ ہے

## ۱۳۳ مولوی عبد الرزاق شاکر کے نام

جناب مولوی صاحب مخدوم مولوی محمد عبد الرزاق صاحب شاکر کی خدمت مین
بعد سلام یہ التماس ہے کہ مولوی صاحب عالی جناب مولوی مفتی اسد اللہ خان بہادر کی خدمت مین
فقیر کا سلام پہونچائیے مین تو آپ سے عرض کرتا ہون مگر آپ مفتی صاحب سے کہیے کہ مجھکو باوجود
شدت نسیان آپکا تشریف لانا یاد ہے چھاپے کے اجزا اٹھا کر مین نے آپکے سامنے ایک غزل
اپنی پڑھی تھی جسکے دو شعر قطعہ بند ہین قطعہ از زندہ گوہرے چو من اندر زمانہ نیست +
خود را بخاک رہگذر حیدر افگنم + منصور فرقہ علی اللّٰہیان منم + آوازہ انا اسد اللہ در افگنم + خدا کی
حضرت کو بھی ... ہوا اتحاد اسمی دلیل مودت روحانی ہے اخی مکرمی میر قاسم علی

سلام پہونچے سال گذشتہ کی تعطیل کی طرح دلی آکر مجھسے بے ملے نہ چلے جایئے گا ۱۲ حضرت
مکتوب الیہ سے کلام ہی اشعار بعد حک و اصلاح کے پہونچے ہین یہ رتبہ میری ارزش کے فوق ہے
کہ مین آپکے کلام مین دخل و تصرف کرون بندہ نواز زبان فارسی مین خطوط کا لکھنا پہلے
سے متروک ہے پیرانہ سری و ضعف کے صدمون نے محنت پژوہی و جگر کاوی کی قوت مجھ
مین نہین رہی حرارت غریزی کو زوال ہے اور یہ حال ہے شعر مضمحل ہوگئے قویٰ غالب +
وہ عناصر مین اعتدال کہان + کچھ آپ ہی کی تخصیص نہین سب دوستون کو جنسے [illegible] کتابت رہتی ہے
اُردو ہی مین نیازنامے لکھا کرتا ہون جن جن صاحبون کی خدمت مین آگے مین نے فارسی زبان مین
خطوط اور مکاتب لکھے اور بھیجے تھے اُنمین جو صاحب الی الآن ذی حیات [illegible] انسے بھی
عند الضرورت اسی زبان مروجہ مین مکاتب و مراسلت کا اتفاق ہوا کرتا ہے پارسی [illegible]
و رسالون و نسخون و کتابون کے مجموع شیرازہ بستہ چھاپا ہوکر اطراف و اقصائے عجم مین پھیل گئے
حال کی نثرون کو کون فراہم کرنے جائے جان کنی کے خیالات نے مجھکو اُنکی تحریر و تعلق بار
سے دست بردار و آزاد و سبکدوش کردیا جو نثرین کہ مجموع و یکجا ہوکر جہان جہان منتشر
ہوگئی ہین اور آیندہ ہون انھین کو جناب احدیت جلت عظمتہ مقبول قلوب اہل سخن
و مطبوع طبایع ارباب فن فرمائے اور مین اب انتہائے عمر ناپائدار کو پہونچکر آفتاب
لب بام اور بہجوم امراض جسمانی و آلام روحانی سے زندہ درگور ہون کچھ یاد خدا بھی چاہیے
نظم و نثر کی قلمرو کا انتظام ایزد دانا و توانا کی عنایت و اعانت سے [illegible] ہو چکا اگر اُسنے چاہا
تو قیامت تک میرا نام و نشان باقی و قائم رہیگا پس امیدوار ہون کہ آپ انھین نذور
محقرہ یعنی تحریرات روزمرہ اُردوے سادہ و سرسری کو تا امکان غنیمت جانکر قبول
فرماتے رہین اور درویش دلریش و فرماندہ کشاکش معاصی [illegible] دعا مانگین اللہ
بس ماسوے ہوس ۱۲ تعقید معنوی کو [illegible] جانتے ہونگے اسکی توضیح و تفصیل مین تحصیل
حاصل و تطویل لاطائل کی صورت نظر آتی ہے لہذا خامہ فرسائی بروے کار نہین آئی ۱۲

بکھرا ہوا ہونا غنچہ بصورت دل جمع ہے باوصف جمعیت دل گل کو خواب پریشان نصیب ہے
مجھے رنج الخ پشت دست بصورت عجز اور خس بدندان وکاہ بدندان گرفتن بھی اظہار عجز ہے
پس جس بنا الم ہے کہ داغ نے پشت دست زمین پر رکھدی ہو اور شعلہ نے تنکا دانتوں میں لیا ہو
مجھے رنج و اضطراب کا تحمل کسطرح ہو قبلہ ابتداے فکر سخن میں بیدل و اسیر و شوکت کے طرز پر
ریختہ لکھتا تھا چنانچہ ایک غزل کا مقطع یہ تھا ع طرز بیدل مین ریختہ لکھنا + اسد اللہ
خان قیامت ہے ۱۵ برس کی عمر سے ۲۵ برس کی عمر تک مضامین خیالی لکھا کیا دس
برس مین بڑا دیوان جمع ہوگیا آخر جب تمیز آئی تو اس دیوان کو دور کیا اوراق یکقلم چاک کیے
دس پندرہ شعر واسطے نمونہ کے دیوان حال مین رہنے دیے ۱۲ بندہ پرور اصلاح نثر کی
کی ضرورت نہین آپکی نثر کی یہ روش خاص دلچسپ اور بے عیب ہے اس وضع کو نہ چھوڑیے
اور جو میرا تتبع اور مجھپر توجہ منظور ہو تو پنج آہنگ وغیرہ میری مصنفات کو بامعان نظر بغور
بہت ملاحظہ فرمائیے اور مشق بڑھائیے چشم بد دور طبیعت حضور کی نہایت عالی ہے مناسب اس
فن کے ہے مین آپ کی رسائی ذہن اور قوت قلم سے امید قوی رکھتا ہون کہ عنقریب بہت
خوب لکھیے گا میرے اور تمام دوستونکے فخر اور شمع دوان کے رشک ہو جائیے گا ان شاء اللہ من
برکۃ العلم یا مولانا و بالفضل والکمال اولانا ۱۲

## مولوی عبدالرزاق شاکر کے نام

قبلہ وکعبہ فقیر پا در رکاب ہے سہ شنبہ چارشنبہ ان دونون دنون مین سے ایک دن
عازم رامپور ہوگا تقریب وہان جانے کی رئیس مرحوم کی تعزیت اور رئیس حال کی
تہنیت دو چار مہینے وہان رہنا ہوگا اب جو کوئی خط آپ بھیجین تو رامپور بھیجین مکان کا پتا
لکھنا ضرور نہین شہر کا نام اور میرا نام کافی ہے مخمس بعد اصلاح بھیجا جاتا ہے حق تو یہ ہے کہ
شعر آپ کہتے ہین اور حظ مین اٹھاتا ہون حسن اتفاق سے اصلاح خمسہ کے وقت دوست غمگسار
یار وفا شعار علامہ روزگار ختم العلماء المتبحرین مولوی مفتی صدرالدین خانصاحب بہادر

صدر الصدور دہلی المتخلص بہ آزردہ دام بقاءہ وزاد علاءہ کہ مجھسے ملنے کو غریبخانے پر تشریف
لائے ہوئے موجود تھے خمسہ کو دیکھکر پسند فرمایا حضور کی بلاغت کی تحسین عربی مصرعون
کے میرے ساتھ شریک غالب ہوکر مزے لوٹے اور آپکی شیرینی گفتار کے وصف مین تا
دیر عذب البیان ورطب اللسان رہے اور مجھسے بقدر میرے معلوم و بیان کے آپکی صفات
حمیدہ سے واقف و آگاہ ہوکر بہت شاد و خرسند ہوے مبارک ہو نادیدہ و غائبانہ یعنی محض
مشتاقانہ بہ تمناے ملاقات عجز و نیاز لکھنے کو ارشاد کر گئے ہین لہذا مین لکھتا ہون قبول فرمائیے گا ۱۲

## ۱۳۹ مولوی عبدالرزاق شاکر کے نام

قبلہ پہلے معنی ابیات بے معنی سنئے نقش فریادی الخ ایران مین رسم ہے کہ دادخواہ
کاغذ کے کپڑے پہنکر حاکم کے سامنے جاتا ہے جیسے مشعل دن کو جلانا یا خون آلودہ کپڑا بانس
پر لٹکا کر لیجانا بس شاعر خیال کرتا ہے کہ نقش کسکی شوخی تحریر کا فریادی ہے کہ جو صورت تصویر
ہے اسکا پیرہن کاغذی ہے یعنی ہستی اگرچہ مثل تصاویر اعتبار محض ہو موجب رنج و ملال و
آزار ہے شوق ہر رنگ الخ رقیب بمعنے مخالف یعنی شوق سروسامان کا دشمن ہے دلیل یہ ہے کہ
قیس جو زندگی مین ننگا پڑا پھرتا تھا تصویر کے پردے مین بھی ننگا ہی رہا لطف یہ ہے کہ مجنون
کی تصویر اتنی عریان ہی کھینچتے ہیں جہان کھینچتی ہے زخم نے داد الخ یہ ایک بات مین نے اپنی
طبیعت سے نئی نکالی ہے جیسا کہ اس شعر مین شعر نہین ذریعۂ راحت جراحت پیکان + وہ
زخم تیغ ہے جسکو کہ دلکشا کہیے یعنی زخم تیر کی تو ہے سبب ایک رخنہ ہونیکے اور تلوار کے زخم
کی تحسین بسبب ایک شگاف سا کھل جانیکے زخم نے داد نہ دی تنگی دل کی یعنی زائل نہ
کیا تنگی کو پرفشان یعنی بیتاب اور یہ لفظ تیر کے مناسب حال معنی یہ کہ تیر تنگی دل کی داد
کیا دیتا وہ تو خود ضیق مقام سے گھبرا کر پرفشان اور سراسیمہ نکل گیا نامہ غالب کا مکتوب الیہ
رحیم بیگ نامے میرٹھ کا رہنے والا ہے دس برس سے اندھا ہوگیا ہے کتاب پڑھ نہین سکتا
سن لیتا ہے [illegible] لکھ نہین سکتا [illegible] دیتا ہے بلکہ [illegible] علمی بھی

نہین رکھتا اور وہان سے مدد لیتا ہے اہل دہلی کہتے ہین کہ مولوی امام بخش صہبائی سے اسکو
تلمذ نہین ہے اپنا منصب بڑھانے کو اپنے کو انکا شاگرد بتاتا ہے مین کہتا ہون کہ واے اُس
ہیچ در ہیچ پر جسکو صہبائی کا تلمذ موجب عز و وقار ہو رسالہ اسکا ساطع برہان دلی پہونچکر
ڈھونڈونگا اگر مل گیا تو خدمت مین پہونچیگا جناب مستطاب میر قاسم علی خانصاحب صادق القول
ہین میرے گھر آئے ہونگے دروازہ بند پایا ہوگا مگر ایک خدشہ ہے کہ حضرت مین اور میرے بھائی
مرزا علی بخش خان مین بہت ربط و اتحاد تھا اور وہ مرحوم خدا بخشے بیمار رہا و کذب و گزاف مین
ضرب المثل تھا اس تصور سے اگر مین اس جملے کے سچ جاننے مین تامل کرون تو میرا تامل بیجا
نہوگا بہر حال انکو میرا سلام کہیے گا ۱۲ سیلاب جبین ایک لفظ ہے ہندیان فارسی زبان کا
اصل لغت چلپیا ہے یہ لغت ہا کی ہے معنے حباب آسمان جب تک کہ آسمان کو چرخ یا دریا نہ کہین
حباب آسمان نہ مقبول نہ مسموع و نات مسموع ہے اگرچہ الف کا اشباع جائز ہے ورنہ [illegible]
کی جگہ ادنی پروری بہتر ہے بلکہ وناث ازہر حال صفت ہے پرورش موصوف کی
چاہیے نہ صفت کی والسلام ۱۲

## بنام مولوی عبد الرزاق شاکر کے نام

قبلہ آپکو یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ دو جنوری کو فقیر دلی پہونچا مانند خستہ
رنجور ہنوز افاقت کلی نہین پائی آج صبحدم ہوا ابر ہے دھوپ نہین نشست آفتاب تکیے کے
سہارے سے بیٹھا ہوا یہ سطرین لکھ رہا ہون غزل پہونچی ہے گوند مین لتھڑ کر [illegible]
اگر [illegible] ہوگیا ہے حضرت [illegible] اُسکو لفافے سے نکالین بیت ہی تمہارا [illegible] آپ
دیکھ لو اپنی چلپیچی مین حباب آسمان + اگر پسند آئے تو اس مطلع کو یون رہنے دیجیے مولوی نظامی
گنجوی علیہ الرحمۃ کا ایک شعر طالب علمونکے ہاتھ پڑا الخ [illegible] زر و [illegible] سمین
کلام کرنا شروع کیا مولوی کے پاس جب وہ کلمات پہونچے تو فرمایا کہ [illegible] شعر [illegible] مدرسہ کہ برو
جو صاحب یہ فرماتے ہین کہ مجموع [illegible] مبتدا نہین ہو سکتا [illegible] آپ

اُسی پہلے مصرعہ مین سے (ظلمتکدے مین میرے) اسکو مبتدا اور (سب غم کا جوش ہی) اسکو خبر ٹھہراتے ہین پس اگر یون ہے تو بھی مدعا حاصل ہی دوسرا مصرع دوسری خبر بھی آخر یہ بھی تو مسلمات فن نحو مین سے ہی کہ ایک مبتدا کی دو بلکہ زیادہ خبر ہوسکتی ہین ہان ایک قاعدہ اور ہی یعنی جملہ فعلیہ کے ماقبل جو عبارت ہوتی ہی اُسکو مبتدا نہین کہتے اس مطلع کا مصرعۂ ثانی جملۂ اسمیہ ہی اپنے ماقبل مبتدا کو قبول کرتا ہی اگر ہمنے نظر اس دستور پر مصرعہ اول کو مبتدا کہا تو بھی قباحت لازم نہین آتی بہرحال جو وہ صاحب اسی پہلے مصرع کو قرار دین وہ مجھے قبول ہی مگر شعر مہمل نہین زیادہ اس سے کیا لکھون بجائی میر [illegible] کو بندگی ۱۲

## ۱۴۱ مخدوم و مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

مخدوم و مکرم و معظم جناب مولوی عبدالجمیل صاحب کی خدمت مین بعد ابلاغ سلام مسنون الاسلام کے عرض کیا جاتا ہی کہ آپکی ارادت میرا ذریعہ فخر و مباہات ہی عنایت نامے آپکے اوقات مختلف مین پہونچے پہلے خط کے حاشیہ اور پشت پر اشعار لکھے ہوئے ہین سیاہی اس طرح کی پھیکی کہ حروف اچھی طرح پڑھے نہین جاتے اگرچہ بینائی میری بھی اب اچھی نہین ہی مگر عینک کا محتاج نہین لیکن باایں ہمہ اُنکے پڑھنے مین بہت تکلیف کرنی پڑتی ہی علاوہ اسکے جگہ اصلاح کی باقی نہین چنانچہ اُس خط کو آپکی خدمت مین واپس بھیجتا ہون تاکہ آپ یہ نہ جانین کہ میرا خط پھاڑ کر پھینک دیا ہوگا اور معہذا میرا [illegible] بھی معلوم ہوجائے آپ خود دیکھ لین کہ اسمین اصلاح کہان دیجائے واسطے اصلاح کے جو غزل بھیجیے اسمین بین الافراد و بین مصرعین فاصلہ زیادہ چھوڑیے اکثے خط [illegible] اشعار کا [illegible] اُسکے روشن ہین مگر بین السطور [illegible] اصلاح کی جگہ معدوم آپکی خاطر سے رنج کتابت اٹھاتا ہون اوران دونون غزلونکو [illegible] لکھتا جاتا ہون مسودہ تو آپکے پاس ہوگا اُس سے مقابلہ کر کے معلوم کر لیجیے گا کہ کس شعر [illegible] اور کیا اصلاح ہوئی اور کونسا بیت موقوف ہوئی مشاعرہ یہان شہر مین کہین نہین ہوتا قلعہ مین شہزادگان تیمور جمع ہوکر کچھ غزلخوانی کر لیتے [illegible] طرح کو کیا کیجیے گا اور اُسپر غزل لکھ کر کیا [illegible]

جاتا ہون اور کبھی نہین جاتا اور یہ صحبت خود چند روزہ ہی اسکو دوام کہان کیا معلوم ہی
ابھی نہ ہو اب کی ہو تو آیندہ نہو والسلام مع الاکرام ۱۲

## ۱۴۲ مخدوم مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

قبلہ آپ کو خط کے بھیجنے مین تردد کیون ہوتا ہے ہر روز دو چار خط اطراف و جوانب سے
آتے ہین گاہ گاہ انگریزی بھی اور ڈاک کے ہرکارے بھی میرا گھر جانتے ہین پوسٹماسٹر میرا
آشنا ہی مجھکو جو دوست خط بھیجتا ہی وہ صرف شہر کا نام اور میرا نام لکھتا ہی محلہ بھی ضرور نہین
آپ ہی انصاف کرین کہ آپ لال کنوان لکھتے رہے اور مجھکو بلی مارون مین خط پہونچتا رہا اب کی
آپنے حکیم کالے کا نام کیا لکھا ہی اس [illegible] کوئی جانتا بھی نہین خلاصہ یہ کہ
خط آپکا کوئی تلف نہین ہوا جو آپنے بھیجا وہ مجھکو پہونچا بات یہ ہی کہ شوقیہ خطون کا جواب کہانتک
لکھون مینے آئین نامہ نگاری چھوڑ کر مطلب نویسی پر مدار رکھا ہی جب مطلب ضروری التحریر
نہو تو کیا لکھون اب کی آپکے خط مین تین مطلب جواب لکھنے کے قابل تھے ایک تو رباعی
جو آپ نے اس ننگ آفرینش کی مدح مین لکھی ہی اسکا جواب بندگی ہی اور کورنش و آداب
دوسرا مدعا خط کے نہ پہونچنے کا [illegible] اسکا جواب لکھ چکا تیسرا جناب مولوی امتیاز خانصاحب
کا میرے یہان آنا اور میرا اسوقت مکان پر موجود نہونا اللہ مجھکو بڑا رنج ہوا اگر آپ ملین تو
میرا سلام کہیے گا اور میرا ملال [illegible] قلعہ کو جاتا ہون ظاہرا مولوی
صاحب اول روز آئے ہونگے جب سوار ہو جاتا ہون تب بھی دو چار آدمی مکان پر رہتے ہین مولوی
صاحب سمجھتے حقیر [illegible]

## ۱۴۳ مخدوم مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

[illegible] آپکا نوازشنامہ پہونچا غزلین دیکھی ہین [illegible] یہ ہی کہ
اگر کلام مین اسقام [illegible] ہون تو رفع کر دیتا [illegible] اگر سقم سے خالی پاتا ہون
تو تصرف نہین کرتا لیس قسم کا اگر کہتا ہون کہ ان غزلون مین کہین [illegible] جگہ نہین۔

## ۱۴۴ مخدوم مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

سبحان اللہ سر آغاز فصل میں ایسے ثمرہائے پیش رس کا بھیجنا نوید ہزار گونہ میمنت و شادمانی ہے یہ ثمر رب النوع اثمار ہے اسکی تعریف کیا کرون کلام اس بات مین کیا چاہتا ہون کہ مین یاد رہا اور اہدا کا آپکو خیال آیا پروردگار باایں ہمہ روان پروری وکرم گستری و یاد آوری سلامت رکھے جمعہ کے دن جوان دوپہر کے وقت کہار پہونچا اُسی وقت خط کا جواب لیکر اور آم کے دو ٹوکرے دیکر روانہ ہوگیا یہان سے حسب الحکم اُسکو کچھ نہین دیا گیا خاطر جمع رہے۔

## ۱۴۵ مخدوم مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

حضرت کیا ارشاد ہوتا ہے آگے اس سے جو آپ کے اشعار آئے تھے وہ دو دن کے بعد اصلاح دیکر بھیجدیئے خط ڈاک مین تلف ہوجائے تو میرا کیا گناہ آج آپکا یہ خط صبح کو آیا مین نے آج ہی دوپہر کو دیکھکر لفافہ کرکر ڈاک مین بھجوادیا اب پہونچے یا نہ پہونچے دو باتین سنیئے طرح بسکون رائے قرشت بمعنے قریب ہے لیکن اُردو مین یہ لفظ مستعمل نہین وہ دوسرا لفظ ہے طرح بحرکت رائے قرشت بروزن فرح اُسکو بسکون رائے مہملہ بولنا عوام کا منطق ہے یہان غزل طرح کی نہ [illegible] طرح کی یہ بسکون را بمعنی روش و طرز و طرح ہے بفتحتین جناب مولوی احمد حسن صاحب کو میرا سلام پہونچے ۱۲

## ۱۴۶ مخدوم مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

صاحب وہ خط جسمین اشعار سید مظلوم کے تھے مجھکو پہونچا اور مین نے اُس خط کا جواب تمکو بھیجا اور ذکر اشعار قلم انداز کیا فارسی کیا لکھوں یہان [illegible] کی تمام ہے اخوان و احباب یا مقتول یا مفقود الخبر ہزار آدمی کا ماتم دار ہون آپ غمزدہ اور آپ غمگسار ہون اس سے قطع نظر کہ تباہ اور خراب ہون مرنا سر پکڑا ہے یا برکاب ہون طرح بالفتح بمعنے نمونہ اور بمعنے قریب سچ لیکن طرح بفتحتین اور چیز ہے غیاث الدین رامپور مین ایک ملائے مکتبی تھا ناقل

تا عاقل جسکا ماخذ اور مستند علیہ قتیل کا کلام ہوگا اُسکا فن لغت مین کیا فرجام ہوگا مصرعہ
کیستم من کہ تا ابد بزیم + لاحول ولا قوۃ یہ مصرع میرا نہین تا ابد بزیم یہ فارسی لا اتقتیل کی ہے
میرا قطعہ یہ ہے **قطعہ** کیستم من کہ جاودان باشم + چون نظیری نماند طالب مرد + ور بگویند
در کدامین سال + مرد غالب بگو کہ غالب مرد + یہ مادۂ تاریخ از روئے نجوم نہین بلکہ از روئے
۱۲۷۷ھ
کشف ہے انا للہ وانا الیہ راجعون +

## قاضی عبد الجمیل کے نام

پیر و مرشد فقیر ہمیشہ خدمتگزاری مین حاضر اور غیر حاضر رہا ہے جو حکم آپکا ہوتا
ہے اُسکو بجا لاتا ہون مگر معدوم کو موجود کرنا میری وسع قدرت سے باہر ہے اس زمین مین
کہ جسکا قافیہ آتش پہ اور ردیف لکھا ہے مین نے کبھی غزل نہین لکھی خدا جانے مولوی درویش حسن
صاحب نے کس سے اس زمین کا شعر لیکر میرا کلام گمان کیا ہے جناب مین نے خیال
کیا اس زمین مین میری کوئی غزل نہین دیوان ریختہ چھاپے کا یہان کہین ہے اپنے
حافظہ پر اعتماد نہ کر کر اُسکو بھی دیکھا وہ غزل نہ نکلی سنیے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اور کی غزل
میرے نام پر لوگ پڑھ دیتے ہین چنانچہ انھین دنون مین ایک صاحب نے مجھے آگرہ سے لکھا کہ
یہ غزل بھیجدیجیے مصرعہ اسد اور لینے کے دینے پڑے ہین + مین نے کہا لاحول ولا قوۃ اگر یہ میرا
کلام ہو تو مجھپر لعنت اسی طرح زمانۂ سابق مین ایک صاحب نے میرے سامنے یہ مطلع پڑھا
اسد اس جفا پر بتون سے وفا کی + مرے شیر شاباش رحمت خدا کی + مین نے سنکر عرض کیا کہ
صاحب جس بزرگ کا یہ مطلع ہے اُسکے رحمت خدا کی اور اگر میرا ہو تو مجھپر لعنت اسد اور
شیر اور بت اور خدا اور جفا اور وفا میری طرز گفتار نہین ہے بھلا ان نو شعرون مین تو اسد
کا لفظ بھی ہے وہ شعر میرا کیونکر سمجھا جائیگا واللہ وہ شعر جس کا قافیہ ... میرا نہین ہے

## قاضی عبد الجمیل کے نام

سنہ ۱۸۶۰ء

حضرت ... تو یاد کیا سال گذشتہ ...

مارچ ۱۸۶۰ء مین یہان آگیا ہون اب یہین ہون اور یہین مین نے آپکا خط پایا ہے آپنے سرنامہ
پر رامپور کا نام ناحق لکھا حق تعالی والی رامپور کو صد و سی سال سلامت رکھے اُنکا
عطیہ ماہ بماہ مجھکو پہونچتا ہے کرم گستری و استاد پروری کر رہے ہین میرے رنج سفر اٹھانے
کی اور رامپور جانے کی حاجت نہین خلیفہ حسین علی صاحب رامپور مین مجھسے ملے
ہونگے مگر واللہ مجھکو یاد نہین نسیان کا مرض لاحق ہے حافظہ گویا ندارد شامہ ضعیف سامعہ
باطل باصرہ مین نقصان نہین البتہ حدت کچھ کم ہوگئی ہے مصرعہ پیری و صد عیب چنین
گفتہ اند + بہرحال چونکہ مین دلی مین ہون اور وہ رامپور گئے ہین تو البتہ وہ آپکے پیام جو
انکی زبان کے محول تھے بدستور اُنکی تحویل مین رہے اور مجھ تک نہ پہونچے شہر بہت
غارت زدہ ہے اشخاص باقی نہ اہلکتاب فروشون سے کہدونگا اگر میری نظم و نثر کے رسالونمین
سے کوئی رسالہ آجائیگا تو وہ مول لیکر خدمت مین بھیجدیا جائیگا مصرعہ دل ہی تو ہے نہ سنگ
وخشت + ایکدوست کے پاس بقیۃ النہب والغارت میرا کچھ کلام موجود ہے اُس سے یہ غزل لکھوا کے بھیجدونگا

## ۱۴۹ مخدوم مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

جناب قاضی صاحب کو بندگی پہونچے عنایت نامہ کے ورود نے شادمان کیا
مگر یہ ہم چو نگارش پر پیچ تھے بعضون نے حیران کیا ابہام کی توضیح اور اجمال کی تفصیل
کا مشتاق ہون آمون کے باب مین جو کچھ لکھا ہے کیونکر لکھا ہے آم کا نام کیا خیر یہ بھی ہوگا
جبکہ بذات خود حادث ہو حضرت اب کے سال ہر جگہ آم کم ہے اور جو کچھ ہے وہ خشک اور
بے مزہ ہے آم کہان سے ہو نہ ہوا وٹ نہ برسات ہے پانی پایا ہے گرد کنوین سوکھ گئے اشجار
مین طراوت کہان سے ہو جناب اسکا خیال نہ فرماوین اپنے گلشن کو ... لگا بنگال
آئندہ تک ... بھیجونگا آپ ... آم کھاؤنگا

## ۱۵۰ مخدوم مکرم قاضی عبدالجمیل کے نام

جناب مولوی صاحب آپکے دونون خط پہونچے ...

آٹھ پہر پڑا رہتا ہون اصل صاحب فراش مین ہوا بیس دن سے پانون پر ورم ہو گیا ہے
کف پا و پشت پا سے نوبت گذر کر پنڈلی تک آماس ہے جوتے مین پانون سماتا نہین بول و براز
کے واسطے اٹھنا دشوار ہے یہ سب باتین ایک طرف درد محلل روح ہے سنہ ۱۲۷۷ ہجری مین میرا نہ مرنا
صرف میری تکذیب کیواسطے تھا مگر اس تین برس مین ہر روز مرگ نو کا مزہ چکھتا رہتا ہون
حیران ہون کہ کوئی صورت زیست کی نہین پھر مین کیون جیتا رہون روح میری اب جسم مین
اسطرح گھبراتی ہے جس طرح طائر قفس مین کوئی شغل کوئی اختلاط کوئی جلسہ کوئی مجمع پسند نہین
کتاب سے نفرت شعر سے نفرت جسم سے نفرت روح سے نفرت یہ جو کچھ لکھا ہے بے مبالغہ و بیان واقع ہے
مصرعہ خرم آنروز کزین منزل ویران بروم ۔ اپنے مخمصے مین اگر تحریر جواب مین قاصر رہون تو معاف ہون

## ۱۵۱ مخدوم مکرم قاضی عبد الجمیل کے نام

قبلہ مجھے کیون شرمندہ کیا مین اس ثنا اور دعا کے قابل نہین مگر چھوٹون کا
شیوہ ہے بڑون کو اچھا کہنا اس مدح گستری کے عوض مین آداب بجا لاتا ہون ۔

## ۱۵۲ مخدوم مکرم قاضی عبد الجمیل کے نام

جناب قاضی صاحب کو میری بندگی پہونچے مکرمی مولوی غلام غوث خان صاحب بہادر
میر منشی کا قول سچ ہے اب مین تندرست ہون پھوڑا پھنسی کہین نہین مگر ضعف کی وہ شدت
ہے کہ خدا کی پناہ ضعیف کیونکر نہون برس دن صاحب فراش رہا ہون ستر برس کی عمر جتنا لہو
بدن مین تھا بے مبالغہ آدھا اسمین سے پیپ ہوکر نکل گیا سن کہان جو اب پھر تولید دم صالح ہو بہرحال زندہ
ہون اور ناتوان ۔ اور آپ کی ستایش ہاے دوستانہ کا ممنون احسان والسلام ۔ ۱۱ اگست ۱۸۶۴ع

## ۱۵۳ مخدوم مکرم قاضی عبد الجمیل کے نام

جناب مخدوم مکرم کو میری بندگی تفقد نامہ مرقومہ ۲۱ ستمبر مین نے پایا حضرت کے
سلامت حال پر خدا کا شکر بجا لاتا ہون محکمہ تخفیف مین آئے کوئی گانون آپکا ثابت ہو جائے
آپکا احسان آپ کو مبارک آپکا دولت خانہ سلامت رہے وہ جو آپنے ابن الخال کا

تہنیت کیواسطے رامپور آیا مین کہان اور بریلی کہان ۲۰ اکتوبر کو یہان پہونچا بشرط حیات
آخر دسمبر تک وہان جاؤنگا نمایش گاہ بریلی کی سیر کہان اور مین کہان خود اس نمایش گاہ
کی سیر سے جسکو دنیا کہتے ہین دل بھر گیا اب عالم بیرنگی کا مشتاق ہون لا الہ الا اللہ
لا موجود الا اللہ لا موثر فی الوجود الا اللہ۔

## ۱۵۸ مولوی عزیز الدین کے نام

صاحب تم [illegible] ایسی باتین کرتے ہو دلی کو ویسا ہی آباد جانتے ہو جیسے
آگے تھی قاسم خان کی گلی میر خیراتی کے پھاٹک سے فتح اللہ بیگ خان کے پھاٹک تک
بے چراغ ہے ہان اگر آبادی ہے تو یہ ہے کہ غلام حسین خان کی حویلی ہسپتال ہے اور ضیاء الدین خان کے
مکان مین ڈاکٹر صاحب رہتے ہین اور کالے صاحب کے مکانون مین ایک اور صاحب عالیشان
انگریز رہتے ہین ضیاء الدین خان اور انکے بھائی مع قبائل و عشائر لوہارو مین
لال کنوین کے محلہ مین خاک اڑتی ہے آدمی کا نام نہین تمہارے مکان کے پیچھے ڈھنگر بستی تھی
اسکے پاس اور لکھمی کی دکان پر اس اشتہار [illegible] ہو گئی ہوئی ہے لکھمی کی دکان مین کنے
[illegible] بھی صدر الدین صاحب [illegible] ونجش تراب علی ان لوگون سے میری
ملاقات نہین ہے مین نے آپ مہر کر دی حکیم احسن اللہ خان [illegible] غلام نجف اور بہادر بیگ
اور نبی بخش خان ساکن دریبہ انکی [illegible] محضر آپکے پاس بھیجتا ہون [illegible] از رہ
احتیاط بیرنگ بھیجا ہے پوسٹ پیڈ خط اکثر تلف ہو جاتے ہین چنانچہ قاضی عبدالجمیل صاحب
کا خط جسکا آپنے ذکر لکھا ہے آنکھین [illegible] جائین اگر مین نے دیکھا ہو آپ انسے میرا سلام
نیاز کہئے اور خط کے نہ پہونچنے کی انکو خبر پہونچا دیجئے

## ۱۵۹ منشی سید عباس کے نام

[illegible] نامہ آیا مین نے اسکو حرز بازو بنایا [illegible] تحسین میرے واسطے
سرمایۂ عز و افتخار ہے فقیر امیدوار ہے کہ یہ دفتر بے معنی نہ سرسری بلکہ سراسر دیکھا جائے نہ بہ پیش نظر

دھرا ہے بلکہ اکثر دیکھا جاوے میں نے جو نسخہ برہان بھجوایا ہے گویا کسوٹی پر سونا چڑھایا ہے
ہٹ دھرم ہوں نہ مجھے اپنی بات کی پچ ہے [illegible] جو کچھ لکھ آیا ہوں سب سچ
ہے کلام کی حقیقت کی دو چیزیں چاہتا ہوں [illegible] نگارش لطافت
سے خالی نہوگی گزارش لطافت سے خالی نہو گی علم [illegible] لیکن پچپن برس سے
محو سخن گزاری ہوں [illegible] افیاض کا مجھ پر احسان عظیم ہے [illegible] طبع میری سلیم ہے
فارسی کے ساتھ ایک مناسبت [illegible] مطابق اہل پارس کے منطق کا
بھی مزہ ابدی [illegible] نسبت خداداد [illegible] ترکیب [illegible] فارسی
[illegible] اپنی تکمیل [illegible] کی تہذیب کا خیال آیا قاطع برہان کا لکھنا [illegible] گیا
گویا باسی کڑھی میں ابال آیا لکھا گیا تھا کہ سہام ملامت کا [illegible] ہوا ہے یہ تنک مایہ
[illegible] اکابر [illegible] ان کی ترکیب غلط ہے عرض
کرتا ہوں کہ [illegible] قاطع [illegible] ایک خط ہے برہان قاطع نے کیا تھا شیو
ہیں سکھ قطع [illegible] اسکو قاطع لقب دیا ہے برہان جب تک غیر کی کسی برہان کو قطع
نہ کریگا [illegible] قاطع نام پائیگی برہان قاطع کی صحت میں جتنی تقریر کیجئیگا وہ قاطع
[illegible] صحت کی ثبوت کے کام آئیگی قطعہ تاریخ کا کیا کہنا گویا یہ کتاب معشوق اور یہ قطعہ
اسکا [illegible] ہے جناب نواب صاحب کا نیازمند اور بندہ فرمانبردار ہوں بعد عرض سلام شعر کے
پسند آنیکا شکر گزار ہوں آپکے علم و فضل و فہم و ادراک کی جو تعریف کیجاوے وہ حق ہے
لیکن میرے شعر کی تعریف صرف خریداری دکان بے رونق ہے ۱۲

## نمبر ۱۶۰ خواجہ غلام غوث خان بہادر بیخبر کے نام

قبلہ آپکا خط پہلا آیا اور میں اسکا جواب لکھنا بھول گیا کل دوسرا خط آیا اور
شام کو اسی وقت پڑھ لیا آدمی کے حوالہ کیا اُسنے آج صبحدم مجھکو دیا میں جواب لکھ رہا ہوں
[illegible] نام تحریر معنون کر کے ڈاک میں بھجوا دونگا والی رامپور کو خدا سلامت رکھے اپریل

منشی ان دونوں مہینوں کا روپیہ موافق دستور قدیم آیا جون ماہ گذشتہ کا روپیہ خدا چاہے تو آجائے آج جمعہ ۱۳ جولائی ہے معمول یہ ہے کہ دسویں بارھویں کو منشی کا خط مع ہنڈوی آیا کرتا ہے میں نے قصیدہ تہنیت بیاہ کی بھیجا اُسکا جواب آگیا اب میں نظم و نثر کا مسودہ نہیں رکھتا اول اس فن سے بیفکر ہوں دوسرے ایک دو دوستوں کے پاس اسکی نقل ہے انکو اسوقت لکھا ہے اگر وہ آج آگیا کل اور اگر کل آیا تو پرسوں تمہیں بھیجونگا بھائی امین الدین خان صاحب کے اصرار سے خسرو کی غزل پہ ایک غزل لکھی ہے علاؤالدین خان نے اسکی نقل انکو بھیجدی ہے دیوان پر نہیں چڑھا تھا مسودہ بھیجا ہوا تھا تقویم [illegible] تاخیر ہندسوں کے مطابق [illegible] ہے گرمی کی شدت سے حواس بجا نہیں معہذا امراض و آلام روحانی

## قصیدہ

تجلیی کہ ز موسی ربود ہوش بطور | بہ شکل کلب علی خان دگر نمود ظہور
خجستہ سرورِ سلطان شکوہ را نازم | کہ رشک بر کلہش دارد افسر فغفور
ہواے لطف وی از جبہان خرد بجوش | نگاہ قہر وے از روے مہ رباید نور
دم نگارش وصف کلام شیرینش | چو خیل مور وود بر ورق حروف سطور
فضاے رزمگہش شاہراہ قہر و غضب | بساط بزمگہش کارگاہ سور و سرور
بجوان شرع بہ بین ہم نوالۂ شبلی | بہ بزم عشق مہین ہم پیالۂ منصور
ز روے رابطۂ حسن ماہتاب جمال | بحسب ضابطۂ جاہ آفتاب ظہور
بحکم مرتبہ او حاکم و فلک محکوم | ز راہ قاعدۂ شرع آمرست او مامور
چو آب سیل روانے کہ ایستد بمغاک | بود ہمیشہ بہ فنجان وے شراب طہور
زہے وزیر وخے شہریار دانا دل | تو شاہ کشور حُسن و خرد ترا دستور
بناے منظر جاہ ترا زحل معمار | ثوابت کرۂ چرخ ہشتمی مزدور
ثنا گر تو سکندر بہ بارجاے جلال | قفا خور تو ارسطو بدرسگاہ شعور

برای بزم نشاط تو شمع چون ریزند | ق | نه پیه گاو بکار آورند و نے کافور
ز فیض نسبت خلق تو عنبر سارا | | بجای موم برآید ز خانهٔ زنبور
بدین خرام و بدین قامت و بدین رفتار | ق | ز بهر فاتحه آئی اگر بسوی قبور
جهان جانی و جان جهان عجب نبود | | که از زمین تو هر مرده رقصد اندر گور
به پیشگاه تو زانو همی زند انصاف | | که ای برحم و کرم در جهانیان مشهور
در انتقام کشی شیوهٔ کرم مگذار | | برآر کام دل بدسگال از ساطور
توئی بفضل فزایندهٔ عروج علوم | | توئی بعلم کشایندهٔ عقود صدور
صریر خامهٔ من بین که میرباید دل | | چنانکه از لب داؤد استماع زبور
سواد صفحهٔ من بین و تابش معنی | | عیان چو شمع فروزنده در شب دیجور
امیر زنده دل آن والی ولایت نظم | | به گنج خانهٔ گنجه نظامیش گنجور
غروب مهر و طلوع مه دو هفته بود | | رسیدن تو بدین اوج بعد آن مغفور
چو او بزیر زمین رفت [illegible] | | تو باش والی روی زمین قرون و دهور
بانجمن نرسیدم ز ناتوانائی | | ولی بعرض ثنا و دعا نیم معذور
بخاک پای تو گر دستگاه داشتمی | | نبودمی بغم دوری در تو صبور
من آن کسم که ز افراط ورزش اخلاص | | بغیبت است مرا دعوی دوام حضور
توئی رحیم دل و من سقیم دوری به | | مباد رنجه شوی از نظارهٔ رنجور
کفی بدست تهی پر ز کیسهٔ دلاک | | دمی بسینه بسی تنگتر ز دیدهٔ مور
کمی ز ما و کرم از شما بلا تشبیه | | ز کردگار بود روز و شب ز بنده قصور
نظر به خستگی و پیری و تهیدستی | | قبول کردن تسلیم من خوش است از دور
شعار غالب آزاده جز دعا نبود | | که باد سعی دعاگوی در دعا مشکور
بدهر تا بود آئین که در نوا آرند | | رباب و بربط و قانون و نی بمحفل سور

| | |
|---|---|
| بہ بزم عیش تو ناہید باد زمزمہ سنج | نسیم عطر فروش از شمیم طرۂ حور |

عدو ز بیم تو نالندہ چون خسِ طنبور

## غزل

| | |
|---|---|
| ہم انا اللہ خوان درختے را بگفتار آورد | ہم انا الحق گوی مردی را بسر دار آورد |
| انکہ پنداری کہ ناچار است گردون در روش | نیست ناچار آنکہ گردون را برفتار آورد |
| نکتۂ داریم و با یاران نمیگوئیم فاش | طالب دیدار باید تاب دیدار آورد |
| آنکہ قطع بیابان این شگا[illegible] کوہ | عشق ہر یک را بطرز خاص در کار آورد |
| جذب شوقش بین کہ در ہنگام برگشتن ز دیر | در قفاے خویشتن بت را برفتار آورد |
| دانہا چون ریزد از تسبیح تاری پیش پیہ | این مشبعد دہرگاہ از سبحہ زنار آورد |
| آہ ما را بین کہ نارد از دل سختش خبر | باور انازم کہ ابر از سوے کہسار آورد |
| نزد ما حیف ست گو نزد زلیخا [illegible] باش | جذبۂ کز چاہ یوسف را ببازار آورد |
| ہر انارے را کہ افشاریم از وی خون چکید | ہر ہمائے را کہ بنشانیم دل بار آورد |

بیت

[illegible]

شاہدی باید کہ غالب را بگفتار آورد

### ۱۶۱ خواجہ غلام غوث خان بہادر بیخبر کے نام

قبلہ آپ بیشک ولی صاحب کرامت ہین کم و بیش ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ ایک امر جدید مقتضی اسکا ہوا کہ آپ کو اسکی اطلاع دون خانہ کا ہلی خراب آج لکھون کل لکھون اب کون لکھے کل صبح کو لکھونگا صبح ہوئی غالب اسوقت نہ لکھ سکا سہ پہر کو لکھیو آج دوشنبہ ۲۳ جولائی کے بارہ پر دو بجے ہرکارہ نے آپکا خط دیا [illegible] پڑھا اور اسیطرح جواب لکھا اگرچہ [illegible] نہ رہا تھا مگر بھجوا دیا کل روانہ ہوگا [illegible]

کہ منشی حبیب اللہ ذکا اور نواب مصطفیٰ خان حسرتی کو کبھی کوئی خط نہین لکھا ہان ذکا کو
غزل اصلاحی کے ہر شعر کے تحت مین منشاء اصلاح سے آگہی دیجاتی ہے نواب صاحب کو
یون لکھا جاتا ہے کہا آیا خط لایا آم پہونچے کچھ بانٹے کچھ کھائے بیچون کو دعا بچون کی
بندگی مولوی الطاف حسین صاحب کو سلام [illegible] اس ہفتے مین گئی ہے غرض کہ عامیانہ لکھنا
اختیار کیا ہے اب یہ عبارت [illegible] لکھ رہا ہون [illegible] شمول مجموعہ نثر اردو کہان ہے یقین
جانتا ہون کہ [illegible] آپ [illegible] کرینگے کتابکے باب مین سرمد کی رباعی کا شعر اخیر
لکھدینا کافی ہے شعر آنچہ ازلی ست + می باید دید و دم نمی باید زد +
[illegible] خیال اُس کا ترجمہ موسوم بحدائق الانظار معرض طبع مین ہے اگر آپ یا آپکا کوئی دوست
خریداری [illegible] مجلد فرمائیے اُسقدر بھجوا دون چھ روپے مع محصول ڈاک قیمت ہے اسی
مطبع مین جسمین حدائق الانظار انطباع ہوا ہے اخبار بھی چھاپا جاتا ہے ایک ہفتہ کا دو ورقہ
بھجوا دیا کرونگا بشرط پسند آپ توقیع خریداری لکھ بھیجے گا جناب کیمس صاحب
بہادر افسر مدارس غرب و شمال کا باوجود عدم تعارف خط مجھکو آیا کچھ اُردو زبانکے ظہور کا
حال پوچھا تھا اُسکا جواب لکھ بھیجا نظم و نثر اُردو [illegible] کی تھی مجموعہ نظم بھیجدیا نثر کے باب مین
تمہارا نام نہین لکھا مگر یہ لکھا کہ مطبع الہ آباد مین وہ مجموعہ چھاپا جاتا ہے بعد انطباع وحصول
اطلاع [illegible] بھیجونگا [illegible] جواب طلب -

بنام خواجہ غلام غوث خان بہادر بیخبر

بندگی [illegible] شکر ناہی کہ پرسون غازی آبادکا اُٹھا ہوا گیارہ بجے
اپنے گھر پر مثل بلاے ناگہانی نازل ہوا ہون شعر باید کہ کنم ہزار نفرین بر خویش
اما نہ بآن جادۂ راہ وطن + خواجہ صاحب کی رحلت کا اندوہ بقدر قرب قرابت آپکو
اور باندازۂ مہر و محبت مجھکو ہے مغفور میرا قدردان تھا مجھپر مہربان تھا حق تعالیٰ اُسکو اعلیٰ علیین
مین [illegible] دوام قیام دے رامپور ہی مین تھا کہ اودھ اخبار مین حضرت کی غزل نظر فروز ہوئی

طبعا

کیا کہنا ہے ابداع اسکو کہتے ہین جدت طرز اسکا نام ہے جو ڈھنگ تازہ نوایان ایران کے خیال مین نہ گذرا تھا وہ تم بروے کار لائے خدا تمکو سلامت رکھے اور میرے اور وہنی جامع برہان قاطع کے جھگڑے مین بحالات اور فارسی دانون کے توفیق انصاف عطا کرے تو اب اس خط کا جواب جلد بھیجیے تا یہ طریقہ مسلسل ہوجاوے ۱۲

## غزل

چشم [illegible] از و بیمار سوست
پرده رخ که برکشاد مهر ز شرم زرد روست

رخت خرد بآب رفت عارض شرمگین که شست
غرقهٔ آب حیرت ست آینه با که روبروست

جامه که کرد زیب تن صبح درید پیرهن
بند قبا که بسته است نکهت گل [illegible] اوست

غازهٔ رخ که برکشید رنگ بروی گل شکست
ابروی کیست وسمه تاب [illegible] خلق تیغ جوست

دست که در حنا گرفت لالهٔ تر [illegible]
چشم که مست سرمه گشت [illegible] گاست

جام صبوحی که زد شیشه بسجده میرود
می ز لب که کام یافت جوش نشاط در سبوست

چهره ز می که برفروخت [illegible] شوق شد بلند
زلف که بوی [illegible] ست

تیغ نگه که آب داد گشته نگار سینه ها
نوک مژه که تیز کرد دامن زخم [illegible] رفوست

غنچه ز خنده لب بلب رنگ تبسم که دید
در گهر آبرو نماند لعل که گرم گفتگوست

طرف کله که برشکست شیشهٔ دل شکسته شد
[illegible] است کرد نخل مراد در نموست

موی کمر که تاب داد رشتهٔ جان ز هم گسیخت
دامن ناز را که هشت خاک زمین بابروست

پر سر زین که برنشست [illegible] عنان صبر
سوی چمن که [illegible] روست

بخت کجاست بنجه تا بر کاب او و هم
بر سر ره نشسته ام نیم نگاه آرزوست

## [illegible] خان بہادر [illegible] کے نام

[illegible] کی کے مہینے [illegible] رہا ہون [illegible] آگے وری تھا [illegible] اب واجی ہوگا [illegible] پانچ سات بار فضول سمجھ [illegible] اور یہی تقاضا

لکھنؤ مین رامپور والے عریضہ کی رسید کی راہ دیکھتا تھا اسمین اُس سوال کا ذکر آیا تھا
اُس عریضہ مین ایک شعر کی نسبت لکھا تھا حضرت نے فرمایا اُسی کو دیکھ رہا تھا کہ
خاص تراش آگیا اور حارج ہوا یہ سنکر مین نے منہ بنا کر کہا اسوقت مین ہوتا اور یہ حجام
کی خوب حجامت کرتا کہ اُسنے میرا حرج کیا حضرت نے تبسم کرکے فرمایا اُس حجام سے کیون
دق ہوتے ہو مین اب جاتا ہون اور تیرے عریضہ کو دیکھکر سوال کا جواب لکھتا ہون یہ
کہکر حضرت تشریف لیگئے جبتک سواری نظر آیا کی مین دروازہ پر کھڑا حسرت کی نگاہون
سے دیکھا کیا پھر غمگین خیمے مین آکر بیٹھا اور یہ اشعار جو کسی کے برمحل یاد آگئے اُنھین کو پڑھ
رہا ہون **اشعار** این نیست کہ از راہ وفا آمدہ رفتی + شد را غلط ورنہ چرا آمدہ
رفتی + چندان نہ نشستی کہ شود غنچہ دل وا ÷ چون بوے گل و باد صبا آمدہ رفتی +
چون عمر کہ ہرگہ بسر آید برود زود + خود بر سر این بے سر و پا آمدہ رفتی +

## ۱۹۵ خواجہ غلام غوث خان بہادر بیخبر کے نام

خریدار ۱۲

## ۱۹۶ خواجہ غلام غوث خان بہادر بیخبر کے نام

مولنا بندگی آج صبح کے وقت شوق دیدار مین بے اختیار ہو کر ریل کی ڈاک تون
ہمت پر سوار چلدیا ہون جانتا ہون کہ تم تک پہنچ جاؤنگا مگر یہ نہین جانتا کہ کہان
پہونچون گا اور کب پہونچونگا اتنا بیخود ہون کہ جبتک تم اطلاع نہ دوگے مین نہ جانونگا
کہ کہان پہونچا اور کب پہونچا آپکا پہلا خط رامپور سے دلی آیا مین راہ مین تھا پھر دلی سے
خط رامپور پہونچا مین وہان بھی نہ تھا خط دلی روانہ ہوا اب کئی دن ہوئے کہ مین نے
ڈاک سے پایا اُس حال مین بیمار تھا مہندا جاڑے کی شدت ہوا کی تیزی آفتاب صوبے کا
پتا نہین پردے چھٹے ہوئے نشیمن تاریک آج نیر اعظم کی صورت نظر آئی دھوپ مین بیٹھا
ہون خط لکھ رہا ہون حیران ہون کہ کیا لکھون اِس خط کے مضامین اندوہ فزا نے دلکو مشتغل

کر دیا جاتا تھا کہ خواجہ صاحب مغفور تمہارے پاس ہیں مگر اُنکے اور تمہارے ساتھ مہر و ولا
جیسے کہ تمہاری تحریر سے اب معلوم ہوئے میرے ذہن نشین نہ تھے ایسے محب کا فراق اور پھر
بقید دوام کیونکر جانگزا نہو حق تعالیٰ اُنکو بخشے اور تمکو صبر دے حضرت میں بھی اب چراغ
سحری ہوں رجب ۱۲۸۲ھ حال کی آٹھوین تاریخ سے اکہتروان سال شروع ہو گیا طاقت مسلوب
سلب حواس مفقود امراض مستولی بقول نظامی مصرع یکے مردہ شخصم بمردی روان آج
مین اور بھی باتین کرتا مگر میرا خاص تراش آ گیا مہینا بھر سے حجامت نہین بنوائی خط
لپیٹ کر ڈاک مین بھیجتا ہون اور خط بنواتا ہون فقط

## مولوی عبد الرزاق شاکر کے نام

قبلہ اُس عنایت نامے کا جو مارچ گذشتہ مین پایا ہے آج یکم اپریل کو جواب لکھتا ہون
گویا نماز صبح قضا پڑھتا ہون جناب مولوی غلام غوث خان بہادر میر منشی لفٹنٹ
گورنری غرب و شمال کا کیا کہنا ہے حسن سیرت وہ جو بعد ریاضت شاقہ اور بعد تحصیل فضائل
اربعہ یعنی حکمت و شجاعت و عفت و عدالت حاصل ہوتا ہے اس دانا دل بیدار مغز کو فطرت و جبلت میں عطا ہوا ہے حسن صورت
وہ کہ جو دیکھے پہلی نظر مین حسن خلق و لطف طبع اُسکا نظر آئے فقیر ہمیشہ مورد اعتراض رہا ہے
لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد دو چار دن کے معترض صاحب کا خط آیا ہے لغت و ترکیب معترض
فیہ کی سند کے اشعار حضرت نے اُس خط مین درج کیے ہین اللہ اللہ جو کلکتہ مین شور و شر اُٹھا تھا
میرا شعر شعر جزوے از عالم و از ہمہ عالم بیشم ہمچو موئے کہ بتان را ز میان برخیزد جو اچھا کے
اعتراض ہوا ہے منشاء اعتراض یہ کہ عالم مفرد ہے اُسکا ربط ہمہ کے ساتھ بسبب اجتماع
قلیل ممنوع ہے قضا را اُس زمانے مین شاہزادہ کامران دُرانی کا سفیر گورنمنٹ مین آیا
تھا کفایت خان اُسکا نام تھا اُس تک یہ قصہ پہونچا اُسنے اساتذہ کے اشعار ایران سے لا کے
پڑھے جنمین ہمہ عالم و ہمہ روز و ہمہ جا مرقوم تھا اور وہ اشعار قاطع برہان مین مندرج ہین
اِن صاحب قاطع برہان نے اور مطالب بڑھائے اور ایک دیباچہ دوسرا لکھا ہے اور درفش کاویانی

انصاف اس طرح سے کہ نہ اُدھر سے لاف نہ ادھر سے گزاف سچ سچ صاف صاف یہ مہر آپ
ہم نام مہر سپہر کا ہمچشم اور ہمتا ہے سب جانتے ہین کہ غالب کا شیوہ درویشی و آزادہ روی
ہے مہر کے حسن گفتار اور مہر کے صدق اظہار پر برہان قاطع یہ مثنوی ہے مین فن تاریخ و فن
معما سے بیگانہ ہون صرف حسن خداداد معنی کا شیدا ہون مثنوی کی طرز تحریر دلپذیر ہے اور اس
سے یہ تقریظ دلپذیر تحریر ہوئی چاہیے یہان کوئی کاتب کسی وقت مین اس تقریظ کو مثنوی
سے جدا نکرے یہان گنجایش اسکی ہے کہ کسی زمانہ مین سہو و غفلت سے یہ امر واقع ہو
یہان ہم کہتے ہین کہ جدا نکرے ۱۲

## ۱۶۹ گلزار سرور تصنیف مرزا رجب علی بیگ سرور کی تقریظ

سبحان اللہ خدا کی کیا قدرت ہے بہشت مین پہونچنا انسان کا ہے ایک امر حیرت اور قدرت یہ شان ہے
ہے جو حدیقۃ العشاق کا فارسی زبان سے اردو عبارت مین نگارش پانا ہے یعنی ادھر کاتب نے
دنیا سے اٹھکر بہارستان قدس کا ایک باغ بنجاتا ہے وہان حضرت رضوان نخلبند و آبیار
ہوئے یہان مرزا رجب علی بیگ سرور حدیقۃ العشاق کے صحیفہ نگار ہوئے کس سے
کہون کہ اس بزرگوار کا اردو کی نثر مین کیا پایہ ہے اور اس سحر بیان کا کلام شاہ منشی کے
پیوستہ کیا اگران بہاریہ نظم رزم کی داستان گر سنیے + ہے زبان ایک تیغ جوہر دار +
گر کیجیے + ہے قلم ایک ابر گوہر بار + مجھکو دعوی تھا کہ انداز بیان کی خوبی مین
فسانہ عجائب بے نظیر ہے اسنے میرے دعوے کو اور فسانہ عجائب کی یکتائی کو مٹایا وہ یہ
تحریر ہے کیا ہوا کہ ایک طرح اور ایک قماش کے ہین یہ دونون نقش ایک
ہی نقاش کے ہین مانا کہ ایک دوسرے کا ثانی ہے یہ تو ہم کہ سکتے ہین کہ نقاش لاثانی ہے
مانی نقاش بے معنی صورتین بنا کر دعوی پیغمبری کا کرے کیا عقل کی کمی ہے یہ بندہ خدا
معنی کی تصویر کھینچکر دعوی خدائی نکرے کس حوصلہ کا آدمی ہے سچ تو یون ہے کہ جناب مہاراجہ
صاحب عالی شان مہاراجہ ایشری پرشاد نارائن سنگھ بہادر جس باغ کی

آرایش کے کار فرما ہوں اور پھر اُس پر طرہ یہ کہ چشم بد دور مرزا سرور جیسے آراہوں کیسے وہ
باغ کیسا ہوگا بہشت نہوگا تو اور کیا ہوگا کوئی نہ کہے کہ یہ درویش گوشہ نشین فضول
و سبکسر کیون ہے دیکھیے بھائے حضور کا ثنا گستر کیون ہے صاحبو حاتم سے سنیے کیا داد
پائی ہے کہ اُسکی سخاوت کی ثنا کرتے ہین رستم سے کہان شکست کھائی ہے جو اُسکی شجاعت کا
ذکر کیا کرتے ہین معہذا جناب بابو صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان بابو پرسد نرائن بہادر کا
مورد عنایت رہا ہون جن دنون وہ دلی تشریف لائے ہین اکثر شریک صحبت رہا ہون
جب ناشناسائی و بیگانگی درمیان نہو انکا نیازمند کیون نہین انکا ثناخوان کیون نہین
میرا کیا منھ ہے ثناخوانی کا تو مین عاشق ہون اُنکی شاعر پروری و سخندانی کا واقعی حضور
نے قدردانی کی ہے سرور نے گہر افشانی کی ہے حضور کا اقبال سرور کا کمال حضور کی عالی ہمتی
سرور کی خوش قسمتی یقین ہے کہ یہ نقش صفحۂ روزگار پر یادگار رہیگا مصنف کا شہرۂ رنگین
بیانی مین مہاراجہ کا نام فیض رسانی مین تا روز شمار رہیگا ۱۲

[illegible]

[illegible] اُس کا

انجمن افروز خیال از روے [illegible] کی نظر مین آئنہ عارض جمال [illegible] بصورت صنعت
قا[illegible] یعنی کمال اگر نفس ناطقہ کو حق نے بصورت انسان پیدا کیا ہو تاہم اُس صورت
مین یہ کیونکر کہین کہ کیا ہوتا اس لعبت دلفریب کی نظارگی سے بے بادہ [illegible] پیکر شیرین ریا
و لیکن اہل معنی بکلقلم صورت [illegible] نظم مین اور یہی روپ نثر مین اور یہی ڈھنگ فارسی مین اور یہی
زمزمہ اُردو مین اور یہی آہنگ سیر و تواریخ [illegible] تمہے سیکڑون برس پہلے واقع ہوا ہو
افسانہ و داستان مین وہ کچھ سنو کہ کبھی کسی نے [illegible] سنا ہو ہر چند خردمند بیدار مغز تواریخ کی طرف
بالطبع مائل ہونگے لیکن قصہ کہانی کی ذوق تشنی و نشاط انگیزی کے بھی دل مین قائل ہونگے
کیا تواریخ مین ممتنع الوقوع [illegible] نا انصافی کرتے ہو یہ کچھ بات نہین سامع [illegible]

فرزند کو پہاڑ پر پھکوا دے سیمرغ اُس کو اپنے گھونسلے مین اُٹھا لائے پرورش کرکے پہلوان
بنائے آداب حرب و ضرب سکھائے پھر جب رستم اسفندیار کی لڑائی سے گھبرائے زال اُس
اسم باسمے کو بُلائے سیمرغ گردان کبوتر کی طرح سیٹی کی آواز سنتے ہی چلا آئے اور اپنی بیٹ
کے لیپ سے یا اور کسی دوا سے رستم کے زخم اچھے کرکے ایک تیر دو شاخہ دیکر تشریف لیجائے
رستم دس برس کی عمر مین مست ہاتھی کو ہلاک کرے جب چشم بد دور جوان ہو دیو سفید کو
تہ خاک کرے فرعون کا دعوی خدائی مشہور ہے شداد نمرود کا بھی تواریخ مین ایسا ہی
مذکور ہے اگر اہل طبیعت ایک پہلوان زبردست حمزہ دیوکش رستم جیسا قرار دین اور
ایک زمرد شاہ گمراہ دعوی خدائی کرنے والا مثال نمرود گڑھ لین گویا ایک ڈھکوسلا بنایا ہے
مگر اچھا بنایا ہے انھین روایات کا چربا اُٹھایا ہے مگر اچھا اُٹھایا ہے موعظت و پند نہین
ترہات ہذیانہ ہے سیر و اخبار نہین جھوٹا افسانہ ہے داستان طرازی منجملہ فنون سخن ہے
سچ یہ ہے کہ دل بہلانے کے لیے اچھا فن ہے عمرو کی عیاریان دیکھو حمزہ کی میدان داریان
دیکھو جامع ان حکایات کا کوئی سخنور ایران کا ہے مگر وہ میر تقی محمد شاہی [illegible] ادولہ
اسحق خان کا ہے گویا باغ ارم کو ہندوستان مین اٹھا لایا اُسنے بوستان خیال مین کچھ اور
تماشا دکھلایا اور قصص مین سے ایک جلد ہے معز نامہ واہ ری بزم و رزم و سحر و طلسم اور
حسن و عشق کی گرمی ہنگامہ معز الدین کے طلسم کشائیان اگر سنین تو امیر حمزہ کی یہ صورت
ہو کہ اپنی صاحبقرانی کو ڈھونڈتے پھرین اور کہین پتا نہ پائین ابو الحسن کی عیاریونکے
جوہر اگر دیکھین خواجہ عمرو کو یہ حیرت ہو کہ زہرہ سی آنکھین کھلی کی کھلی رہ جائین ورنیو لا
میرا برادر زادہ سعادت توامان خواجہ بدر الدین خان عرف خواجہ امان کہ وہ ایک جوان
شیرین بیان تیز ہوش ہے اور ہر فن کے کمال کی تحصیل مین سختی کش و سخت کوش ہے ستار کا
جو خیال ہوا ایسا بجایا کہ میان تان سین کو انگلیون پر نچایا مصوری کی طرف جو طبیعت آئی
وہ تصویر کھینچی کہ اُسکو دیکھ کر مانی و بہزاد کو حیرت آئی اُس اقبال آثار کا یہ ارادہ ہوا کہ

نفع بھی پائینگے اور لطف بھی اُٹھائینگے مولف صاحب جو کامیاب اپنے ذہن رسا سے ہین رئیس جلیل القدر عظیم آباد اور حضرت فلک رفعت مولوی سید صاحب عالم صاحب مارہروی کے نواسے ہین سید واسطی بلگرامی ہین جہان کے سادات علم و فضل مین نامی اور قدر و منزلت مین گرامی ہین ان حضرات کا مادح گویا اپنا ثناخوان ہے جیساکہ مولوی معنوی رومی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے شعر مادح خورشید مداح خود ست ✽ کہ مرا دو چشم سرتا سر بدست ✽

## ۱۴۲ مرزا کلب حسین خان بہادر نادر کے مجموعۂ قصائد کا دیباچہ

سبحان اللہ حسن سخن کمال حسن مین لاثانی ہے سچ تو یون ہے کہ یوسف کنعان معانی ہے کنعان ہو کنوان ہو کاروان ہو کوئی جگہ کوئی مقام کوئی مکان ہو زلف ویسی ہی عنبر بار رخ بدستور تابدار لب کی جان بخشی کا وہی عالم چشم اُسی طرح بیمار معہذا جو سلطنت مصر کے زمانے کا خیال تصور مین لائے گا وہ آفتاب تابان کو حضرت یوسف کا ادنے ذرہ پائے گا لوہم ابھی قلمرو سخن سے آئے ہین اور حسن پرستان سخن کے واسطے نوید سراسر امید لائے ہین سُنی سُنائی نہین کہتے نہ دیکھ آئے ہوتے تو چپ ہو رہتے امید یہ کہ دانشمند آدمی باور کرین اور دیدہ ور لوگ نظر کرین کہ یوسف سخن کنعان و چاہ و کاروان و بازار و زندان سے نکل کر تخت فرمانروائی مصر پر جلوہ افروز ہوا ہے زلیخائے عشق کے گھر عید ہوئی ہے اور یوسف حسن کی سرکار مین نوروز ہوا ہے غالب آشفتہ نوا سُن اس ورق کے ناظرین جب تک رمز نہ جانینگے میری بات کبھی نہ مانینگے کیونکہ یہ نہ جانینگے کہ خالق نے نواب معالی جناب والا دودمان مرزا کلب حسین خان ڈپٹی کلکٹر بہادر کو کیا اچھی طبیعت بخشی ہے جو انھون نے ان اوراق کو اپنے اشعار سے رونق اور اشعار کو نعت و منقبت سے زینت بخشی ہے دیباچہ نگار نے اُس مجموعۂ نظم کو مصر فرض کیا اور شاہد معنی کو یوسف قرار دیا ہے جس کتاب مین ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مدح کے سوا قصیدے زینت اوراق ہون سواد اُن اوراق کا کیون نہ سرمۂ چشم اہل دین ہو اور وہ اوراق کیون نہ

حرز بازوے مومنین آفاق ہون اپنے علو رتبت پر ناز کرتا ہون کہ ائمہ اطہار کے مداح
کا ستایشگر ہون اور بذریعہ اس ستایش کے غالب پر غالب یعنی آپ سے بہتر ہون

## ۱۷۳ منشی غلام بسم اللہ صاحب کے نام

منشی صاحب شفیق مکرم مظہر لطف و کرم منشی غلام بسم اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالے
صاحب یہ نیا ڈھنگ ہے شکایت کا اگر تمھارے کلام مین اصلاح کم ہو تو وہ کلام کی خوبی
ہے اس کو استاد کی سہل انگاری کیون سمجھو آپ کے منصف صاحب کی بھی غزل مین
اصلاح کم ہوئی ہے پس ان کو چاہیے کہ خوش ہون نہ کہ مجھ سے گلہ کرین سنیے حضرت خط مین تداخل
بڑا عیب ہے اگر یہان کی ڈاک مین کبھی خط کھل گیا تو مجھ سے پچاس روپیہ لیے جاوینگے یا قید کا حکم ہوگا آیندہ آپ خط
جداگانہ بھیجا کیجیے اس باب مین تاکید جانیے کوئی حیلہ جواز کا آپ کی طرف سے مسموع نہوگا غالب

## تقریظ از فکر سر آمد [illegible] سرمایہ بلاغت و پیرایہ فصاحت مدقق دقائق ادق حکیم غلام مولا صاحب المتخلص بہ قلق ساکن میرٹھ دام فیوضہ

رباعی۔ تا کے بخیال خویش باشی [illegible]

خود بین [illegible] امید مشتاق بے تاب جستجو کو مژدہ تاب فرسا اور منتظران چشم در راہ
کو صلائے شکیب ربا یاران معاشر کو پیغام صبوحی اور مہمانان [illegible] کو نوید روحی دل کو ہوش
جان کو نوش چشم کو جلا گوش کو نوا حواس کو درستی ہوش کو چستی عقل کو افزائش فہم کو گنجائش [illegible]
ترانہ ندیمون کو فسانہ ناتوانون کو توانائی ناشکیب کو شکیبائی شوق کو انتہا ذوق کو ابتدا بیخبر کو
خبر تلاش کو اثر دہیا یعنی ملفوظات اقدس اور معروضات مقدس رقعات مرقع مرقعات
موقع سرجوش فیلسوفی و رندی الموسوم بہ **عودِ ہندی** نہایت اہتمام بایستہ
اور انتظام شائستہ سے مطبع مجتبائی مین یہ کتاب چھپی اور حضرات جامع کی جانب سے
عبارت خاتمہ کے لیے بعد اختتام اس ناشناسی سر انجام سے فرمائش ہوئی

**رباعی** کیا نامۂ نامی ہے صفائے ظہور + چشمک ہر نقطہ کہ چشم بد دور + اللہ ری کیفیت لفظ و معنی + وہ آنکھ میں ہے نور تو یہ دل میں سرور + سبحان اللہ صل علی صل علی کیا چاہتا ہے تا طاقت گفتار اس **طلسم** دلکش کی تعریف کیا کیجیے مگر فراوانی اقبال قبول اور طغیانی ایصال وصول گرم نگاہ تحصیل حاصل ہے تسکین کی اونچ کی نہ لیجیے **مصرع**
حاجت مشاطہ نیست روی دلآرام را گو میں بھی بیک زبان صد بیان طریقہ ستائش سلیقہ توائین نوا خاطر پسندیدہ دل دردمند جگر خراش ادا جان خروش نوا ذوق خستہ سے بہ شوق قیامت خیز ادائے ہوش ربا انداز تاب فرسا نمک گداز شیرینی حلاوت پرداز نمکینی رکھتا ہوں اور ایک عمر دلی کے روڑوں میں سنگسار رہا ہوں بلکہ وہاں کی مٹی پڑا ہوں اسکا نقش پا ہوں
**شعر** گر بسخن در آوریم عشق سخن سرائے را + از بر دوش سر دہی گریہ ہائے ہائے را گرچہ یہی کہو کہ ایسا شخص جس کے سایہ پر شمع طور پروانہ اور انکی وارستگی پر فیلسوف دیوانہ فطرت سے فطرت ناز بردار قیامت سے لیاقت شرمسار شوخی سادگی شعار چابکی سے چابکی خود رفتگی شعار طبیعت سے ملکیت بہرہ مند ملکیت سے بشریت ارجمند طریقہ سے طریقہ خضر آشنا سلیقہ سے سلیقہ برگزیدگی ربا انداز سے انداز ادب آموز ادا سے ادا بہرہ اندوز شیوا بیانی سے شیوا بیانی منت کش سحر زبانی سے سحر زبانی اعجاز وش مرکز ناز و نیاز مدار سوز و ساز طالب مطلب طالب غنی **اسد اللہ خان غالب** دام دوامہ اقام مقامہ کس زبان سے سراہا جاوے اور کیا منہ ہے جو اسکی بات لب تک آوے فی الواقع اس کی ستایش ناستودگی خودستائی اور اس کی نمائش بیہودگی خودنمائی ذرہ کو باریابی در خورشید دشوار اور قطرہ کوتہ نشینی دریا ناہموار سبزہ بیگانہ اور بہار افروز گلستان سبزہ بیگانہ ویرانہ اور ازشرم ہونا کیفیت وضع ادب خم آموز گردن ابہام اور پاس نگاہ حد دیدہ دوز مقام **مثنوی**

| | | |
|---|---|---|
| لکھے کیا کوئی اوج فکر غالب | بیان سے دور حرف ذکر غالب | سخن رانی اگر ہووے کوئی دین |
| تو بیان ... ہو غالب کا آئین | عجب ... ہیدری ہے | کہ ہر نقطہ کتاب دلبری ہے |

اگر روشن بیانی وہ دکھائے
تو مہر و مہ کو نظروں سے گرائے
سواد قدس شکل نامہ اس کی

قلم عیسیٰ صریر خامہ اس کی
طبیعت کا جو پائے اسکے انداز
نزاکت کو ہو کیا کیا ناز پر ناز

جو زہر خندہ اسکے لب پہ پائے
تو نیش دُرد نوش جان بنجائے
اگر یہ خود سری کا مدعی ہو

تو دریا تک سے عار قطرگی ہو
نہیں اس کا سخن مین کوئی ہمدوش
کہ اک حرف اسکا او معنی صد آغوش

سخن کا مجملاً ہو اس کے کیا ذکر
ہر اک نقطہ ہے جس کا مشک اذفر
... مرتبہ رتبہ کا اس کے

فلک دیوے واز اور مجھ سے زبان لے
لیکن شایان تعریف اور ہنر ادا ر توصیف ... زبان ... نکتہ

ران داد دل دانش نونگاہ بلند شان شکوہ ہمہ دری شکوہ شوکت پسندی کمند آسمان کمین سپند چشم خرد وبین تمنائے خانوادۂ شرافت طغرائے امضائے نجابت و سرِ دفتر سخن آرایان منشی محمد ممتاز علی خان صاحب ازروسائے میرٹھ دام العلاجلالہ و زید افضالہ ہے کہ حضرت کی زیارت قدر و جلالت امتیاز ہر وقت خطوط بے ربط سے شکل اقلیدس پرواز رہتی ہے خس و خاشاک صحن باغ انکی تربیت خاص سے دوش صبا پر سوار اور ذرہ ہائے گوشۂ راغ انکی انجلا آموزی محض سے محشر خورشید زار بے استفادہ درستی حال تحریر شکن سنگ فرہاد شکست شیشہ اور بے اصطلاح فنا دامتیاز قوت نامیہ نبات متہم شاخچہ بندی دست تیشہ کیے قوت میزہ محبت گریۂ بے اختیاری شمع مین مکافات نشتر زنبور سے اثر افروز او ردلیل بیداری نرگس مین رسوائی غفلت انگور سے پرہیز آموز خاک تیرہ سامان سے جوہر صفا طلبگار اور ہوائے شکستہ عنا کو تحریک نقاب آموز گار

## مثنوی

زہے کارسازی حسن تمیز
عزیز جہان ہے یہ خوے عزیز
یہ روشن کرے جا بجا جس کا کلام

ہے حسن نظام اس کا یاد تمام
کرے جس کا آراستہ یہ سخن
قدم اس کے لے آئے رنگ چمن

ہوا کامیاب اس سے سب کا کلام
نظامی ہے ہمسر نظام کلام
یہ جس حرف کو دیوے رنگ اثر

ارم اسمیہ ہو بلبل بدعا
جو خط جبین کو یہ ترتیب دے
تو روشن سوادی قدم چوم لے

مآل ہر زہ درائی و آشفتہ نوائی قلق ناسنجیدہ بیان کج مج زبان کا یہ کہ اس ستودہ کیش

قدر اندیش نے کس عمدہ عنوان سے فضلۂ طبیعت میرزا غالب یعنی خطوط ہائے پریشان اُردو
زبان کو روح روان اور مغز جان بنا دیا اور کس عبارت بے سر و پا سے کیا باغستان
معنی کھلا دیا حق یہ ہے کہ ایسی سعی مشکور و محنت دراز و دور کون کس کے لیے کرتا ہے ہر ایک
اپنی جیب و گریبان کو گلہائے مقصود سے بھرتا ہے یہ آپ ہی کا کام ہے اس کا نام رابطۂ
خاص اور اخلاق عام ہے جب طالبان زبان اس تحریر کو ملاحظہ فرمائیں گے
تو دلّی کا روزمرّہ اُردو اور محاورۂ گفتگو گھر بیٹھے سیکھ جائیں گے بارک اللہ کیا بیساختہ
عبارت ہے کہ نثر میں نظم کا مزہ آتا ہے اور ہر جملہ فقرۂ معشوق کو شرماتا ہے مگر
افسوس اہل مشرق کی جگت بندی نے بگاڑا کہ دلی سے زیادہ اُس کی زبان کو اجاڑا اب کس
کس کو سمجھائیے کافی دل و دماغ کہاں سوائے ازیں انکو غم ہمکو فراغ کہاں شعر ہائے دہلی کو
ہے دشوار بیانِ دہلی + لٹ گئی ساتھ ہی دہلی کے زبانِ دہلی + اللہ بس باقی ہوس فقط۔

# تقریظ کتاب عود ہندی معہ تاریخات طبع کتاب ہذا

سزاوار حمد و ثنا وہ خدا ہے جس کی نہ ابتدا نہ انتہا ہے وحدہٗ لاشریک لہ اور یکتا و بے ہمتا ہے
خالق ارض و سما ہے کل کائنات ساجد اور وہ مسجود ہے تمامی مخلوقات عابد اور وہ معبود ہے وہ
کہین نہین اور سب جگہ موجود ہے جل جلالہٗ جلشانہٗ وعم نوالہ اور تحفۂ درود نامحدود اور تحیات
زاکیات بے شمار اس شاہنشاہ کونین پر نثار ہے جو محبوب کردگار برگزیدہ ایزد غفار احمد
مختار ہے شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سید الاولین والآخرین ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
البررۃ الاتقیا وسلم۔ ناظمان عالی مراتب نثاران والا مناصب پر مخفی اور محتجب نہ رہے
کہ گو فی زمانہ بوجہ کساد بازاری علوم متداولہ و متدارسہ درس تدریس کا فقدان ہے تعلیم و
تعلم کا نام و نشان نہین و اتقان فنون و ہنر عنقا ہو رہے ہین فضل و کمال گم ترتیب و ترصیع
صنائع بدائع بالکل مفقود اور چونکہ قدر دان جوہر بھی باقی نہ رہے اس سبب سے بازار جوہر کی رونق
تر بے رونقی ہو گئی لیکن باوصف اس کساد بازاری اور بے رونقی کے ایسے جوہرون کی محبوبیت
اور مقبولیت عموماً کچھ ایسی دلون مین سما جاتی ہے کہ ہر فرد بشر انکا بہزار دل و جان خواہان و
جویان رہتا ہے خصوصاً بعض بعض حضرات اہل کمال نے اس زمانۂ پر آشوب مین بھی ایسے
ایسے جوہر صفاتی ظاہر فرمائے ہین کہ اُن کی قابلیت اور فضیلت کا شہرہ تمامی اکناف عالم
مین ہو گیا چنانچہ از انجملہ گل سرسبد بوستان بلاغت حدیقہ آرائے گلستان فصاحت
ناظم عدیم المثال ناثر فقید التمثیل مہر سپہر نکتہ سنجی ماہ سمائے سخنوری مستغنی الالقاب و صفات
سخن سنج یگانہ فردوسی زمانہ موجد طرز نو ے استاذ الاساتذہ افصح الفصحا نجم الدولہ
دبیر الملک محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ دہلوی متخلص
بہ غالب گذرے ہین جن کی ہمہ دانی کا سارا زمانہ قائل ہو گیا اور جن کی شیوا بیانی
پر تمام عالم مائل ہو گیا بڑے بڑے نامی گرامی ان شہیرۂ روزگار کے حلقہ بگوش

ہوے ان کی قابلیت خداداد کے آگے کاملین ان کو اپنے اپنے کمالات فراموش ہوے
واقعی سچ تو یہ ہے ؎ این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدای بخشندہ
منجملہ غالب مرحوم کی تصانیف کثیرہ کے ایک نہایت چھوٹی سی معمولی کتاب
عود ہندی ہے جس کی خوشبو تمامی اقلیم ہندوستان مین مشک اذفر کی طرح پھیلی
ہوئی ہے یہ تقریظ معترض نے اُسی کی لکھی ہے گو عود ہندی مین مرحوم نے کچھ بہت
بڑی قابلیت نہین کی ہے مگر تاہم اُس کے چلبلے فقرے اُس کی شستگی الفاظ اُسکی
مزے دار عبارت دیدنی ہے کل عبارت قلم برداشتہ اور سرسری ہے لیکن سراپا
مجموعہ دلبری ہے المختصر یہ کتاب لاجواب جو اپنی خوبیوں مین اپنی آپ ہی نظیر ہے
مطبع عام مرجع انام منشی نول کشور واقع بلدۂ لکھنؤ مین بہ سرپرستی جناب منشی
بشن نرائن صاحب مالک مطبع و باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ
باہ دسمبر [illegible] پیرایہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی

## سابق تاریخات طبع کتاب ہذا

### از سخنور عدیم المثال مورخ کامل منشی بھگوانديال صاحب عاقل لکھنوی

غالب نے عود ہندی کی جو تصنیف کی — ہو صفت اسکا بیشک حد سے بیرون
عاقل بیاض دل پہ تاریخ سال ہجری — تم لکھو بے تکلف - زیبا ہے مشک مضمون

ولہٗ

[illegible] ہے [illegible] عود ہندی — بہتر [illegible] ہے اس کی مدح و تحسین
ثبت کرتے ہو اگر سال ہجری — لکھو عاقل - یہ ہے مشک مضامین
۱۳ ھ ۳۱

منہ

بلاشبہ ہے یہ عود ہندی — معطر اور اعلیٰ مشک مضمون
بیاض دل پہ عاقل عیسوی سال — لکھو تم - بہتر (اچھا) مشک مضمون
۱۳ ۶۱۹

### از اسوہ سخنوران مولنا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی مرحوم
### سابق ملازم مطبع عمدۃ صحت کانپور

جناب غالب یکتا کی حامد — بہت دلچسپ و زیبا نثر یہ ہے
اگر ہے سال ہجری کی تمھیں فکر — تو لکھدو - نزہت افزا نثر یہ ہے
۱۳ ھ ۳۱

ولہٗ

پے تاریخ سال انطباعش — بطرز نو بخوان ہم اے مکرم
اگر ہست یک عدد اندر حسابے — زبوے مشک مضمون بہ بہا کم
۱۳ ھ ۳۱

**شرح سہ نثر ظہوری صہبائی** شارح مولوی امام بخش صہبائی دہلوی۔

**ایضاً**۔ صرف شرح نورش کی از مفتی محمد سعید اللہ صاحب مرحوم۔

**پنج رقعہ**۔ با دو شرح از ملا نور الدین ظہوری ترشیزی۔

**شرح پنج رقعہ** ظہوری صہبائی از مولوی امام بخش صہبائی دہلوی۔

**پنج رقعہ ولایت**۔ از منشی سید ولایت حسین

**مینا بازار**۔ از ارادت خان واضح رنگین عبارت۔ در تعریف دکاکین پیشہ وران۔

**شرح مینا بازار**۔ از مولوی امام بخش صہبائی دہلوی۔

**شبنم شاداب** محشی از ملا طاہر تفرشی

**شرح شبنم شاداب**۔ از مولوی امام بخش صہبائی دہلوی۔

**رقعات بیدل**۔ کلام میرزا عبد القادر بیدل۔

**رقعات لچھمی نرائن**۔

**رقعات امان اللہ حسینی**۔ از مولوی امان اللہ۔

رقعات نظامیہ۔ از منشی نظام الدین

**رقعات گلستان حکمت**۔ با اقتباس عبارت گلستان سعدی در رقعات از مولوی عبد العزیز آروی۔

**دستور المکتوبات**۔

**کلیات نثر مرزا غالب دہلوی**۔ (۱) نثر پنج آہنگ (۲) نثر دستنبو (۳) نثر مہر نیمروز۔

**مظہر العجائب**۔ فقرات والفاظ در اوصاف الصفات ہر شے کے کار آمد منشیان منسوب بمیرزا محمد حسن قتیل تخلص۔

**مفتاح الصفات**۔ در صفت ہر شے از منشی رام نرائن دہلوی۔

**صفات کائنات**۔ نادر کتاب فقرات صفاتیہ از ہر باب اقتباس از کلام اساتذہ ندرت نگار۔

## کتب ابتدائی تعلیمی درسی

**قواعد بغدادی**۔ خط نسخ کلان۔

**ایضاً**۔ خرد

**قواعد بغدادی**۔ چھاپہ عکسی کمال خوشخط و شفاف ایک ایک حرف گویا نگینہ مرصع ہے۔

## ناصر الصبیان الف بائے ناصری

مصنفہ حکیم مولوی ناصر علی آروی۔

مامقیمان کا ترجمہ اُردو - مترجمہ لالہ کنھیالال

تشریح الحروف کلان - اُردو ناگری مؤلفہ منشی کنھیالال

لڑکون کا کھیل - دانش آموزی کے ڈھنگ کے نصائح مؤلفہ پنڈت راج بہادر

معیار الاملا - تصحیح الفاظ غلط العوام مرتبہ منشی دیبی پرشاد -

حلوائے اُردو - دستور التعلیم نیک چلنی کی مع حکایات شائستہ

## کتب قواعد فارسی [illegible]

گلشن فیض - قواعد فارسی مین عمدہ کتاب -

شرح جواہر الترکیب -

نہر الفصاحت - مرزا قتیل

شجرۃ الامانی

اصول حسنہ -

[illegible] - ازو آراستہ -

رسالہ عبدالقاسم ہانسوی -

رسالہ مختصر القواعد -

سراج السیاق -

مفید نامہ -

قواعد فارسی -

چہار گلزار -

بہار علوم مثل جواہر الترکیب -

## منشیات و منتخبات اُردو

انشائے خرد افروز - طریقہ تحریر قدیم و کار آمد کے سیکھنے کا -

کاغذات کار روائی - خط شکستہ

مکتوب حسن - بخط شکستہ عبارت سلیس -

انشائے مادھو رام - چونکہ یہ انشا بہ نسبت دیگر کتب کے زیادہ سخت فارسی مین ہے اور اس کے لغات ایسے ہین جن سے ہر شخص کو عبور حاصل نہین ہے اس واسطے عام فہم ترجمہ کرایا گیا جس سے ہر شخص کو [illegible] مین کامل مہارت ہو -

انشائے سرور - یہ بھی اُن [illegible] کے زور قلم کا نتیجہ ہے جن کی کتاب فسانہ عجائب عوام و خواص غرضکہ تمام طبقون مین یکسان مقبول ہے -

انشائے بہار بیخزان -

انشائے یادگار اصغری -

رقعات اُردو -

لذت الافہام - فقرات رنگین ہر قسم

انشائے دلربا -